جملہ حقوق بحق مؤلفہ محفوظ ہیں

118

بھولی ہوئی باتیں

مؤلفہ

ہما بیگم اخلاق حسین

مئی سنہ ۱۹۴۹ء

باراول ۲۰۰۰ قیمت دو روپیہ

مطبوعہ سول اینڈ ملٹری پریس کراچی

٢٩٧،٣٢
٨٥٧ ب
١٨٩٢٨
C/3
Marfat.com

مقدمہ

عالی جناب چودھری محمد علی صاحب تعلقہ دار ردولی شریف

گویند پس از ہزار سال از عالم — روشن جانے ز آسماں زیر آید
خاقانی ازاں جنس دریں دہر مجو — ہر رہ منشیں کہ کاروان دیر آید

اگر کوئی خیال کرے کہ آج قرآن کریم پڑھنے سے وہ فائدہ ہوگا جو آنحضرت صلعم کی ن مبارک سے سنکر ہوتا تھا۔ یا اُس بابرکت قربت سے ہوتا تھا، تو غلطی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اتنے انبیاء علیہم السلام یکے بعد دیگرے کاہکو بھیجے جاتے۔ ایک کتاب ی جاتی اور وہ حضرت آدم سے تاایں دم کام دیئے جاتی۔ اگر دیکھئے تو تمام آسمانی بوں کا پیغام ایک ہی ضرور ہے، مگر زمانے کے ساتھ ساتھ ہدایتوں کا رنگ بدلتا یا ہے۔ یہ تو اُس مبارک زمانے کا حال ہوا جس سے صرف چند لوگ مستفید ہوئے، باقی زمانے کے لیے کیا انتظام ہے۔ باقی زمانے کے لئے اللہ کا قانون ہے، پنی جگہ پر ہمیشہ قائم رہا ہے اور قائم رہے گا۔ اس کا تبدیل ہونا ممکن نہیں۔ یہ مکمل یت کے واسطے۔ اور اُن کو انسان کامل بنانے کے لئے پوری طرح کافی ہے۔

Marfat.com

اور جو پیدا کیا گیا ہے اُس کے اوپر حجت ہے۔

اس مبارک کتاب میں عقیدے اور عمل دونوں کا حکم دیا گیا ہے، نہ خالی عقیدہ ہی کام دے گا، نہ کھرا عمل ہی پیشِ خدا با سلوب نیک بن جائے گا۔ زبان سے اقرار دل سے تصدیق اور ہاتھ پاؤں سے عمل تینوں چیزیں ایک طرح ضروری ہیں۔ قرآن پاک میں آیات محکمات ہیں جو اصلِ کتاب ہیں۔ اور متشابہات ہیں۔ جن کے معنی ہر شخص پر آئینہ نہیں ہیں۔ بڑی بڑی ہستیاں جو پیدا کی گئی ہوں یا پیدا کی جائیں، وہ دوسروں سے زیادہ جانتی ہوں یا جانیں۔ لیکن ہمارے آپ کے لئے یعنی عِلم خلق اللہ کے واسطے کھُلے کھُلے ہی احکام منزلِ مقصود تک پہنچانے کو پوری طرح کافی اور وافی ہیں۔ اُن میں نہ کوئی کمی رہ جاتی ہے، نہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم کو زندگی اچھی طرح کاٹنے کے لئے کوئی بات رہ گئی۔ کتابِ خدا میں بڑے بڑے منطق کے مسائل کی ہیر پھیر اور مغالطے نہیں ہیں، اُمّ الکتاب کی زبان ماں کی زبان ہے جو دونوں طرف محبت اور نیک نیتی کی وجہ سے بے زبان بچہ بھی سمجھ لیتا ہے۔ صدقِ دل سے پڑھو، تو ہر لفظ اُس کا ماں کے دودھ کا گھونٹ ہو جائے، بچہ پیدا ہوا۔ نہ وہ ماں کی بولی جانتا ہے، نہ ماں اُس کی، مگر محبت کی وجہ سے اُس نے چہرہ بلکایا اور ماں سمجھ گئی کہ یہ ضرورت ہے۔ مہینہ بھر کا بچہ آنکھیں ملانے لگا۔ ماں کی آنکھوں سے آنکھیں چار ہوئیں، اور دونوں ایک دوسرے کا مطلب سمجھ گئے۔ اسی طرح اگر نیک نیت سے قرآن شریف پڑھا جائے، یعنی اپنی خواہش کے موافق معنی نہ پیدا کرو، تو ہر بات آئینہ ہو جائے۔ شریعت سہلہ ہے جس میں دِقّت کا نام نہیں۔ فطرت کے موافق اعتدال کی زندگی بسر کرتے چلے جاؤ۔ احکامِ خدا پر عمل ہوتا جائے، کھاؤ، کماؤ اور اپنی کمائی

میں سے خیرات بھی کرو۔ زندہ رہنے کو پیٹ بھرنا ضروری ہے۔ پیٹ بھرنے کے لئے کمانا ضروری ہے۔ دوسرے کو تکلیف میں دیکھ کر قدرتاً ہمدردی ہوتی ہی ہے۔ لہٰذا کچھ خیرات بھی کرو۔ جیسا کھانا کمانا فطرت کی بات ٹھہری ویسی خیرات بھی فطرت کی بات ٹھہری۔ اس سے زیادہ فطرت کے موافق اور سہل حکم کون ہو سکتا ہے۔ نہ اسراف کرو کہ پچھتانا پڑے۔ نہ کنجوس مکھی چوس ہو کر دونوں ہاتھ گُدی پر باندھ لو۔ کہ ہاتھ بڑھا کر دوسرے کو دینے کا موقعہ ہی نہ آئے۔ کسی کے گھر جاؤ تو پہلے پکار لو۔ تولنے میں ڈنڈی مت مارو۔ گواہی دو تو سچی گواہی دو۔ انصاف کرنے میں مسلم غیر مسلم میں کوئی فرق نہ کرو۔ آپس میں میل جول رکھو۔ گروہ گروہ نہ ہو جاؤ۔ خدا کی رسی میں سب بندھ جاؤ۔ فطرت اور آسمانی احکام میں ہر تکلیف کا بدلہ تم لے سکتے ہو۔ لیکن اگر معاف کر دو تو زیادہ اچھا ہے۔ رشوت نہ لو۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر نہ نبھے تو ان کو اچھی طرح رخصت کر دو۔ بے بس یتیم کا مال نہ کھاؤ۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں پڑوسیوں کو مانگے دینے میں رکو مت۔ پڑوسی کا حق تم پر ہے۔ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ دوسرے مذاہب کے دیوتاؤں کو برا مت کہو۔ کیونکہ بے جانے بوجھے وہ خدا کو برا کہیں گے۔ غیر مذاہب کے عبادت خانوں کا ذکر اس طرح آیا ہے کہ جس میں ان سے بیر نہیں نکلتا۔ کیونکہ ان میں بھی خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ غیر مسلمین میں جو خدا کو مانے۔ نیک اعمال کرے اور روز قیامت پر یقین رکھے اس کا بھی بڑا درجہ ہے۔

غیر مذاہب میں جو تم سے اچھی طرح ملے اس سے تم بھی اچھی طرح ملو۔ کسی کو بے وجہ دیس نکالا نہ دو۔ یہودیوں نے یہ کیا۔ ان کی بڑی مذمت ہے۔ غیر مسلم اگر تم کو نہ ستائیں تو آیۃ الکرسی ہے۔ قُل یٰاَیُّہا الکٰفِرُون ہے۔ اگر مجبوری آن پڑے تو سورہ برات

Marfat.com

بھی ہے۔ اس سے زیادہ سہل حکم، اس سے زیادہ فطرت کی پیروی کیا ہو سکتی ہے۔ قسم کھا کر اس کی پابندی کرو، اگر یوں ہی منہ سے نکل گئی ہے تو ایسی قسم پر ماں باپ سے زیادہ شفیق، پیدا کرنے والا گرفت نہ کرے گا۔ فطرت اور آسمانی احکام میں ایسا تال میل ہے کہ کوئی حکم ایسا نہ ملے گا جو تم آسانی سے نہ کر سکتے ہو۔ ہاں پڑھنا شرط ہے قرآن سہل زبان میں آیا ہے۔ کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے آیا ہے۔ تم ذرا غور تو کرو۔ ذرا نصیحت پکڑنے کی کوشش تو کرو۔ اگر تمہاری معمولی سمجھ داری ہے تب بھی تم سمجھ لو گے۔ اگر کوئی معمولی عقل بھی نہیں رکھتا تو وہ لایعقل ہے، وہ پہلے ہی سے بری الذمہ ہے۔ ایک ہی بات قرآن کریم میں بار بار کہی گئی ہے، کبھی اُن ہی الفاظ میں۔ کبھی الفاظ ادل بدل کر۔ منشا یہ ہے کہ تم کسی طرح سمجھ جاؤ، باتیں تمہارے ذہن نشیں ہو جائیں قرآن پاک کی تلاوت باعثِ برکت ہے، مگر بغیر سمجھے پڑھنے میں تم کو روزمرہ کی زندگی میں مدد نہ ملے گی۔ پھر دوسرے کی محتاجی رہے گی۔ اس دوسرے کی محتاجی میں بڑا جوکھم ہے۔ سورۂ توبہ کے پانچویں رکوع میں غیر مسلمین کے ذکر میں ارشاد ہوتا ہے، "اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور اپنے مشائخ کو اور مریم کے بیٹے مسیح کو ان لوگوں نے اپنا رَبّ بنا لیا ہے" ہم بھی انسان ہی ہیں۔ گو اللہ واحد کے ماننے والوں کو اس کا ڈر کم ہے، پھر بھی بہتر یہی ہے کہ آدمی خود قرآن کے احکام سمجھ لے۔ سمجھ کر پڑھنے پر زور اسی واسطے دیا گیا ہے کہ تم لازمی ان احکام کو اپنی زبان میں پڑھو۔ جو نہ معلوم ہو پڑھے لکھوں سے پوچھ بھی لو۔ اگر قرآن کا ترجمہ نہ ہو سکتا تو قرآن مجید سوا عرب کے دوسرے پر حجت کیسے ہوگا۔ لہذا اپنی زبان میں پڑھو۔ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں کہ جس میں کلام اللہ کا ترجمہ نہ ہو سکے۔ اگر اختلاف ہے تو تفسیر وغیرہ میں۔ ترجمہ میں تو کوئی

Marfat.com

فرق نہیں۔ تفسیر کے احکام ایسے نہیں ہو تم کو راہ مستقیم سے پھیر دیں یا تمہارے روز مرہ کے اعمال میں حائل ہوں۔ کسی کے نزدیک ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ کسی کے نزدیک ہاتھ باندھ کر۔ شافعی (حنبلی) اور شیعہ نماز میں قنوت پڑھتے ہیں۔ بعض اور لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ بہت سے مسلمان نہیں پڑھتے۔ اس سے کوئی نقصان نہیں نماز کے جتنے فرائض ہیں وہ سب کے یہاں ایک ہیں۔ پھر ان باتوں پر افسوس کر لیجئے لیکن پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں، دنیا کی تہذیبیں بدل جائیں نئی نئی دریافتیں ہو جائیں۔ ظاہر آسانیاں بڑھ جائیں یا گھٹ جائیں مگر فطرت اٹل ہے جو اسلامی احکام کی بنیاد ہے۔

وہی خواہشیں، وہی خوف، وہی بہادری، وہی بدلہ لینے کی خواہش، وہی رحم کا جذبہ، وہی محبت، وہی صلہ رحمی کا خیال رہا ہے اور رہے گا۔ اگر آدمی کلام پاک سے نصیحت پکڑے تو اعتدال یعنی "خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا" کو برقرار رکھ کر ہر جذبے کو ٹھیک راہ پر چلا سکتا ہے۔ احادیث میں اختلاف بہت ہے۔ مگر یہی ایک حدیث نبوی علیہ التحیۃ والثنا روحی لہ الفدا ہے جس میں کہیں اختلاف نہیں۔ کہیں اختلاف۔ کہیں اختلاف نہیں۔ اور یہی گر مسلمان کی پوری زندگی سدھار دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر اس بات سے دل خوش ہوا ہو تو ذرا درود تو بھیجئے، دیکھئے کیا نور ایمان بڑھتا ہے۔ قرآن کی رسی کو مضبوط پکڑے رہئے انشاء اللہ تعالے بیڑا پار ہے صرف ایک بات عرض کرنے کو اور رہ گئی اس کے بعد مسلمانوں کے لئے دُعا اور التماس دُعا۔

قناعت نہیں ہے تو ایمان رخصت عبادت نہیں تو مسلمان رخصت

شعر کی حکمت قرآن ہی سے اخذ کی گئی ہے۔ نماز روزے کی ضرورت پر اگر غور
جائے تو دل گواہی دے گا کہ ظاہری احکام پر (یعنی ہاتھ پاؤں کے اعمال پر)
عمل کرنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا عقیدے کے احکام پر۔ اسی وجہ سے نہ معلوم
جگہ صوم و صلوٰۃ پہ زور دیا گیا ہے۔ یوں تو ہر بات جو کلام پاک میں آئی ہے
ن کے لئے ضروری ہے۔ مگر بہت سی باتوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ نماز
ہ، حج، جہاد، زکوٰۃ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ یہ چیزیں ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے
رت انبیاء علیہ التحیتہ والثناء نے کہا

"اے میرے رب میری قوم نے (تو) اس قرآن کو چھوڑی

ہوئی چیز قرار دے دیا۔

م پاک کی آیتہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہی نکبت ہے جو اہل اسلام کو گھیرے ہوئے
ر گھیرے ہوئے ہے۔ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ل میں یہ خواہش تھی کہ کاش ایسا نہ ہوتا۔ حبیب خدا صلعم کی تمنا جناب رب
ت کی درگاہ میں انشاء اللہ تعالے ضرور پوری ہوئی ہے اور ہو گی۔ اور یہ
ل مرحومہ اس نعمت سے محروم نہ رہے گی۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے

"اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔"

خدا توفیق دے تو ہم کو یہ چاہیے کہ تھوڑا سا وقت قرآن شریف کی تلاوت
لئے ضرور نکال لیں۔ اگر آدمی پانچ منٹ بھی روز اس کام کے لئے رکھے تو
دی ہوئی عمر بڑی ہے۔ انسان انشاء اللہ تعالے ہدایت پا جائے گا۔ مگر

Marfat.com

کوشش یہ ہونا چاہئے کہ سمجھ کر پڑھے. بہت سے ترجمے ہیں، انھیں میں سے بعض
بعض آیتوں کا ترجمہ خدا کی ایک ناچیز بندی آپ کے سامنے پیش کر رہی ہے. اسی کو
دیکھئے: لکھنے والی نے بڑے جی سے لکھا ہے. خدا کسی کی محنت رائگاں نہیں کرتا،
انشاء اللہ العزیز اس نیکی میں لکھنے والی اور پڑھنے والے دونوں کا حصّہ ہے!

Marfat.com

تقریظات

از جناب ابوبکر احمد حلیم صاحب وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی

بیگم ہما اخلاق حسین صاحبہ کی تصنیف "بھولی ہوئی باتیں" کا میں نے شروع سے اخیر تک مطالعہ کیا۔ احکامِ ربانی اور حقائق اسلامی کو مصنفہ نے نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ عبارت سادہ اور انداز بیان دلچسپ ہے۔ آپ کی محنت قابلِ تحسین ہے اور آپ کا مقصد قابلِ ستائش ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب نہ صرف طلباء اور طالبات بلکہ عام پبلک کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔

ابوبکر احمد حلیم

۱۸ ستمبر ۴۸ء

(از حضرت الحاج مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی)

"بھولی ہوئی باتیں" یا محترمہ بیگم اخلاق حسین صاحبہ کی اردو داں اسلامی بہن بھائیوں سے "بھولی بھولی باتیں" مدون مسودہ کتاب کی شکل میں پیش نظر ہیں۔ کیا کہوں، اتنا وقت نہیں کہ حرفاً حرفاً پڑھوں اور عبارت کی سادگی، اندازِ بیان کی شگفتگی پر نظر کرتے ہوئے ہر ہر جملہ کی داد دوں، سرسری طور پر جستہ جستہ بعض مقامات سے دیکھا۔ سب سے اوّل یہ دیکھ کر انتہائی مسرت ہوئی، کہ دَورِ جدید کی تعلیم یافتہ خواتین میں بھی نہ صرف "دین داری" کا ذوق بلکہ "تبلیغ دین" کا شوق، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا وہ جذبہ کارفرما ہے، جس کو امتِ مسلمہ کی اکثریت حقیقۃً بالکل بھلا بیٹھی ہے، اور اسی لئے مؤلفہ محترمہ نے اس کتاب کا نام "بھولی ہوئی باتیں" تجویز فرمایا۔

اس تالیف کی ترتیب میں نواہی پر تنبیہ کو اوامر کی ترغیب پر مقدم کیا گیا ہے۔ شاید بدیں خیال کہ پہلے زنگِ معاصی سے قلب کو جلا دیں، توبہ و انابت سے تصفیۂ باطن کریں۔ تب اوامر پر عمل کی صحیح نورانیت سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

تعدادِ ازدواج کی بحث میں مؤلفہ محترمہ کی نسوانی فطرت کی روح کارفرما ہے۔ اِس پر مواخذہ یا تنقید و تبصرہ کی حاجت نہیں کہ دقت

ضرورت ان کے نقطۂ نظر سے بھی اجازت اور یقین ضرورت پر احتساب کے لئے، محتسب حقیقی کافی۔ کہ وہی خطرات پر بھی خبیر و بصیر جلّ مجدہٗ ہے

مجھے اس سرسری نظر میں جو بات بہت زیادہ پسند آئی وہ مؤلفہ کی وسعت نظر ہے کہ وہ "فرقہ بندی" سے دور رہنا، اور قارئین کتاب کو اس سے نفور بنانا چاہتی ہیں۔ اُن کے نزدیک "شیعہ" "سنی" کی تفریق بے جا، اور ان امور سے اجتناب اولیٰ، جو خلیج افتراق کو بنانے یا بڑھانے والے ہو سکتے ہیں، وہ صرف دین ابراہیمی و کتاب الٰہی و سنتِ مصطفوی (علیٰ صاحبہا التحیۃ) کی مبلغہ اور خالص متفق علیہ امور کی داعیہ کی حیثیت سے اس کتاب کے لئے قلم اُٹھاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

اگر ذوقِ مطالعہ رکھنے والے ہی نہیں، بے ذوق افراد بھی دورِ حاضر کی ایک خاتون کا "شاہکار" یہ تالیف مطالعہ فرمائیں گے، تو ہمیں امید ہے کہ اول تا آخر پڑھنے کے بعد وہ خود اس صحیح نسخہ پر پہنچ جائیں گے، کہ یہ کتاب مرد و زن، پیر و جوان ہر ایک کے لئے مفید ہی ثابت ہوگی۔

محکمۂ تعلیم کے ارباب حل و عقد ہر ہر مدرسہ اور اسکول و کالج کے کتب خانوں میں اس کتاب کے نسخے مطالعہ طلباء کے لئے مہیا فرمائیں، کہ یہ کتاب ایک دینی و اخلاقی مبلغ کی حیثیت رکھتی ہے وما علینا الا البلاغ

محمد عبد العلیم صدیقی عفی عنہ یکم ستمبر ۱۹۴۸ء

متصل میمن مسجد صدر کراچی

Marfat.com

بھولی ہوئی باتیں

Marfat.com

انتساب

اپنے اسی معبود کے نام پر جس کی جگہ اس دل میں ہر موجود سے اونچی ہے اور جس کی بے حساب رحمتیں اس کی بے غرض محبت کا ثبوت ہیں!

"ہما"

Marfat.com

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

ترجمہ:۔ تم بہترین گروہ ہو۔ جو لوگوں کی ہدایت کیواسطے پیدا کئے گئے ہو۔ تم لوگوں کو اچھے کام کا حکم کرتے ہو اور برُے کاموں سے روکتے ہو۔ اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ (سورہ آل عمران پ۴)

وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ

فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ (الحج)

ترجمہ۔ اور تم مسلمان ساری عالم انسانیت کے رہنما و نمونہ بن جاؤ۔ پس نماز و زکوٰۃ کا نظام جماعت قائم کرو۔ اور اللہ کو مضبوط پکڑو۔ وہی تمھارا مولیٰ و مالک ہے اور کیا ہی اچھا مولیٰ و مددگار ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

ترجمہ۔ اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسّی کو جماعت بنکر اور ٹکڑے ٹکڑے مت بنو اور یاد کرو اللہ کی اُس نعمت کو جو تم پر کی گئی ہے کہ تم دشمن تھے۔ سو اللہ نے تمھارے دلوں کو جوڑ دیا۔ اور تم ہوگئے اس کی نعمت سے بھائی بھائی۔ (سورہ آل عمران)

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام)

ترجمہ۔ کہو کہ میری نمازیں میری قربانیاں میرا جینا اور مرنا سب اللہ رب العالمین کیلئے ہے (الانعام)

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ

ترجمہ۔ اور جہاد کرو اللہ کے لئے جو حق ہے جہاد کا اسی اللہ نے تم کو برگزیدہ بنایا اور تم کو سب میں پسند کیا۔ اور تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی۔ (الحج)

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

ترجمہ۔ لوگو! جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ نہ کروگے ہرگز نیکی کے درجہ پر فائز نہیں ہو سکتے۔ (آل عمران)

فہرست

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
	پہلا باب معرفت	
۱	پیشِ لفظ	۱
۱۰	یقینِ باری تعالےٰ	۲
	دوسرا باب نواہی!	
۱۸	شرک نہ کرو!	۳
۲۱	آپس میں نفاق اور اسلام کے ٹکڑے نہ کرو!	۴
۲۳	خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو!	۵
۲۵	چار شادی کر کے بے انصافی نہ کرو!	۶
۲۹	بدکاری کے پاس بھی نہ پھٹکو!	۷
۳۳	کافر و مشرک سے نکاح نہ کرو!	۸
۳۸	پاکدامن عورتوں پر تہمت نہ لگاؤ!	۹
۳۹	بغیر تصدیق کے ہوئے اپنی بیویوں پر تہمت نہ لگاؤ!	۱۰
۴۰	افلاس کے خوف سے اولاد کو نہ مارو!	۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۲	شراب نہ پیو، جوا نہ کھیلو!	۴۲
۱۳	اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو!	۴۶
۱۴	باہم تمسخر، طعنہ زنی اور برا نام نہ دھرو!	۴۸
۱۵	بدگمانی نہ کرو، ٹوہ نہ لو کسی کی اور غیبت نہ کرو	۴۹
۱۶	جو نہ کر سکو وہ نہ کہو!	۵۱
۱۷	تکبر نہ کرو، ڈینگ نہ مارو۔	۵۲
۱۸	سائل کو نہ جھڑکو۔	۵۴
۱۹	بری صحبت میں نہ بیٹھو!	″
۲۰	سرگوشی بری چیز ہے، نہ کرو!	۵۵
۲۱	خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت، نہ کرو!	۵۶
۲۲	خودکشی نہ کرو۔	۵۷
۲۳	فساد نہ کرتے پھرو!	۵۸
۲۴	کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔	۵۹
۲۵	اپنے لوگوں کے سوا کسی کو رازدار نہ بناؤ!	۶۰
۲۶	خیانت نہ کرو۔	۶۲
۲۷	خیرات دے کر احسان نہ رکھو اور دکھانے کے لئے روپیہ نہ خرچ کرو!	۶۴
۲۸	رشوت اور سود نہ لو!	۶۶
۲۹	بخل نہ کرو!	۶۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۰	فضول خرچی نہ کرو!	۷۱
۳۱	خانۂ کعبہ کے پاس جنگ نہ کرو مگر جب کافر ابتدا کریں	۷۲
۳۲	اِن لوگوں کی اطاعت نہ کرو۔	۷۳
۳۳	امورِ دین میں لڑنے والے کفار سے دوستی نہ کرو	۷۴
۳۴	جھوٹ نہ بولو۔	۷۹
۳۵	لغو شعر گوئی نہ کرو نہ شاعروں کی پیروی کرو	۸۰
۳۶	غصب نہ کرو۔	۸۱
۳۷	علمِ دین نہ چھپاؤ۔	۸۲
۳۸	مردوں کے پڑھنے کے اوقات ؟	۸۴
۳۹	ہر بات کی خواہ مخواہ لم نہ پوچھو۔	۸۶
	تیسرا باب دربیان اوامر	
۴۰	علم کی فضیلت اور اس کو حاصل کرنے کی ترغیب	۸۷
۴۱	زکوٰۃ۔	۹۰
۴۲	روزہ۔	۹۳
۴۳	حج۔	۹۵
۴۴	جہاد۔	۹۸
۴۵	خمس۔	۱۰۰
۴۶	محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیم پر شفقت کرو۔	۱۰۳
۴۷	قربانی۔	۱۰۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۸	صَیدو ذبائح۔	۱۰۵
۴۹	والدین۔ ہمسایہ۔ احباب اور قرابت دار وغیرہ کے ساتھ نیکی اور سلوک کرو۔	۱۰۶
۵۰	فکرِ معقول کرو۔	۱۱۰
۵۱	جب کہو تو درست بات کہو۔	۱۱۱
۵۲	آپس میں اتّفاق و صلح قائم رکھو۔	۱۱۴
۵۳	عہد و اقرار کی پابندی کرو۔	۱۱۸
۵۴	ایک دوسرے کی رعایت کرو۔	۱۱۷
۵۵	آپس میں مشورہ کرکے کام کرو۔	۱۱۹
۵۶	گواہی دو اور سچی گواہی دو۔	۱۲۲
۵۷	ناپ تول صحیح رکھو۔	۱۲۴
۵۸	صبر کی عادت ڈالو۔	۱۲۵
۵۹	دشمن سے بھی بات نرمی سے کرو۔	۱۲۷
۶۰	درگذر کیا کرو۔	۱۲۸
۶۱	اِتّقا اور پرہیزگاری کرو۔	۱۲۹
۶۲	شکر بجا لاؤ!	۱۳۱
۶۳	لغو باتوں سے بچے رہو۔	۱۳۳
۶۴	خرید و فروخت۔	۱۳۴
۶۵	امانت دار کو چاہیئے کہ امانت بجنسہٖ واپس کرے۔	

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۶	ہر کام کے ارادے کے وقت انشاء اللہ تعالےٰ کہہ لیا کرو۔	
۶۷	مرد کی چار شادیوں اور اُن میں عدل کا حکم۔	
۶۸	پردے کا حکم۔	
۶۹	عورتوں کو بھی میدانِ عمل میں آنے کی ترغیب۔	۱۵۱
۷۰	مسلمانو! جب کوئی مسلمان تمہارے پاس آئے تو اُس کو سلام کرو۔	۱۵۳
	چوتھا باب دربیانِ تہذیبِ اخلاق!	
۷۱	تہذیبِ اخلاق۔	۱۵۷
۷۲	نرم دلی اور خوش مزاجی۔	۱۵۹
۷۳	انکسار۔	۱۶۰
۷۴	قدیان خود را بیفزائے قدر	۱۶۲
۷۵	تہذیب کلام اور آدابِ مجلس بجالاؤ۔	۱۶۳
۷۶	ہر جگہ اور ہر چیز میں صفائی رکھو، یہاں تک کہ دل اور دماغ میں بھی۔	۱۶۵
۷۷	آدابِ مناظرہ۔	۱۶۶
	پانچواں باب دعاؤں کے بیان میں۔	
۷۸	حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں	۱۶۸
۷۹	" زکریاؑ " "	۱۷۰
۸۰	" عیسیٰؑ " "	۱۷۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۱	حواریین عیسیٰ کی دُعا۔	۱۷۲
۸۲	حضرت شعیبؑ کی دُعا۔	۱۷۳
۸۳	" موسیٰؑ " دعائیں۔	"
۸۴	" نوحؑ " "۔	۱۷۵
۸۵	" یوسفؑ " دُعا۔	"
۸۶	" ایوبؑ	۱۷۶
	" یونسؑ " "	"
۸۸	" لوطؑ " دعائیں۔	۱۷۷
۸۹	" سلیمانؑ " "	"
۹۰	اصحٰبِ کہف کی دُعا۔	۱۷۸
۹۱	صبر کرنے والوں کی دُعائیں۔	"
۹۲	ہر مسلمان کے پڑھنے کی دعائیں	۱۷۹
۹۳	ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعائیں۔	
۹۴	نماز کے بعد نماز قبول ہونے کی دُعا	
۹۵	بداخلاقی و مکروہات سے بچنے کی دُعا۔	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ کا نام لے کر کتاب شروع کرنے سے پہلے یہ عرض کر دوں کہ مجھے اس کتاب کے مُرتب کرنے کا خیال کیوں پیدا ہوا؟ چھ سات سال سے قرآن مجید کے مطالعہ نے یہ بتایا۔ کہ کلام پاک انسانی زندگی کے لئے نہایت ہی اہم اور ضروری چیز ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا، کہ ہماری ایسی گھر میں بیٹھنے والی عورتیں اور آج کل کے فیشن ایبل تعلیمیافتہ مرد یہ جاننے سے بھی محروم ہیں، کہ اس متبرک کتاب میں لکھا کیا ہے۔ آخر کار بہت سے پڑھے لکھے لوگ اس محکم کتاب کو "خلافِ وقت" (out of date) کہنے لگے۔ اور عورتیں یا تو جہلِ مرکب میں رہیں، یا پھر ادھوری اور ناجنس تعلیم سے نہ معلوم کیسی ہو کر رہ گئیں۔

ایمان کی بات یہ ہے۔ کہ اُن کی خطا بھی کیا ہے؟ ماں باپ نے بتایا نہیں، تو وہ جانیں کیسے؟ بچپن میں عربی عبارت پڑھا دی گئی۔ اور کسی نے یہ نہ سمجھایا، کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ خود کتاب۔ دور سے مشکل سی چیز نظر آئی۔ ہمارے پیشواؤں نے اس پر زور نہیں دیا۔ نہ حکومت سے اصرار کیا کہ اس کو مسلمان طلباء کے کورس میں رکھ دیا جائے۔ اور نہ گھروں ہی میں اس کا چرچا ضروری سمجھے۔ البتہ مصرف صرف اشارہ گیا کہ تبرکاً قرآن لڑکیوں کے جہیز میں دیدیا جائے اور پھر گھروں میں اونچی جگہوں پہ محض برکت کے لئے رکھا رہے۔

میں نے جب اس کو پڑھا۔ تو آنکھیں کھل گئیں! مسلمانوں کی بدحالی کا سبب

Marfat.com

بھی سمجھ میں آگیا۔ اب دن رات اس کی فکر، کہ کیوں کر لوگ اس کو سمجھ کر پڑھ ڈالیں۔ بہتوں سے کہا بھی اور جھڑکی بھی گئی، مگر انجام یہی رہی کہ ایکبار نظر ڈال کر تو دیکھو، کہ یہ کتاب کیا ہے؟ مگر نقار خانے میں طوطی کی آواز!

کون سنتا ہے، کہانی میری
اور پھر وہ بھی زبانی میری

آخر کار یہ طے کیا کہ لاؤ اس کو آسان اور مختصر کر کے چھوٹے سائز میں لوگوں کے سامنے پیش کروں۔ شاید پڑھ لیں۔ پھر یہ کہ بحث و مباحثہ اور دلائل کے قریب نہیں گئی۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میرے پاس اتنی علمیت نہ تھی۔ دوسرے مجھے تو بجاجنت سے گذارش کرنا تھی کہ پڑھ لی جائے، بس!

میرے خیال میں اس معاملے کا جہاں تک تعلق ہے۔ عام مسلمان زیادہ خطادار نہیں ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اس طرح بتایا ہی نہیں گیا، جیسے بتانا چاہئے۔ ورنہ انھیں کے ایسے بھتیرے لوگ کبھی صاحب عقل و نظر بھی رہ چکے ہیں پھر آج کیا ہوا جو یہ بھولے ہوئے لاپرواسے ہیں۔ یقیناً یہی ہے کہ ان کو اپنے رازِ زندگی معلوم ہی نہیں ہیں۔ آخر جرمنی۔ فرانس۔ اور روس کی کتابیں آتی ہیں۔ یہی مسلمان ہیں جو پڑھتے ہیں۔ متاثر ہوتے ہیں اور عمل پیرا بھی نظر آتے ہیں۔ پھر بھلا اپنی طرزِ معاشرت سے ان کو کیا بغض وعناد تھا، جو ادھر نہ لپکتے؟ مگر کوئی صاحب درد۔ جرمنی اور روس کی طرح سے اس پر کام کر کے تو دیتا! زمانے کے لحاظ سے کوئی ان کی شاہراہِ عمل ہموار تو کرتا جاتا! جب تو وہ مطمئن ہو کر اپنا راستہ اختیار کرتے!

اگر مقابلہ کر کے دیکھا جائے تو تمام وہ اصول جن سے عوام النّاس کی بہبودی مترتّب ہوتی ہے۔ مثلاً سوشلسٹ اور سوویٹ رشا کا نظامِ زندگی اسلام

Marfat.com

ہی کے بنیادی اصولوں سے بہت ملتے جُلتے ہیں۔ روس کی کامیاب ترین (Economic Theory) معاشی عملی زندگی جو آج دنیا میں آگ کی طرح سے بڑھ رہی ہے۔ ہمارے یہاں موجود ہے۔ روپیہ ایک جگہ جمع نہ ہو۔ غریبوں کا خون چوس کر کوئی دولتمند نہ بن بیٹھے۔ غریب امیر میں ہر طرح کی مساوات ہو۔ ہر فرد دنیا میں محنت کر کے خوش رہنے کا مستحق ہو، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب ہماری ہی کتاب کے انمول خزانے ہیں۔ جن کو اپنی ہی بے اعتنائیوں نے زنگ آلود کر کے دنیا کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ آج اسی پر محنت کر کے اگر صیقل کر دی جائے تو بڑا نایاب لٹریچر دنیا کے سامنے آجائے اور اسلام کی جان بچ جائے۔ مگر رونا تو اسی کا ہے، کہ ہمارے انگریزی داں مسلمان عربی میں کورے۔ اور عربی جاننے والا گروہ انگریزی سے خائف حالانکہ

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ	علم حاصل کرو! چاہے وہ چین سے کیوں نہ ہو۔

کا حکم بجالانا، دونوں ہی پر لازم تھا۔ قرآن شریف بظاہر ممکن ہے، روکھا، پھیکا اور خشک ہو مگر فائدہ اس میں اتنا مضمر ہے کہ اگر مختلف رُخ سے اس کو پیش کیا جاتا۔ تو یہی ناآشنا مسلمان اُس کو از خود پڑھتے۔ بہت کچھ اُس سے حاصل کرتے، اُس کی صحیح روح پا جاتے۔ اور آج اسی دنیا کے محاذ پہ سچے مرد میدان بن کر بہتوں سے اچھے ہوتے اور دس پر ایک بھاری نظر آتا۔ سچے اصولوں پر حاوی ہونے سے خدا دس آدمیوں کی قوت ایک آدمی میں جمع کر دیتا ہے۔ بلکہ دس پر بھی ایک کو غالب رکھتا ہے۔

Marfat.com

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝

الانفال ۶۵

اے رسولؐ! تم مومنین کو جہاد کے واسطے آمادہ کرو۔ (وہ گھبرائیں نہیں، خدا اُن سے وعدہ کرتا ہے کہ) اگر تم لوگوں میں کے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہوں گے، تو وہ دو سو (کافروں) پر غالب آجائیں گے۔ اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) سو ہوں گے، تو ہزار پر غالب آجائیں گے۔ اس سبب سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں۔

ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دوں، کہ محض کتابیں لکھ کر بازار میں بھیج دینے سے کام نہیں چلتا ہے۔ بلکہ اس کی بھی سر توڑ کوشش کرنا ہے کہ وہ کتابیں درس میں داخل کر دی جائیں تاکہ لازماً پڑھنا ہی پڑے۔ اور اس کے بعد بھی، محض پڑھ لینے سے چونکہ مقصد برآری نہیں ہوتی، لہٰذا یہ انتظام کرنا بھی ہمارا فرض ہے، کہ پڑھنے والے ہدایتوں پر عمل بھی کریں۔

فی زمانہ مسلمانوں کا اخلاقی، معاشی اور تمدنی نظام ایک ایسے کٹھن دور سے گذر رہا ہے کہ بغیر مجاہدانہ زندگی بسر کئے ہمارا کام نہیں بنتا۔ اس لئے جذبۂ تحفظ منادی ہے، کہ ہم خطرے سے آگاہ ہو جائیں۔ تعیّش کی چادر اتار پھینکیں۔ پتھریلے عرب کے خدا پرست مسلمانوں کی طرح نفس کش اور جفاکش مسلمان بن جائیں۔ اور دنیا کو ایک مرتبہ پھر دکھا دیں، کہ ہمارے ہی اصولِ زندگی انسانیت کے راز ہیں اور انہیں پر

Marfat.com

عمل کرنے والے حکومتِ الٰہیہ کے ورثہ دار! انشاء اللہ تعالےٰ۔

اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۝ (الانبیاء)	جن میں سلطنت کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، وہی زمین کے وارث ہوتے ہیں۔

دیکھئے تو! دنیا چند روزہ ہے اور زندگی بھی مستعار، جس وقت چاہے لے لی جائے۔ راہِ عمل بھی محدود ہے۔ اس میں غم و غصہ۔ لوٹ مار اور تشدد و نفرت کی گنجائش کہاں؟ کتنا اچھا ہو اگر ہماری انجمنِ حیات ایک گرما گرم اور لطیف محفل بنے جس میں ہر رکنِ محفل اپنا اپنا کام تندہی سے کرے، اور اس التزام کے ساتھ کہ اس کی کوئی لپک جھپک اراکینِ مجلس کو آشفتہ خاطر نہ کردے۔ محفلِ زندگی کو کامیاب اور رنگین بنانے کا سارا دستور العمل قرآن شریف میں موجود ہے۔ تمام آداب و آئین اس میں درج ہیں۔ فائدے اور نقصان کی فہرست بھی ساتھ ہے۔ ہر فرد جتنا زیادہ احکام و ہدایت اور روحِ مقصد سے واقف ہوگا۔ یقیناً اتنا ہی زیادہ تال میل قائم ہوکر ہماری محفل کامیاب اور پاکیزہ ہوگی، اور جگمگا اُٹھے گی۔ بلکہ یوں کہیے کہ اس میں دل و دماغِ عالم کو مسحور کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ (الانعام)	یہ کتاب جو ہم نے اُتاری ہے، برکت والی ہے۔ پس تم اس کی پیروی کرو، اور ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ہر شخص آئین شناس ہو اور اپنا فرض پوری طرح ادا کرے۔ کام تب ہی بنتا ہے اور قوم و ملک سنورتے ہیں۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ؕ (رعد)

خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو اُس وقت تک نہیں بدلتا ہے۔ جب تک کہ ہر فرد اس کا اپنے کو نہ بدلے۔

آدمی اِس دنیا میں کام کرنے کے لئے آیا ہے۔ اُس کو زندگی بطورِ امانت کے دی گئی ہے جس کی پرورش کے لئے۔ رزق، ہوا، اور پانی عطا ہوئے۔ جس طرح سے صحیح غذا۔ صاف ہوا، اور نِتھرے پانی کے بغیر جسم کی ٹھیک طور پر نشو و نما نہیں ہو سکتی اُسی طرح بغیر کچھ اصول قائم کئے ہوئے انسان صحیح زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ انسان جسم اور جان سے مرکّب ہے۔ ایمان علم اور عمل سے مُرکّب ہے۔ اسلام نے زندگی کا ایک راستہ بتایا ہے۔ جس پر چل کر مسلمان وہ کارنامے کر گئے ہیں، جن کی تاریخ شاہد ہے۔ کاش کہ ہم ایک مرتبہ پھر اپنا بھولا ہوا سبق یاد کر لیتے۔ شمعِ ایمان دل میں روشن ہو جاتی ؟ جسم پروانہ بن جاتا۔ غم میں آنسو نکلتے ہیں، غصّے میں تیوریاں چڑھ جاتی ہیں۔ اسی طرح فطرت کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر دل میں یادِ خدا ہے تو جسم اس کی تعظیم کرے۔ اب اگر خدا تعالیٰ کی محبّت ہے تو اس پر ایمان، اتّباعِ رسول صلعم سے حاصل ہوتا ہے اور رسول کی پیروی کے لئے قرآن پاک کی ہدایات موجود ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۳۱ (آلِ عمران)

(اے رسول صلعم) کہہ دو، اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو! اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پرہیزگاروں کا بڑا مرتبہ ہے:-

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝	بے شک اللہ پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے

اس لئے اپنے رسولؐ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝	(اے رسولؐ) کہہ دو کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری حیات اور میری موت سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

یہ ہے مسلمان کی زندگی اور خدا کی دی ہوئی امانت جس کا صحیح طور پر بسر کرنا عبادت ہے۔ اور یہی وہ قوت ہے جس سے مجروح پیکر اسلام میں تازہ روح پھونکی جا سکتی ہے! اسی شاہ راہ کے متعلق برنارڈ شا نے یہ کہا ہے

"اسلام تو اچھا مذہب ہے۔ بے شک اُس پر عمل کرنے سے عالم کی نجات ہو سکتی ہے۔ مگر مصیبت تو یہ ہے کہ خود مسلمان بھی اُس پر عامل نہیں"

اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ مسلمان کے سامنے قرآن شریف سے اقتباس کر کے اُس کی روزمرہ کی زندگی کا دستورالعمل پیش کر دیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنی آنکھ سے دیکھ لے کہ اُس کو دنیا میں کیا کرنا ہے۔ کلام پاک کی ہدایات اتنی صاف اور سیدھی ہیں کہ بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہیں۔ اور چونکہ حقیقت اور انسانی فطرت سے قریب تر ہیں۔ اس لئے اُن پر عمل بھی کیا جا سکتا ہے۔ خود ہی ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝	ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پس آیا کوئی ہے کہ اُسے یاد کرے۔

علاوہ اس کے۔

Marfat.com

كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ	لوگوں سے اُن کی عقل کے موافق بات کرو

کے بعد تو ہم کو مطمئن ہو جانا چاہیئے کہ قرآن پاک ہمارے ہی سمجھنے کی بات ہے۔ مانا کہ عربی میں نہ سہی، مگر انگریزی اور اردو کے ترجمے موجود ہیں، جو بہت کافی ہیں۔ بشرطیکہ نیت سالم ہو، اور تعصب، خود غرضی اور نفس پرستی کی گھٹائیں دل و دماغ پر نہ چھائی ہوں اگر نفس کو الگ کر کے ایمانداری سے دیکھا جائے تو خداؔ کا مقصد صاف اور مستحکم آئینہ ہے۔

لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى	اِنسان کے لئے وُہی ہے جس کی وہ کوشش کرے۔

یہ کتاب پانچ ابواب میں منقسم ہے۔

(۱) معرفتِ الٰہی۔ (۲) نواہی۔ (۳) اوامر (۴) اخلاقیات۔ اور (۵) ادعیہ:-

دین کی پہلی منزل معرفتِ الٰہی ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے اِسی کا ذکر ہے تاکہ ہمارے ایمان میں تقویت ہو۔ پھر وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں جو ہزاروں سال سے ہمارے لئے مُضر ثابت ہوتی آئی ہیں اور اصلاحِ نفس بغیر ان سے پرہیز کئے ممکن ہی نہیں ہے۔ قرآن شریف میں اکثر جگہ پچھلی قوموں کے حالات تمثیلاً درج کئے گئے ہیں تاکہ لوگ اُن مذموم کاموں سے پرہیز کریں، جن سے وہ قومیں مٹ گئیں، اور عبرت حاصل کریں۔ اِن واقعات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ قومِ عاد کا کبر و نخوت اور ظلم و جور قومِ ثمود اور فرعونِ مصر کی انانیت، ہٹ دھرمی اور قساوت۔ قومِ لُوط کا فسق و فجور اور تعیش اور شرارت۔ مدیَن والوں کی حرص و طمع اور بد دیانتی وہ خراب حرکتیں

تھیں، جنھوں نے اُن کو بالکل تباہ و برباد کر دیا۔ اس کے بعد اُن اوامر کا ذکر ہے۔ جو ہمارے لئے ایک دستورِ حیات کا کام دیں گے۔ چوتھا باب اخلاقی تعلیمات کے متعلق ہے۔ اور آخر میں کچھ دُعائیں معہ ترجمے کے درج کر دی گئی ہیں، یہ روح کے لئے شاید بہترین غذا ثابت ہوں۔

یقینِ باری تعالیٰ

انسان کی فطرت خود ہی ایک جبروتی قوت کے اعتقاد کا تقاضہ رکھتی ہے۔ ورنہ یہ عقیدہ ذہنِ انسانی میں اوّلاً تو آہی نہ سکتا تھا۔ اور اگر کسی نے ایجاد بھی کیا ہوتا، تو ہزاروں ہزاروں سال سے اُس کا برابر قائم رہنا مُحال تھا۔ علم کی ترقی۔ ماحول کی تبدیلیاں۔ انسانی حیات کے مختلف دَوْر اس کے لئے کافی تھے۔ کہ یہ خیال ایک توہم ہیا کی طرح فنا ہو جائے۔ لیکن مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ آج بڑے بڑے سائنس کے ماہرین بہترین دَماغ رکھنے والے فلاسفر، ہر ملک اور ہر گروہ میں موجود ہیں۔ جو اس کے وجود پر یقین رکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے وجود کے یقین کرنے یا نہ کرنے میں، خدا کا کوئی فائدہ یا نقصان نہیں ہے۔ بلکہ جس بلاخیز دنیا میں انسان کو زندگی بسر کرنا ہے اُس کے لئے یہ یقین اتنا ضروری ہے کہ اس سے مفر نہیں۔ بغیر اس کے انسان کے دل و دماغ میں ہیجان قائم رہتا ہے اور اُس کے افعال میں ایک اضطراب پایا جاتا ہے۔ اعتقادِ معبود ہمارے سامنے ایک ایسا مقصد پیش کر دیتا ہے جس سے ہماری زندگی میں ایک پُرسکون نظم قائم ہو جاتا ہے۔ ہماری کشتیٔ حیات بغیر کسی لنگر کے دنیا کے تلاطم خیز سمندر میں ڈانواڈول پھرتی ہے۔ لہٰذا ہمارا پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ "یقین" کا اہم جز لے کر ہم مطمئن ہولیں، پھر آگے بڑھیں۔

ظاہر ہے اس سے کتنی سہولت بڑھ جائے گی اور دنیا سے باوجود ظاہری تصادم کے در اصل ٹکر کے امکانات کم ہو جائیں گے۔ غور کیجئے تو یہی ہماری کامیابی

Marfat.com

کے لئے بہت کافی ہے۔ دنیا اپنی پُرفن اور شُعلہ نواز اداؤں کے ساتھ ہم کو دیکھ رہی ہے، ہم اس کے نشانے پر لگے ہوئے ایک شکار ہیں، جس کو پست کر دینے کی ہر ممکن کوشش اُس کا کام ہے۔ ایسی حالت میں ہم کو مجبوراً اور عقلاً بھی وہی صورت اختیار کرنا پڑے گی، جس میں کم سے کم تکلیف ہو۔ یعنی ہمارا اور دنیا کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے اس سے کسی طرح مفر نہیں۔ لیکن دماغ اور خیالات کی بساط اگر ہم بدل لیں، تو بہت کچھ فرق ہو سکتا ہے۔

مانا کہ بغیر اعتقاد کے ایک وقت ہم مقابلے میں کھڑے رہ گئے اور مصائب میں صبر بھی کر لیا۔ مگر نہیں! بغیر کسی سہارے کے کشتیٔ صبر دیر تک چلتی نہیں ہے۔ اور بلا اُمید کے قدم مستقل جمتے نہیں ہیں۔ لہٰذا مبنی یہ ہے کہ ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہم کو وہ ہمہ گیر سہارا پکڑ لینا چاہئے۔ جس کی قوت کا مقابل دوسرا دکھائی نہ دے اور جس کے مٹنے یا فنا ہونے کی کوئی صورت سمجھ ہی میں نہ آئے۔

بظاہر خدا کو نہ دیکھا ہے۔ نہ سُنا ہے مگر یوں محسوس کیا ہے۔ کہ ایک لافانی تقویت ہے جو، یقین رکھنے والے کے ارادوں میں غضب کا زور اور استقلال پھونک دیتی ہے۔

مشاہدے اور تجربے میں جتنی چیزیں آئی ہیں، سب مٹنے والی ہیں۔ ذی روح ہوں یا بے روح۔ احساسات ہوں یا کیفیات۔ ارضی ہوں یا سماوی، سب کو آتے جاتے اور مٹتے ہی دیکھا ہے۔ لہٰذا عقل کی بلند پروازی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہمارا معبود سب سے نرالا ہو! اُس کو نہ دیکھیں گے؟ نہ سہی! مگر مایوسی تو گلا نہ پکڑے گی۔ قدم تو نہ ڈگمگائیں گے۔ آپ کہتے ہیں یہ "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" ہے۔ جی ہاں مگر اسی نے

Marfat.com

نوعقلا، کو " لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللہِ " (خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو) سے ہمیشہ مطمئن رکھا۔

بس یہی تقویت اور سہارا ہمارا " اللہ " ہے۔ جو ہماری ہر مشکل میں مدد کرتا ہے تذبذب کو یقین کا جامہ پہنا کر " بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ " (سیسہ پلائی ہوئی لوہے کی دیوار) کی طرح دنیائے مقابل میں کھڑا رکھتا ہے۔ ہمارا سر ہمہ وقت بلند اور روح ہماری بالیدہ رکھتا ہے۔ ہم اُسی اپنے معبود کو دل و دماغ میں لئے ہوئے روح کی پرورش کرتے ہیں۔ نفس کو مطمئن رکھتے ہیں۔ رضا پر راضی رہتے ہیں، اور پھر اُسی کی قسم اُسی کی نگاہِ ہمت آفریں کے متمنّی رہتے ہیں۔ اس کے بعد جو نہ کر ڈالے بندہ وہ کم ہے یہ تو اوامر و نواہی ہیں۔ ہم تو

رَوندتے آتشِ دوزخ کو نکل جائیں گے
نظر آتی رہے لیکن تری تصویر ہمیں

اس سے پہلے کہ اس مضمون کی آیاتِ الٰہی کا ذکر کروں بہتر ہے کہ سورۂ فاتحہ کا بیش بہا مفہوم ایک مشہور مفسّر کی زبانی آپ کے سامنے پیش کردوں جس سے ممکن ہے کہ ایمان اور یقین میں کچھ اضافہ ہو جائے۔

(۱) " خداؑ کے تصوّر کے بارے میں انسان کی ایک بڑی غلطی یہ رہی ہے کہ اس تصوّر کو محبت کی جگہ خوف و دہشت کی چیز بنالیتا تھا۔ سورۂ فاتحہ کے سب سے پہلے لفظ نے اس گمراہی کا ازالہ کردیا۔

اُس کی ابتدا حَمْد کے اعتراف سے ہوتی ہے۔ حَمْد ثنائے جمیل کو کہتے ہیں۔ یعنی اچھی صفتوں کی تعریف کرنے کو۔ ثنا جمیل اُسی کی کی جاسکتی ہے، جس میں خوبی و جمال ہو۔ پس حَمْد کے ساتھ خوف و دہشت کا تصوّر جمع نہیں ہوسکتا۔ جو ذات

Marfat.com

محمود ہوگی، وہ خوفناک نہیں ہوسکتی۔

پھر حمد کے بعد خدا کی عالمگیر ربوبیت۔ رحمت اور عدالت کا ذکر کیا ہے اور اس طرح صفاتِ الٰہی کی ایک مکمل شبیہ کھینچ دی ہے جو انسان کو وہ سب کچھ دے دیتی ہے جس کی انسانیت کے نشو وارتقار کے لئے ضرورت ہے۔ اور ان تمام گمراہیوں سے محفوظ کردیتی ہے جو اس راہ میں اُسے پیش آسکتی ہیں۔

(۲) رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں خدا کی عالمگیر ربوبیت کا اعتراف ہے، جو ہر فرد۔ ہر جماعت ہر قوم۔ ہر ملک۔ ہر گوشۂ وجود کے لئے ہے۔ اور اس لئے یہ اعتراف اُن تمام تنگ نظریوں کا خاتمہ کردیتا ہے جو دنیا کی مختلف قوموں اور نسلوں میں پیدا ہوگئی تھیں اور ہر قوم اپنی جگہ سمجھنے لگی تھی کہ خدا کی برکتیں اور سعادتیں صرف اسی کے لئے ہیں کسی دوسری قوم کا اُن میں حصہ نہیں۔

(۳) "مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ" میں "الدِّیْنِ" کا لفظ جزار کے قانون کا اعتراف ہے اور جزار کو دین کے لفظ سے تعبیر کرکے یہ حقیقت واضح کردی ہے کہ جزارِ انسانی اعمال کے قدرتی نتائج و خواص ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ خدا کا غضب و انتقام بندوں کو عذاب دینا چاہتا ہو، کیونکہ "الدِّیْن" کے معنی بدلہ اور مکافات کے ہیں۔

ربوبیت اور رحمت کے بعد مالکِ یَوْمِ الدّین کے وصف نے یہ حقیقت بھی آشکارا کردی، کہ اگر کائنات میں صفاتِ رحمت و جمال کے ساتھ قہر و جلال بھی اپنی نمود رکھتی ہیں، تو یہ اِس لئے نہیں کہ پروردگارِ عالم میں غضب اور انتقام ہے بلکہ اِس لئے ہے کہ وہ عادل ہے، اور اُس کی حکمت نے ہر چیز کے لئے اُس کا ایک خاصہ اور نتیجہ مقرر کردیا ہے۔ عدل منافیِ رحمت نہیں ہے، بلکہ عین رحمت ہے۔

Marfat.com

(۵) عبادت کے لئے یہ نہیں کہا کہ نَعْبُدُكَ بلکہ کہا اِیَّاكَ نَعْبُدُ. یعنی یہ نہیں کہا کہ تیری عبادت کرتے ہیں بلکہ حصر کے ساتھ کہا کہ "صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں" اور پھر اس کے ساتھ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہہ کر استعانت کا بھی اسی حصر کے ساتھ ذکر کر دیا اس اسلوب بیان نے توحید کے تمام مقاصد پورے کر دیئے، اور شرک کی ساری راہیں بند ہوگئیں۔

(۶) سعادت و فلاح کی راہ کو صِرَاطُ الْمُسْتَقِیْمِ یعنی سیدھی راہ سے تعبیر کیا جس سے زیادہ بہتر اور قدرتی تعبیر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ کوئی نہیں جو سیدھی راہ اور ٹیڑھی میں امتیاز نہ رکھتا ہو، اور پہلی راہ کا خواہشمند نہ ہو۔

(۷) پھر اس کے لئے ایک سیدھی سادی اور جانی بوجھی ہوئی شناخت بتادی جس کا اذعان قدرتی طور پر ہر انسان کے اندر موجود ہے۔ اور جو مخصوص ایک ذہنی تعریف ہونے کی جگہ ایک موجود و مشہور حقیقت نمایاں کر دیتی ہے۔ یعنی وہ راہ جو انعام یافتہ انسانوں کی راہ ہے۔ کوئی ملک، کوئی قوم، کوئی زمانہ، کوئی فرد ہو، لیکن انسان ہمیشہ دیکھتا ہے کہ زندگی کی دو راہیں یہاں صاف موجود ہیں۔ ایک راہ کامیاب انسانوں کی راہ ہے، ایک ناکام انسانوں کی۔ پس ایک واضح اور اشارات کے لئے سب سے بہتر علامت یہی ہوسکتی ہے کہ اس کی طرف انگلی اٹھا دی جائے۔ اس سے زیادہ کچھ کہنا ایک معلوم بات کو مجہول بنا دینا تھا۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس سورۃ کے لئے دعا کا پیرایہ اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر تعلیم و امر کا پیرایہ اختیار کیا جاتا، تو اس کی نوعیت کی ساری تاثیر جاتی رہتی دعائیہ اسلوب ہمیں بتاتا ہے کہ ہر راست باز انسان کی جو خدا پرستی کی راہ میں قدم اٹھاتا

Marfat.com

ہے۔ صدائے حال کیا ہوتی ہے اور کیا ہونی چاہئے! یہ گویا خدا پرستی کے فکر و وجدان کا سرجوش ہے، جو ایک طالبِ صادق کی زبان پر بے اختیار اُبل پڑتا ہے۔

ترجمہ اَلحَمدُ

ہر طرح کی ستائش اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو تمام کائناتِ خلقت کا پروردگار ہے، جو رحمت والا ہے اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے جو اس دن کا مالک ہے، جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصّے میں آئے گا (خدایا) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔ اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔ (خدایا) ہم پر سعادت کی سیدھی راہ کھول دے، وہ راہ جو اُن لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ اُن کی نہیں جو بھٹکا دیے گئے اور نہ اُن کی جو راہ سے بھٹک گئے"۔[1]

سورۂ اخلاص کو بھی پڑھیے، اور بار بار غور کیجئے۔

" دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو جائے گا جس کی روشنی میں صاف نظر آئے گا۔ کہ بس اللہ ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے، مصیبتوں کا ٹالنے والا ہے بے زور ناتوانوں لا بیکسوں کا سہارا، مضطر کی دُعا قبول کرنے والا۔ مغروروں کا سر توڑنے والا۔ ظالموں کا مٹانے والا۔ زمین اور آسمان کا زبردست حاکم۔ ساری کائنات کا مالک ہے۔ وہ بڑا انصاف کرنے والا ہے۔ اُسی کا نام لے کر ایمان والے کام شروع کرتے ہیں۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ رنج و راحت ہر حال میں اُسی سے لَو لگاتے ہیں۔ اگر غم ہے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۝ اگر راحت ہے تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

---

[1] ترجمہ قرآن از ابوالکلام آزاد

Marfat.com

اگر آئینہ ہستی کی صنعتیں نظر آتی ہیں تو سُبْحَانَ اللہ۔ اگر شیطانی قوتیں بہکاتی ہیں، تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔ اگر میدانِ جہاد ہے تو اَللہُ اَکْبَرُ۔ غرضکہ یہ چھوٹے چھوٹے نورانی جملے، جو توحید کے انمول خزانے کے لعل و گوہر ہیں۔ سچے مسلمان کو سارے عالم سے بے نیاز کر دیتے ہیں"۔[۱]

اَب یقین کے بارے میں احکامِ الٰہی ملاحظہ ہوں:۔

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللہُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ فَذٰلِکُمُ اللہُ رَبُّکُمُ الْحَقُّ یُوْنُس ۳۰ ○	اے رسولؐ تم (اُن سے ذرا پوچھو تو، کہ تمہیں آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا تمہارے) کان (تمہاری آنکھوں کا کون مالک ہے؟ اور کون شخص مُردے سے زندہ کو نکالتا ہے، اور زندہ سے مُردے کو نکالتا ہے، اور ہر اَمر کا بند و بست کون کرتا ہے۔ تو فوراً بول اُٹھیں گے کہ خدا۔ تو (اے رسولؐ) تم کہو تو، کیا تم اس پر بھی اُس سے) نہیں ڈرتے ہو۔ پھر وُہی خدا تو تمہارا سچا مُربّی ہے۔

وَکَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْھَا وَ ھُمْ عَنْھَا مُعْرِضُوْنَ ○	اور آسمانوں اور زمین میں (خدا کے قدرت کی) کتنی نشانیاں ہیں، جن پر یہ لوگ (دن رات) گذرا کرتے ہیں۔

---

[۱] تلقینِ حق از پروفیسر نواب علی

Marfat.com

یُوْسُفُ ۝

اور اس سے مُنہ پھیرے رہتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ
لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝
وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَ
مُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْآ
يَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ۝ وَ
هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ
كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ
حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ
النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ
وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ انْظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ
إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ
فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ۝

اور وہ وُہی (خدا) ہے جس نے تمہارے
(نفع کے) واسطے ستارے پیدا کئے تا کہ
تم جنگلوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں
اُن سے راہ معلوم کرو۔ جو لوگ واقف
کار ہیں اُن کے لئے ہم نے (اپنی قدرت
کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان
کر دی ہیں۔ اور وہ وہی خدا ہے جس
نے ہم لوگوں کو ایک شخص سے پیدا کیا
پھر (ہر شخص کے) قرار کی جگہ (باپ
کی پُشت) اور سونپے کی جگہ (ماں کا
پیٹ) مقرر ہے۔ ہم نے سمجھ دار لوگوں
کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانیاں
خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔ اور
وہ وہی (قادر و توانا ہے) جس نے آسمان
سے پانی برسایا، پھر ہم ہی نے اُس کے ذریعہ
سے ہر چیز کے کوئے نکالے۔ پھر ہم ہی نے
اُس سے ہری بھری ٹہنیاں نکالیں، کہ
اُس سے ہم باہم گتھے ہوئے دانے نکالتے

ہیں۔ اور چھوہارے کے بور (منجر) سے لٹکتے ہوئے گچھے (پیدا کئے) اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات، جو باہم صورت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے میں) جدا جدا، جب یہ پھلے اور پکے تو اس کے پھل کی طرف غور تو کرو بے شک اس میں ایماندار لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْکُمْ لِیَغْفِرَ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرَکُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ

اِبْرٰھِیْمَ

(تب) ان کے پیغمبروں نے (ان سے) کہا۔ کیا تم کو خدا کے بارے میں شک ہے جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا، (اور) وہ تم کو اپنی طرف بلاتا بھی ہے تو اس لئے کہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور ایک وقت مقرر تک تم کو (دنیا میں چین سے) رہنے دے۔

باب اوّل

نواہی

شرک نہ کرو

یعنی خدا کا شریک کسی اور کو نہ ٹھہراؤ۔ وہ صرف ایک، اکبر و اعظم ذات ہے۔ اس کا ہم پلہ کوئی نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے۔

دلائل کو جانے دیجئے۔ یہ ہماری بساط سے باہر ہے۔ مگر یوں اپنے فائدے کے لئے سمجھ لیجئے کہ دو چار بت بنا لینے سے ہمارا رجوعِ قلب و دماغ کس قدر بٹ گیا! جس کے بعد لازماً و یقیناً ہمارا جذب مرکز بھی منتشر ہو گیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ انسانیت کمزور پڑ گئی۔ اب جس کا جی چاہے آکر ہم پر حملہ کر دے۔ ہم صاحب مرکز نہیں رہے۔ اسی جگہ پر ایک موحد کے اقرار کا زور سنئے! مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اے مالک روزِ جزا، ہم تیری ہی اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں! اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں

آج کل کے تعلیمیافتہ لوگ شاید یہ کہیں کہ اب کون ایسا احمق رہ گیا ہے۔ جو پتھر پوجے۔ بے شک ایک حد تک یہ خیال صحیح ہے۔ لیکن شرک صرف پتھر پوجنے ہی پر منحصر نہیں ہے۔ یہ تو شرکِ جلی کہلاتا ہے۔ یعنی کھلا ہوا شرک۔ اس سے بچنا پھر آسان ہے اس سے زیادہ سخت مرحلہ شرکِ خفی کا ہے۔ یہ وہ چھپا ہوا شرک ہے، جس کی طرف حدیث میں یوں اشارہ کیا گیا ہے۔

شَرُّ مَعْبُوْدٍ عُبِدَ فِي الْخَلْقِ الْهَوٰى	بدترین معبود جس کی پرستش دنیا میں کی گئی وہ خواہش نفس ہے۔

اب ذرا ہم آپ اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور دیکھیں، کہ ہمارے کتنے افعال ہیں جو خالصاً لوجہ اللہ ہوتے ہیں۔ ایسا تو نہیں ہے کہ ہم اپنے کو دھوکا دیتے ہیں۔ نفسِ امّارہ کے خوش کرنے کے لئے یہ سب ڈھونگ رچاتے ہیں۔ یعنی ہمارے بظاہر نیک کاموں کے پیچھے شہرت طلبی اور جاہ پرستی، نام آوری وغیرہ کے جذبات تو کام نہیں کر رہے ہیں؟ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم بار بار اپنے نفس سے محاسبہ کرتے رہیں۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	(اے رسول ص) تم کہدو کہ مجھے اس کی مناہی کی گئی ہے کہ میں خدا کو چھوڑ کر ان

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○
(الانعام ٥٦)

معبودوں کی عبادت کروں، جن کو تم پوجا کرتے ہو (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تو تمہاری نفسانی خواہشوں پر چلنے کا نہیں (ورنہ) پھر تو میں گمراہ ہو جاؤں گا، اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں گا۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ ٦٣
قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○
(الانعام ٦٤)

(اے رسولؐ) اُن سے پوچھو کہ تم کو خشکی اور تری کے (گھٹا ٹوپ) اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا ہے جس سے تم گڑگڑا کر اور چپکے چپکے) دُعائیں مانگتے ہو کہ اگر وہ ہمیں (اب کی دفعہ) اس (بلا) سے چھٹکارا دے تو ہم ضرور اس کے شکرگزار (بندے ہو کر) رہیں گے۔ تم کہو اُن (مصیبتوں) سے اور ہر سے خدا تمہیں نجات دیتا ہے۔ مگر افسوس اس پر بھی تم شرک کرتے ہی جاتے ہو۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ○
(الشعراء ٢١٣)

تو (اے رسولؐ) تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو۔ ورنہ تم بھی مبتلائے عذاب کئے جاؤ گے۔

آپس میں نفاق اور اسلام کے ٹکڑے نہ کرو

قرآن پاک کو نازل ہوئے اور اسلام کو پھلتے پھولتے صدیاں گذر گئیں۔ اس تہدیدی حکم کو آئے ہوئے بھی اتنا ہی زمانہ گذرا۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر نفسِ انسانی کی یہ ضد اور ہٹ کیسی؟ کہ سر بھی جھکائے ہیں اور اپنی ہی رٹ رٹے جاتے ہیں۔

بندۂ خدا جب ایک مرتبہ سر جھکا دیا تو ہم اپنے کب رہ گئے؟ اب جو ہمارا معبود حکم دے، وہ بجا ارشاد! اور جو اس کی رضا وہ ہماری مرضی! یا تو پھر یہ کہیئے کہ ہم مومن نہیں۔ مگر اس دعوے کے ساتھ اتنے بڑے حکم کی خلاف ورزی، نہ جانے کیا کچھ دکھاتی ہے۔

بھلا انصاف کیجئے! ہم کو کسی طرح بھی یہ حق پہونچتا ہے کہ ہم اپنے کو بجائے مسلمان کے شیعہ۔ سُنی۔ حنفی۔ شافعی۔ وہابی۔ قادیانی وغیرہ کے ٹھپّوں سے شناخت کروائیں؟ چلئے مانتے ہیں ہم کہ اختلافِ رائے ہونے کی وجہ سے ایک تخصیصی جھنڈا آپ نے لگا لیا ہے۔ مگر اس نقصان کی خانہ پُری کہاں سے ہوگی، جو ایک بڑے گروہ کی اخوّت و یک جہتی ختم ہو جانے سے ہوا ہے؟ جو اعضا کی طرح سے الگ الگ کٹ کر ہماری منظم طاقت کے سلب ہو جانے سے ہوا؟ اور جو ہم کو دان دبے دست و پا سمجھ کر، ہم سے ذلیل قوموں کے ہم کو لوٹ لینے سے ہوا؟ کیا ہم ہی اس بربادی کے ذمہ دار نہیں ہیں؟ اور کیا ہم ہی نے محض اپنی ناسمجھی سے اپنے کو بدحالی اور خستہ دماغی کا شکار نہیں بنایا؟

کیا خدا عالم و دانا نہ تھا، جس نے ہم کو یہ حکمِ قطعی دیا تھا کہ کبھی متفرق نہ ہونا؟

Marfat.com

۱۸۹۲۸

اسلام کے ٹکڑے نہ کرنا ؟ اور آپس میں محبت و خلوص قائم رکھ کر سب ایک رہنا ؟ پھر بھلا یہ سامان ہیں ایک رہنے کے کہ مختلف مذہب کی خلیج درمیان میں حائل کر دیجائے ؟ مانا کہ ہم کو آپس میں کچھ شکایتیں پیدا ہوگئی ہیں ۔ مگر وہ شکایتیں خدا سے تو نہیں ہوئیں ؟ رسول ؐ سے تو نہیں ہوئیں ؟ اُن سے ہم کیوں برگشتہ خاطر ہو گئے ؟ یا ، اگر قرآن پاک کی بات سمجھ میں نہ آتی تھی ، تو رسولِ خداؐ اور اہلبیتِ رسولؐ کو جو سند تھے قرآن کی ، اور جن کی سیرتیں تفسیر تھیں قرآن کی ، اُن کو سامنے رکھ لیتے ! حل نکل آتا ۔ اب کیا رہ گیا ؟ بات بھی گئی اور لاج بھی ۔ کس مُنہ سے خدا کا سامنا کریں گے ؟ اور اپنے اس نبی سے کیوں کر نگاہیں چار کریں گے ، جس نے مُسلسل ۲۳ سال تک فاقوں میں مشقت کر کے ، غموں میں خونفشانی کر کے اور غریب الوطنی میں مصائب جھیل کر اسلام کو سرسبز کیا تھا ؟ مقامِ غور ہے کہ ہمارے رہنماؤں نے تو اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا ، اور ہم اپنی اتنی سی ہٹ نہیں چھوڑ سکتے ۔ جو لوگ اچھا کر گئے یا بُرا کر گئے ، خود ہی اُس کا اجر و صلہ لیں گے ۔ پھر یہ کہ اللہ خود منصف و حق بین ہے ، کرنے والوں کے نام مٹانا نہیں ہے ۔ ہم اس چھوٹی سی فکر میں پڑ کر بڑا نقصان کیوں کریں ؟ خدا خود ہی سب کا دیکھنے والا ہے ، ورنہ یہ کیوں کہتا ؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ

اے ایماندارو ! خدا سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے ۔ اور تم اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہرگز نہ مرنا ۔ اور تم سب کے سب مل کر خدا کی رسی مضبوط تھامے رہو ، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو ۔ اور اپنے حال (زار) پر خدا کے احسان کو تو

قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۱۰۳

(اٰل عمران ۵۲)

یاد کرو، جب تم آپس میں (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو خدا نے تمھارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) الفت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم گویا سلگتی ہوئی آگ کی بھٹی (دوزخ) کے لب پر (کھڑے) تھے (اور گرا ہی چاہتے تھے) کہ خدا نے تم کو اس سے بچا لیا۔ خدا اپنے احکام یوں واضح بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم راہِ راست پر آ جاؤ:۔

(۲) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۴۶

(انفال ۵۶)

اور خدا کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم ہمت ہار دو گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر کیجیو (کیونکہ) خدا تو یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواہشِ نفسانی کی پیروی نہ کرو

خواہشِ نفسانی کا یہ حال ہے کہ جتنی اس کی خاطر کرو اتنی ہی وہ منہ چڑھتی چلی آتی ہے۔ آخر کار ایک دن یہ ہوتا ہے کہ ہم سولہ آنے اسی کے بندۂ بے دام ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور پھر جدھر وہ کم بخت موڑ دے اُدھر ہی غریب قیدی بنے چلے جاتے ہیں

Marfat.com

مردِ خدا ! ہاتھ پاؤں اور تاب و تواں رکھ کر کیا نفس ملعون کی بیڑیاں پہنتے ہو؟ صاحبِ اختیار ہو کر بے اختیاری کو گلے لگاتے ہو؟ تم تو جوان مرد ہو، صاحبِ ہمت و بازو ہو۔ ہوا و ہوس کے جھوٹے حملوں سے دبنا کیا؟ آستین چڑھاؤ اور ایک جھٹکے میں نفسِ غدار کی کلائی مروڑ کر رکھ دو۔ ورنہ یہ ملعون تمہارا طرۂ امتیاز اور تاجِ انسانیت زمین پر گرا کر چھوڑ یگا۔ گویا

دبکی ہوئی تھی گربہ صفت خواہشِ گناہ
چمکارنے سے پھول گئی شیر ہو گئی

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

(سورہ ص ۲۵)

خدا کہتا ہے (ہم نے فرمایا) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں (اپنا) نائب قرار دیا۔ تو تم لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کیا کرو، اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ پیروی تمھیں خدائی راہ سے بہکا دے گی۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کی بڑی سخت سزا ہوگی۔ کیونکہ ان لوگوں نے حساب کے دن (قیامت) کو بھلا دیا۔

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ

اور ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو، اور (صاف صاف) کہہ دو کہ جو کتاب خدا نے نازل کی ہے اُس پر میں

اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ
(سورہ شوریٰ ۲۶)

ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمھارے (اختلافات) کے درمیان انصاف سے فیصلہ کروں۔ خدا ہی ہمارا بھی پروردگار اور (وہی تمھارا بھی) پروردگار ہے۔ ہماری کارگزاریاں ہمارے ہی لئے ہیں۔ اور تمھاری کارستانیاں تمھارے واسطے، ہم میں اور تم میں تو کچھ حجت (و تکرار) کی ضرورت نہیں۔ خدا ہی ہم سب کو (قیامت میں) اکٹھا کریگا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

چار شادی کر کے بے انصافی نہ کرو

مسلمان مردوں کو خدا نے بہ یک وقت چار نکاح کی اجازت ضرور دی ہے۔ مگر وہ اجازت کچھ ایسے شرائط کے ساتھ دی گئی ہے۔ جو عام مسلمان پورے نہیں کر سکتے اور پھر آج کل کے وہ مسلمان جن کو خدا کے وجود ہی میں شک ہے تو بھلا وہ خدائی شرائط کی اہمیت کیا سمجھیں گے۔ لہٰذا ایک دم یہ کہہ دینا کہ ہر مسلمان بہ یک وقت چار شادی کر سکتا ہے۔ غیر ذمہ دارانہ اور خلاف واقعہ ہوگا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ایک مرتبہ اور اُن آیات پر نظر ڈال لی جائے جن میں اس کا ذکر درج ہے۔ بعد فیصلہ کیا جائے۔

Marfat.com

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی
فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ
النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا
فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ط
ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا ط
(النسآء ۳)

اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ (نکاح کرکے) تم یتیم لڑکیوں کے رکھ رکھاؤ میں انصاف نہ کرسکو گے تو اور عورتوں سے اپنی مرضی کے موافق دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرو۔ پھر اگر تمھیں اس کا اندیشہ ہو کہ تم (متعدد بی بیوں میں بھی) انصاف نہ کرسکو گے، تو ایک ہی پر اکتفا کرو، یا جو (لونڈی) تمھاری زرخرید ہو (اُسی پر قناعت کرو) یہ تدبیر بے انصافی نہ کرنے کے بہت قرین قیاس ہے۔

اس آیۃ وافی الھدایت سے صاف ظاہر ہے کہ بہ یک وقت چار شادیوں سے زیادہ خدا نے انصاف کرنے اور بیبیوں کے ساتھ زیادتی نہ کرنے پر زور دیا ہے۔ مردوں کے لئے چار شادیوں کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ مگر قبل اس کے کہ اُدھر قدم بڑھایا جائے، اپنے آپ کو جانچ لینا ضروری ہے۔ اور اپنے نفس اور دل پر قابو رکھنے کا تجربہ بھی ہونا چاہیئے۔ ورنہ یوں بلا دیکھے بھالے اجازت نہیں ہے۔ یہ آیۃ ملاحظہ ہو۔

وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا
بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ

اور اگرچہ تم بہتیرا چاہو (لیکن) تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے، کہ اپنی متعدد بی بیوں میں (پورا پورا) انصاف کرسکو،

Marfat.com

فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۲۹ (النِّسَآءِ ۝۱۲۹)

مگر ایسا بھی تو نہ کرو کہ (ایک ہی کی طرف) ہمہ تن مائل ہو جاؤ کہ (دوسری کو بیچ ادھر میں) لٹکتی ہوئی (معلق) چھوڑ دو اور اگر باہم میل کرلو اور (زیادتی سے) بچے رہو تو خدا یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

بعض علم النفس کے دعویدار کہتے ہیں، کہ چار شادی کے ادھر یعنی بیک وقت تین بیویوں پر بھی مرد کی گزر بسر نہیں ہو سکتی ہے، چار ہی ہونا لازمی ہے۔ اس لئے کہ عورتوں کے بچے ہوتے ہیں۔ پھر دو برس دودھ پلاتی ہیں، وغیرہ، وغیرہ۔ اور "مرد صبر تو کر سکتا نہیں"۔ لیکن خدا سے زیادہ ان باتوں کو کون سمجھ سکتا ہے؟ مفلسی کی حالت میں (آزاد) مومنہ عفت دار عورتوں کے بجائے لونڈیوں سے نکاح کے معاملہ میں خلاقِ عالم یہ فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۵ النِّسَآءِ ۝۲۵

(اور) لونڈیوں سے نکاح کر بھی سکتا ہے تو وہ شخص جس کو زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو، اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے، اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اور بعض مفسرین یہ فرماتے ہیں۔ کہ مرد اس معاملہ میں "کچھ دن بھی صبر کر ہی نہیں سکتا ہے"۔ کیسے کہا جائے کہ خدا نے خلافِ فطری تعلیم دی!

اور پھر جب کہ تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ قرآن مجید کی تعلیم فطرت کے موافق ہے۔ خیر! اس کو بھی جانے دیجئے، اور سنئے!

Marfat.com

خدا فرماتا ہے :-

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷
(البقرۃ ۝۲۲۵)

جو لوگ اپنی بیوں کے پاس جانے سے قسم کھائیں، ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے. پس اگر وہ اپنی قسم سے اس مدت میں باز آئیں) اور ان کی طرف توجہ کریں، تو بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے. اور اگر طلاق ہی کی ٹھان لیں تو بھی خدا سب کی سُنتا اور سب کچھ جانتا ہے.

اور صاحب موصوف یہ کہتے ہیں کہ عورتیں ۹ مہینے حمل اور دو سال رضاعت یعنی پونے تین سال کے لئے قطعی بے کار ہو جاتی ہیں اور اسی کو وہ چار شادیوں کے جواز کا ثبوت اور سبب پیش کرتے ہیں. اب اس کو کیا کہئے گا؟ یہاں تو اس کے برخلاف عورتوں ہی کو چار مہینے سے زیادہ تعطّل میں رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

میرے خیال میں نہ میری رائے نہ اُن کی. آیاتِ الٰہی سب سامنے موجود ہیں. دیکھنے والے دیکھیں اور خود رائے قائم کریں، پھر جو مناسب سمجھیں وہ کریں،

اللہ تو کہہ ہی چکا ہے :-

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا

اور تمہیں بتلا دیا، کہ تم بھلائی کرو گے تو اپنے لئے کرو گے اور بُرائی کرو گے تو اپنے لئے کرو گے :-

چار شادیاں ضرور جائز ہیں مگر نفس پرست مسلمان کے لئے نہیں بلکہ منصف

Marfat.com

مزاج خداشناس، مردِ مومن کے لئے۔ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا![1]

بدکاری کے پاس بھی نہ پھٹکو

ہماری کمزوریوں کو ہمارے پیدا کرنے والے سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے؟ وہ جانتا ہے کہ زیادہ تر انسان ایسے ہیں جو ہوا و ہوس کے مقابلے میں دیر تک اپنی جگہ پر قائم نہیں رہتے ہیں۔ بلکہ نفسِ خائن کی مار کھا کر پھسل ہی پڑتے ہیں۔ جس سے بہت زک پہونچتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہماری بدافعالیوں کا نتیجہ ہم کو ایک ہی طرح سے یا آج ہی مل جائے۔ نہیں۔ برسوں بعد سہی۔ یا یہاں نہ سہی، عقبیٰ میں سہی۔ مگر اس سے تو کسی مسلمان کو انکار نہیں ہے، کہ اعمال کی جزا وسزا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا ہم کو بتاتا ہے کہ اس راستے جاؤ ہی نہ جدھر خطرہ ہے۔ احتیاط کے معنی یہ ہیں کہ سانپ کے بل میں ہاتھ نہ ڈالو۔ اکثر بے وقوفوں کو رونے دیکھا ہے کہ وہ ہم تو ایسی باتوں میں پڑتے ہی نہ تھے۔ کبھی اُدھر کا رُخ بھی نہیں کیا تھا مگر ان کمبخت دوستوں نے پھنسا دیا۔ اب سب الگ ہو گئے۔ کدھر جائیں اور کس سے کہیں، مصیبت کا ساتھی کوئی نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی وجہ سے یہ احکام نازل ہوئے۔ اب جو سمجھدار ہیں وہ ان آیتوں کو بڑی اہمیت سے دیکھتے ہیں، ورنہ بیوقوفوں پر تو ان کی عقل کی مار رہتی ہی ہے۔ اُن کو کون راستہ بتا سکتا ہے؟ اس کے متعلق احکامِ الٰہی یہ ہیں۔

---

[1] خوشگوار ہو۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ ج وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○
(۱) (الْاَنْعَام ۱۵۲)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا ○
(۲) بَنِيْ اِسْرَآئِيْل ۳۲

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ
وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا
هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۳۷ وَالَّذِيْنَ
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص
وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۳۸
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ
الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۳۹
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ

اور بدکاریوں کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ۔ اور کسی جان والے کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کیا ہے نہ مار ڈالنا مگر (کسی) حق کے عوض میں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمھیں حکم دیا ہے۔

اور (دیکھو) زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا۔ کیونکہ بے شک وہ بڑی بے حیائی کا کام ہے اور بہت بُری چلن ہے۔

اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچے رہتے ہیں اور جب غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، اور اُن کے کُل کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے، اُس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں، اور (وہ ایسے ہیں) کہ جب اُن پر (کسی قسم کی) زیادتی ہوتی ہے تو وہ بس واجبی

Marfat.com

إِلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ○

(الشوریٰ ۴۰)

بدلہ لے لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے۔ اس پر بھی جو شخص معاف کر دے۔ اور (معاملہ کی) اصلاح کر دے، تو اُس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے۔ بے شک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(النور ۲)

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد، ان دونوں میں ہر ایک کو سو (۱۰۰) کوڑے مارو۔ اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا کے نافذ کرنے میں تم کو اُن کے بارے میں کسی طرح کی ترس کا لحاظ نہ ہونے پائے۔ اور ان دونوں کی سزا کے وقت مومنین کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے۔

عورتوں کو نکاحِ ثانی سے نہ روکو نہ عقدِ بیوہ برا سمجھو!

خدا کے اس حکم اور انداز بیان سے پتہ چلتا ہے، کہ جنسی خواہشات مرد و عورت دونوں کے لئے ناگزیر ہیں۔ مگر جہاں تک مرد کا تعلق ہے، اُس کو ایک ذمہ دار

اور قوی جنس ہونے کی بنا پر اُس وقت تک صبر و انتظار کرنا چاہیئے، جب تک وہ بیوی کے اخراجات کا متحمل نہ ہو سکے۔ البتہ عورت پر تو نان نفقہ کسی کا عائد نہیں، ہوتا ہے، لہٰذا اس کا نکاح کر دینا بھی کارِ خیر ہے۔ بیوہ کو عقدِ ثانی سے روکنا بہت بے جا بات ہے۔ مسلمانوں نے ہندوستان میں آ کر ہندوؤں سے یہ رسم سیکھ لی ہے عورت کو اِس کا پورا حق حاصل ہے، چاہے وہ بیوہ ہو یا لڑکی (بشرطیکہ بالغ اور عاقل ہو) کہ وہ اپنی پسند سے شادی کرے۔ دباؤ ڈال کر کسی رشتے پر اسے مجبور کرنا نہایت نامناسب ہے۔ مرد کی طرح سے اس کو بھی خوش و خرم رہ کر اپنی زندگی کامیاب بنانے کا حق ہے۔ ہاں ناجائز بات کرنے کی کسی وقت کسی کو اجازت نہیں، کیا مرد کیا عورت۔

وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَاِمَآئِكُمۡ‌ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۝۳۲ وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ

(النور ۝۳۳)

اور بے شوہر عورتوں اور اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دیا کرو۔ اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے تو خدا اپنے فضل و کرم سے انھیں مال دار بنا دے گا، اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار ہے۔ اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے، ان کو چاہیئے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے مال دار بنا دے۔

Marfat.com

وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَ یَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِهِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ۝
(اَلۡبَقَرَۃ ۲ ۝ ۲۴۰)

اور تم میں سے جو لوگ اپنی بی بیاں چھوڑ کر مر جائیں، ان پر اپنی بی بیوں کے حق میں سال بھر تک کے نان نفقہ اور گھر سے نہ نکلنے کی وصیت کرنا (لازم) ہے. پس اگر عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں (نکاح وغیرہ) سے جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم پر کچھ الزام نہیں، اور خدا ہر شے پر غالب اور حکمت والا ہے۔

کافر و مشرک سے نکاح نہ کرو

ظاہر ہے کہ مسلمان مرد و عورت جب مشرک سے نکاح کا ارادہ کریں گے تو وہ عموماً بربنائے شیفتگی ہی ہوگا۔ اور شیفتگی کی گھاگھمی کون نہیں جانتا کہ بلائے جاں ہوتی ہے! یہاں تو عقائد و مذہب ہی کا ڈر ہے۔ جان ایسی عزیز چیز بھی اس راہ میں لٹا دینا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اللہ سے زیادہ کون جانتا ہے کہ لذتِ نفس انسان کو اندھا کر دیتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ یعنی ع

مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

سمجھئے کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ اس ہیجانی کیفیت میں انسان کو اس بات پر غور کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ آیا یہ رشتۂ زندگی کا بیڑا پار لگا سکے گا۔ اور وہ

Marfat.com

خلوص و ہمدردی اور خیالات کا توافق جو ایک خاندان کی بہبودی کے لئے ضروری ہے، وہ بھی پیدا ہو سکیں گے۔ بغیر اونچ نیچ دیکھے ہوئے قدم بڑھا دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب وقتی جذبات کا پارہ نیچے اُترتا ہے، تو اقدام کی غلطی محسوس ہونے لگتی ہے۔ آپ ہی سوچئے کہ جب میاں بیوی کے اعتقادات ایک جیسے نہ ہوں گے، اور دونوں دو مختلف روایات کے حامل اور جُدا جُدا دستورہائے زندگی پر عمل پیرا ہوں گے تو جتنا زمانہ گذرتا جائے گا زندگی تلخ تر ہوتی جائے گی۔ نہ صرف زوجین ہی کی زندگی تباہ ہوگی بلکہ بچاری اولاد اس دوعملی میں صحیح تربیت سے روشناس ہی نہ ہو سکے گی۔ اور اگر خدانخواستہ عورت نے ایسی حبارت کی تب تو گویا اس نے ایک اسلامی خاندان کو کفر کے قبضہ میں دے دیا۔ لہٰذا دونوں کے لئے اس کا بھی کافی امکان ہے کہ ایمان مبتدل بہ شرک ہو جائے۔ اس لئے خدا منع کرتا ہے کہ وہ چال ہی نہ چلو جس میں گرنے کا خطرہ ہو۔

علاوہ اس کے یہاں پر ایک یہ بھی منشائے الٰہی شامل ہے کہ پہلے خود اپنے گروہ اور اپنی قوم کی فلاح و بہبود دیکھو، ان کے ساتھ شادی کرو۔ اور جب تک یہاں کی حالت نہ سُدھر جائے دوسروں کے حلقوں میں مت جاؤ۔ ہر شخص اپنے اپنے حلقے اور گروہ کا ذمّہ دار ہے۔ لہٰذا اسی کو پہلے دیکھنا چاہیئے۔ اُس میں محنت کرنا چاہیئے، اور اسی کو فائدہ پہونچانا چاہیئے، تب ہی کام بنتا ہے۔ ورنہ اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کی طرف بڑھتے ہیں، نہ "وہ" کام بنتا ہے، نہ "یہ" اور دوسری طرف جانے والے حضرات خود نہ میر کے رہ جاتے ہیں نہ پیر کے۔ سمجھے سب ہی طرف سے قسمت پھوٹی، ورنہ خدا کیوں منع کرتا۔

Marfat.com

اور یا تو پھر اگر شادی ہی کرنے پر کوئی تُلا ہے تو ایک ایماندار بڑھائے یعنی فریقِ ثانی کو ترغیب ایمان دے، تب عقلمندی ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

(البقرة ۝ ۲۲۳)

اور (مسلمانوں!) تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو۔ کیونکہ مشرکہ عورت تمھیں (اپنے حسن و جمال میں) کیسی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی ایماندار عورت اُس سے ضرور اچھی ہے۔ اور مشرکین جب تک ایمان نہ لائیں، اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو۔ اور مشرک تمھیں کیسا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی بندہ مومن اُن سے ضرور اچھا ہے۔ یہ (مشرک مرد یا عورت) لوگوں کو دوزخ کی طرف بُلاتے ہیں۔ اور خدا اپنی عنایت سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ یہ لوگ چیتیں۔

Marfat.com

بدکار سے نکاح نہ کرو

اس حکم میں جس قدر اہمیت رکھی گئی ہے، اُتنی شاید ہمارے ایسے معمولی لوگوں کی سمجھ میں نہ آتی ہو، مگر سوچنے سے پتہ چلتا ہے، کہ بات ضرور مناسب اور ہمارے بہت زیادہ فائدے کی کہی گئی ہے۔ نیز یہ سزا بھی غلط نہیں ہے۔ کہ ان لوگوں سے نکاح نہ کرو۔ جُرم کی سزا اُس کے وزن کے حساب سے دیجاتی ہے۔ اور یہ بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ موثر بھی ہو۔

یہ جرم خاصکر کچھ ایسا منحوس واقع ہوا ہے کہ ایک مُجرم ہی نہیں، بلکہ دوچار بے گناہوں کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ تجربہ میں یہ بھی آیا ہے، کہ اس طرح کی بُری باتیں اور بے محل حرکتیں کبھی انسان کو سچی خوشی نہیں عطا کرسکتی ہے۔ مسلہ ہے۔

کند ہمجنس باہمجنس پرواز!

کبوتر با کبوتر باز با باز!!

اگر میاں بیوی دونوں پاک وصاف ہوں گے، تو اُس کا نتیجہ ہی کچھ اور ہوگا۔ ورنہ تو پھر اِدھر اُدھر کی ہَوا کھائے ہوؤں کے دل ایک گھر سے کب سیر ہوئے ہیں؟ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ بدافعال لوگ وہیں ٹھریں، جہاں اُنھیں کے ایسے ساتھی اُن کو ملیں۔ کیا فائدہ کہ اپنی گندی طبیعتوں کے جراثیم سے ستھری اور پاک طبیعتوں کو بھی آلودہ کردیں۔ بس جس قابل ہیں وہی لیں۔ اللہ ہرگز ناحق بات نہیں کہتا ہے۔

Marfat.com

لیکن کوئی یہ نہ سمجھے، کہ ایسے بدکار لوگ سچے دل سے توبہ کرنے اور پارسا ہو جانے کے بعد بھی اس قابل نہیں ہوتے کہ اہلِ ایمان سے اُن کے رشتے ہو سکیں توبہ کرنے کے بعد خدا جب شرک ہی کے گناہ کو جو سب سے بڑا ظلم ہے بخش دیتا ہے، تو دوسرے گناہ بھی یقیناً بخش دیئے جائیں گے۔

اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً ز وَّالزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
(النور ۳)

زنا کرنے والا مرد تو زنا کرنے والی ہی عورت یا مشرکہ سے نکاح کرے گا، اور زنا کرنے والی عورت بھی بس زنا کرنے والے ہی مرد یا مشرک سے نکاح کرے گی۔ اور سچے ایمان داروں پر تو اس قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ج وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ج اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝
(النور ۲۶)

گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے مناسب ہیں۔ اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے (موزوں) ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔ لوگ جو کچھ ان کی نسبت بکا کرتے ہیں، اُس سے یہ لوگ بری الذمہ ہیں۔ ان ہی (پاک لوگوں) کے لئے آخرت میں بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

Marfat.com

پاک دامن عورتوں پر تہمت نہ لگاؤ یہ بہت سخت ہے

انسان کے لئے خود جرم کرنے سے کچھ کم یہ بات نہیں ہے۔ کہ کسی بے گناہ کو مجرم بنادے۔ اور عورت کی عصمت تو اُس کی تمام زندگی پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اُس پر دھبّہ لگانے سے پہلے بغیر کافی جانچ پڑتال کئے ہوئے کچھ بھی مُنہ سے نکالنا غضب الٰہی کا مستوجب ہوتا ہے۔ خدا کسی طرح نہیں پسند کرتا ہے کہ ہم یوں غیر ذمّہ دارانہ بات کرکے لوگوں کی زندگی برباد کردیں۔ اگر کسی شریف عورت پر کوئی ناپاک جرم عائد کرتا ہے، تو اُس کو ثبوت میں چند معتبر گواہ پیش کرنا چاہیئے۔ ورنہ ایسے لوگوں پر جو بغیر تحقیق کئے ہوئے اور بلا معاملہ کی اہمیت کو سمجھے ہوئے یوں باتیں منہ سے نکال دیتے ہیں۔ اسّی کوڑے لگانا واجب ہے۔ اور خدا ایسوں پر لعنت بھی بھیجتا ہے

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور ۵)	اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں، پھر (اپنے دعوے پر) چار گواہ پیش نہ کریں تو انھیں اسّی کوڑے مارو، اور (پھر آئندہ) کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، اور (یاد رکھو کہ) یہ لوگ خود بدکار ہیں۔

Marfat.com

بغیر تصدیق کئے ہوئے اپنی بیویوں پر تہمت نہ لگاؤ

بدبخت ہیں وہ بیبیاں جن سے شوہر کی زندگی میں لغزشیں سرزد ہوں، اور ملعون ہیں وہ مرد جو بغیر دیکھے ہوئے بیبیوں پر تہمت لگا دیں۔ لیکن اس پیچیدہ صورت حال کا کیا علاج ہو، جب شوہر پورے یقین کے ساتھ الزام لگائے، اور عورت ارتکاب گناہ سے منکر ہو۔ اس کا حل یہ بتایا گیا ہے کہ گواہوں کی عدم موجودگی میں پہلے شوہر چار مرتبہ خدا کو گواہ کرکے کہے کہ "وہ سچا ہے"، اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ جھوٹ کہتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ لیکن اس کے بعد بھی عورت سزا سے بچ سکتی ہے۔ اگر وہ بھی چار مرتبہ یوں ہی کہے کہ "وہ خدا کو گواہ کرتی ہے کہ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے"، اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ "اگر وہ سچ بولتا ہے تو اس (عورت) پر خدا کا غضب نازل ہو"۔ اس کو لعان کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے، اور اس کا نتیجہ ہمیشہ ہمیش جدائی ہے۔ یعنی اب کبھی ان دونوں میں دوبارہ نکاح بھی نہ ہو سکیگا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کا) عیب لگائیں، اور (اس کے ثبوت میں) اپنے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو، تو ایسے لوگوں میں سے ایک کی گواہی چار مرتبہ (اس طرح) ہوگی کہ وہ (ہر مرتبہ) خدا کی

Marfat.com

عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○
وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ
تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ
اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ
عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ○
(النور ۵)

قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ اپنے دعوے میں ضرور سچا ہے، اور پانچویں (مرتبہ) یوں (کہیگا) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اُس پر خدا کی لعنت۔ اور عورت (کے سر سے) اس طرح سزا ٹل سکتی ہے، کہ وہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص (اس کا شوہر اپنے دعوے میں) ضرور جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یوں بیان کرے گی کہ اگر یہ شخص (اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب پڑے۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی مہربانی نہ ہوتی (تو دیکھتے کہ تہمت لگانیوالوں کا کیا حال ہوتا) اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا حکیم ہے:۔

افلاس کے خوف سے اولاد کو نہ مارو

اس آیت میں خدا نے "خِطْأً كَبِيْرًا" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی بڑا گناہ۔ غور کیجئے! تو بات سمجھ میں بھی آتی ہے، اس لئے کہ دراصل ایک جرم میں برابر کے دو جرم سرزد ہوتے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ خود ماں باپ بچے کو پیدا کر کے مار ڈالیں۔

Marfat.com

جو انسانیت سے بہت دور ہے، اور خلافِ فطرت بھی ہے۔ دوسرے یہ بندے میں اس یقین کی عدم موجودگی کا پتہ چلتا ہے کہ "خدا رازق" ہے۔ دونوں برابر کے جرم ہوئے۔ تیسرا ایک نقصان اور بھی اسی کے لگ بھگ ہے جس کا فوراً پتہ نہیں چلتا مگر ہے وہ بھی بہت کافی۔ اور وہ ہے سوسائٹی کا نقصان۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اس کے افعال اچھے ہوں یا بُرے، سوسائٹی پہ خاصہ اثر ڈالتے ہیں۔ اگر ایک شخص نے ایک کام کیا ہے تو چار دن کے بعد فخر سے وہی کام کرنے والے دس دکھائی دے جائیں گے۔ رفتہ رفتہ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری آبادی کم ہوتی جائے گی، ہمت پست ہوگی اور جہد للبقا کا نظریہ ہی غائب ہو جائے گا۔

اِسلام لانے کے بعد ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ خدا کے خالق اور رازق ہونے میں یقین کامل رکھے۔ ساتھ ہی یہ کام بھی ہمارا ہے کہ ہم اُس کی ہدایات پر عمل کریں اور ایمانداری و مشقت سے اپنا کام انجام دیں۔ آج اگر غریبی ہے، تو کل انشاء اللہ تعالےٰ ہم کو محنت کا پھل ملے گا۔ اور ہم خوش حال ہو جائیں گے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ؀ (بنی اسرائیل ۳۱)	اور (لوگو) مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ ان کو اور تم کو (سب کو) تو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ بے شک اولاد کا قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔

Marfat.com

شراب نہ پیو، جُوا نہ کھیلو

شراب پینے کے نقصانات بہت ہیں اور فائدے بہت کم۔ نقصان ایک تو یہ ہے کہ زیادہ پینے والوں کے قُویٰ دراصل اپنی طاقت کے بَل پر کام کرنے کے لائق کم رہ جاتے ہیں۔ دوسرے پینے والے کے ارادے کی قوّت بتدریج زائل ہوتی جاتی ہے اور شراب اُس کو مختلف کمزوریوں کا شکار بنا کر اپنے مقام سے گرا ہوا انسان بنا دیتی ہے۔

جو لوگ متوازن طبیعت کے اور سمجھدار ہوتے ہیں۔ وہ لوگ، ایک حد کے اندر پینے کو برقرار رکھ لیتے ہیں، مگر دیکھا یہ گیا ہے، کہ ان کو چھُپا ہوا جسمانی اور اخلاقی نقصان پہونچتا ہے۔ روزانہ عادتاً اگر وہ شراب نہ پیتے ہوتے تو جیسے اب ہیں اُس سے بہتر ہوتے۔

ڈاکٹر (A. J. Clark) نے اپنی کتاب Applied Pharmacology میں متعدد محققین کے تجربات الکحل کے اثرات کے متعلق نقل کئے ہیں، جن میں سے بعض کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔

۱۹۲۰ء میں Smith اور Macdugall نے تجربات سے ثابت کیا ہے کہ نشہ کی ابتدائی منزل میں جب خون کے کی مقدار ۲ ملیگرام فی c.c سے کم ہوتی ہے تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نشہ آور چیز کا کوئی اثر استعمال کرنے والے

Marfat.com

پر نہیں ہے، مگر مفصل تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ تمام افعال کی رفتار اور صحت میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ جذبات پر قابو رکھنے والے مراکز اتنے خراب ہو جاتے ہیں کہ استعمال کنندہ کا ہیجان فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ جذبات کو روکنے کی طاقت ضعیف ہو جاتی ہے۔

دوسری منزل میں الکحل کے اثرات بغور مطالعہ سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ تمام افعال میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ رفتار غیر مستقیم اور گفتگو غیر محتاط ہو جاتی ہے۔ تمام مشق کی ہوئی حرکتیں غیر صحیح طریقہ پر ادا ہوتی ہیں ضبطِ نفس کی قوت میں بہت زیادہ نقص آ جاتا ہے۔ تیسری منزل میں تو انسان ایک گہری نیند سو جاتا ہے۔ جو بیہوشی اور بدمستی تک پہونچ جاتی ہے۔ اور اگر الکحل کی مقدار اور بڑھی تو "عملِ تنفس" بے کار ہو جاتا ہے۔

حرارت قائم رکھنے کے لئے بھی الکحل کا استعمال بہت لغو ہے۔ تیز سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ الکحل جسم کی حرارت محفوظ رکھنے والی طاقت کو بہت کم کر دیتا ہے۔ جانوروں پر جو تجربات کئے گئے ہیں، اُن سے ثابت ہوا، کہ جن حیوانات کو شراب دی گئی، وہ بہ نسبت معمولی حیوانات کے

سردی میں جلد ہلاک ہو گئے۔ بہرکیف الکحل اُن لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے، جو سردی کھا چکنے کے بعد گرم جگہ میں آ چکے ہوں۔ الکحل بطور غذا کے بھی تقریباً بیکار ہے اس لئے کہ الکحل اُن غذاؤں میں سے تو ہے ہی نہیں جو جسم کے ضائع شدہ اجزا کو نمو بخشتی ہیں۔ رہیں وہ غذائیں جو بطور ایندھن کے کام آتی ہیں اور حرارت کو بڑھا دیتی ہیں انکو ان کی بھی دو قسمیں ہیں، کچھ وہ ہیں جو جسم میں جمع رکھی جا سکتی ہیں کہ وقت ضرورت کام آ سکیں۔ تو خیریت سے الکحل کا شمار اُس میں بھی نہیں ہے۔ ہاں فوراً استعمال کر لینے والی غذا میں شمار ہو سکتا ہے، اس لئے کہ یہ خون میں پانچ منٹ کے اندر جذب ہو کر عمل شروع کر دیتا ہے۔

صحت کے عام اعتدال کے ساتھ بھی شراب کا استعمال دماغ میں کوئی جودت اور تیزی نہیں پیدا کرتا، بلکہ دماغ کو زیادہ سُست اور اس کے افعال کو غیر درست کر دیتا ہے، اور ایک ہلکا غفلت کا پردہ دماغ پر ڈال دیتا ہے۔ الکحل کا خاص اثر یہ ہے کہ وہ اپنے افعال کا جائزہ لینے کی قوت کو کم کر کے انسان کو اُس کے نامکمّل عمل سے مطمئن کر دیتا ہے۔ یہ صحتِ عمل کا نقص گھنٹوں باقی رہتا ہے۔ الکحل ہر قسم کے سخت جسمانی تکان کے برداشت کرنے کی طاقت کو بھی کم

Marfat.com

کم کر دیتا ہے۔ اُس کے استعمال سے افعال درست نہیں رہ جاتے اور تھکن جلد آتی ہے ''

افسوس ہے کہ ان حقائق کی موجودگی میں بھی لوگ شراب پر اس درجہ فریفتہ ہیں یہ اور بات ہے کہ جسمانی حرارت اس درجہ کم ہو گئی ہو کہ خطرناک صورت میں پیدا ہونے کا امکان ہو، اور ڈاکٹر کی تجویز بھی ہو تو دوائے استعمال کر لی جائے، مگر اپنے کو مجبور بنا کر اس کی غلامی کرنا، یہ انسانی وقار کے منافی ہے۔

اس کے علاوہ پیسہ بہت خرچ ہوتا ہے اور آدمی دام دے دیوانہ بن جاتا ہے۔ اس کو پی کر حواس کھو جاتے ہیں، عقل زائل ہوتی ہے۔ اول فول واہیات باتیں کی جاتی ہیں۔ اکثر ہمارے دشمن اس کے ذریعہ ہم سے سربستہ راز معلوم کر لیتے ہیں۔ غرض کچھ نہ پوچھو، اس کو پی کر نالی میں گریں، کیچڑ میں مریں، گھر بار تباہ رہے جو نہ ہو جائے کم ہے۔ پھر بھی لوگ پینے سے باز نہیں آتے ہیں! معلوم نہیں کیوں؟

جُوا بھی اپنے میں باندھ لینے والی، اسی قسم کی مخرب اخلاق دھاندلی ہے۔ اللہ اس سے بچائے! یہ تو وہ بلا ہے، کہ انسان سے کام کاج چھوٹے، تہذیب و اخلاق چھوٹے، انسانیت چھوٹے۔ قصہ مختصر یہ لت ہی انسان کو حد درجہ کا غیر ذمہ دار اور از کار رفتہ کر دیتی ہے، خود غرضی اور بدتمیزیاں بڑھتی ہیں۔ سوا الگ، بیوی کا زیور اور گھر گرتی جائے، اُس سے مطلب نہیں، خدا جانے لوگ اپنے اچھے بُرے میں تمیز کیوں نہیں کر پاتے۔ حالانکہ اللہ کہتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ	اے ایماندارو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے تو ہیں ناپاک (برے) شیطانی کام!

Marfat.com

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۞ (المائدۃ ۵)

ہیں، تو تم لوگ اُس سے بچے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان کی تو بس یہی تمنّا ہے کہ شراب اور جُوے کی بدولت تم میں باہم عداوت اور دشمنی ڈلوادے اور خدا کی یاد اور نماز سے باز رکھّے، تو کیا تم اُس سے باز آنے والے ہو:۔

اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو!

یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا دانشمندی کے خلاف ہے طریقِ احتیاط پر چلنا ہی ہوشمندی ہے، لیکن ہلاکت کے دائرے کی وُسعت پر عام طور سے لوگ نظر نہیں رکھتے۔ یہاں ہلاکت کا مفہوم اس سے زیادہ عام ہے، کہ کوئی جان بوجھ کر اپنے کو کنوئیں میں گرا دے جسمانی ہلاکت سے زیادہ اہم روحانی ہلاکت ہے۔ اگر ہم نے غفلت برتی اور بُری صحبت یا خواہشاتِ نفس نے ہماری رُوح کو مُردہ کر دیا، تو پھر اس دنیا میں ہمارا وجود و عدم برابر ہے۔ بلکہ وجود، عدم سے بھی بد تر ہے، کہ ہماری روح کی گندگی فضا کو بھی مکدّر کر دے گی اور دوسرے بھی ہمارے خراب جراثیم سے مُتاثّر ہو کر ہلاکت کے قریب پہونچ جائیں گے۔ لہٰذا اُن اخلاقی بیماریوں اور نفس کی برائیوں سے جو انسانیت کُش ہیں، ہمیں بچنے کی پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ قرآنِ کریم نے اِس کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے۔

Marfat.com

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ج وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۱۹۶
(البقرۃ ۱۹۵)

اور خدا کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے ہاتھ (جان) ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی کرو۔ بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے:۔

آپس میں نہ لڑو

جس طرح گروہ بندی اور فرقہ پرستی اسلام کے شیرازے کو منتشر کر کے اُس کی طاقت کو کم کرتی رہی ہے۔ اسی طرح آپس میں لڑائی جھگڑا ہر قوم، ہر گروہ، ہر خاندان کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ لڑائی سے بڑھ کر کوئی بدمزہ چیز ہے ہی نہیں۔ اور پھر آپس کی لڑائی! اس سے تو خدا ہی بچائے۔ دنیا دوزخ اور زندگی ضیق ہو جاتی ہے۔ گھر ہو۔ خاندان ہو، برادری ہو یا قوم۔ لڑائی سے سب تباہ ہو جاتے ہیں۔ قسمت بگڑ جاتی ہے، اور نحوست دامن تھام لیتی ہے۔ بارِ الٰہا! تو دشمن کو بھی آپس کے نفاق سے بچائیو، کیونکہ تباہی کا پیش خیمہ یہی ہے۔

اسی اصول کے ماتحت جو ملتِ اسلامیہ کی شیرازہ بندی کے لئے قرآن نے مقرر کیا ہے۔ اپنی معاشرتی اور نجی زندگیاں بھی آتی ہیں۔ اس لئے کہ اگر ہم منشائے الٰہی کو سمجھ لیں تو جو محکم اصول فرما دیئے گئے ہیں، وہ ہماری زندگی کے ہر موقع پر ہدایت کے لئے کافی ہیں۔ جب ہم اپنی گھریلو زندگی میں "لا تنازعوا"

Marfat.com

پر عمل نہ کر سکیں گے، اور اپنے خاندان کی ساکھ کھو بیٹھیں گے، تو پھر ہم یہ امید کہاں کر سکتے ہیں کہ ملتِ اسلامیہ کی شیرازہ بندی کا عظیم الشان کام ہم سے انجام پا سکے گا سُنئے کیا چوٹی کی بات ہے!

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (انفال ۵ ع)

اور خدا کی اور اُس کے رسول صلعم کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم ہمت ہار دو گے، اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر کر لیا کرو (کیونکہ) خدا تو یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

باہم تمسخر، طعنہ زنی اور بُرا نام نہ دھرو

دوسرے کی عیب جوئی سے پہلے اگر انسان اپنی طرف دیکھ لے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہاں کتنا نقص موجود ہے، جو بہ ہزار عنوان پردے میں چھپایا جاتا ہے اپنی ہی طرح دوسرے کے دل پر بھی ہاتھ رکھئے کہ اپنے اوپر کسی کا تمسخر کتنا بُرا لگتا ہے طعنوں سے کیا دکھ ہوتا ہے اور بدنامی کس قدر توڑ دیتی ہے! یہاں قریب قریب سب ایک ہی حال میں مبتلا ہیں، صرف کم و زیادہ اور قسم کا فرق ہے، کوئی چور ہے تو کوئی بے ایمان، کوئی زانی ہے تو کوئی مکّار، کوئی جھوٹا ہے تو کوئی خونخوار غرض سب بھائی بند ہیں ایک ہی فطرت کے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ

اے ایماندارو! (تم میں سے کسی قوم کا)

Marfat.com

قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات ۱۱)

کوئی مرد (دوسری قوم کے) مردوں کی ہنسی نہ اڑائے۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ (خدا کے نزدیک) اُن سے اچھے ہوں، اور نہ عورتیں، عورتوں سے (تمسخر کریں) کیا عجب ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور تم آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو۔ نہ ایک دوسرے کا بُرا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد بدکاری (کا) نام ہی بُرا ہے اور جو لوگ باز نہ آئیں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

دوسری جگہ یوں فرماتا ہے :-

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝

ہر طعنہ دینے والے چغل خور کی خرابی ہے۔

بدگمانی نہ کرو۔ ٹوہ نہ لو کسی کی اور غیبت نہ کرو

کسی کی طرف سے بغیر تحقیق کے بُرے گمان کرنا، ایک واہیات سی بات ہے کیونکہ اس کا بُرا اثر پہلے اپنے ہی اوپر پڑتا ہے دوسرے پر غلط الزام سوچ کر انسان اپنے ہی دل و دماغ کی فضا کو تو خراب کرتا ہے۔ بجائے اس کے اگر وہی فکر وہ اپنی اصلاح میں صرف کرے تو زیادہ مفید ہوگا۔ دوسروں کی ٹوہ میں لگا رہنا، بہت ذلیل حرکت ہے۔ خدا اس رذالت سے نفرت کرتا ہے۔ کوئی بُرا ہے، بدکار ہے۔ ننگِ خاندان

Marfat.com

ہے، تو اپنے لئے ہے۔ ہم اس کی جستجو کیوں کریں، کہ کون کیسا ہے۔ ہاں کسی کو بُری راہ جاتے اگر دیکھ لیا تو ازراہِ شفقت کہہ دیا، کہ بھائی یہ غلط ہے۔ آئندہ تم کو اختیار ہے، ورنہ کھوج لگا کر کسی کے عیب کو اُچھالنا اور بیجا دلچسپی لینا جائز نہیں کیونکہ اس کی ممانعت ہے۔ اور جو بات منع کی گئی ہو اُس کو کرنا بدعت ہے۔

یہی حال غیبت کرنے کا ہے جس میں عموماً نفس شامل ہوتا ہے۔ دل اور دماغ کثیف ہو جاتے ہیں۔ اور طبیعت میں پستی آجاتی ہے۔ ہم اگر الفاظِ قرآنی پر ذرا غور کریں، تو غیبت سے گھن آنے لگے اور اس قابلِ تنفر فعل کا کبھی ارادہ بھی نہ کریں۔ ساتھ ہی اُس کے یہ بات صاف کر دینا ضروری ہے کہ بعض مواقع پر لوگوں کی زیادتیوں کو طشت از بام کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ لازمی ہو جاتا ہے جیسے ظالم کے خلاف صدائے احتجاج۔ اگر مظلوم داد خواہی نہ کرے تو ظلم کا دروازہ اور کھلتا جائے۔ اس میں نہ صرف مظلوم کا فائدہ مدِ نظر ہے، بلکہ ظلم کی روک تھام کے لئے بھی ایسی غیبت یا مذمت ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اس کی توضیح یوں کی گئی ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ (النسآء ۱۴۸)	خدا کسی کے ہانک پکار کے بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا۔ مگر مظلوم (ظالم کی بُرائی بیان کرسکتا ہے) اور خدا تو سب کی سنتا (اور ہر ایک کو) جانتا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ	اے ایماندارو بہت سے گمان (بد) سے بچے رہو، کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور

Marfat.com

وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الحجرات ۵)

آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔ اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اس سے (ضرور) نفرت کروگے۔ اور خدا سے ڈرو۔ بے شک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

جو نہ کرسکو وہ نہ کہو

زبانی جمع خرچ کرکے اپنی بات کی اہمیت کھونا سمجھداروں کا کام نہیں کیونکہ اس سے انسان بے اعتبار ہو جاتا ہے، اور اس کی وقعت جاتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی امید کا بندھ کر ٹوٹنا بہت سخت ہوتا ہے۔ تو کیوں نہ ہم بات سوچ سمجھ کر کہیں یا وعدہ کریں؟ ورنہ کیا فائدہ کہ وقتی جذبات سے متاثر ہوکر ہمیشہ کے لئے اپنے کو ذلیل کردیں۔ دوچار مرتبہ کے بعد تو دنیا دھوکا کھاتی نہیں ہے بلکہ خود وعدہ خلاف کی خام خیالی بڑھتی ہے۔ اور رسوائی بھی ہوتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا

اے ایماندارو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو، جو کیا نہیں کرتے؟ خدا کے نزدیک

Marfat.com

عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(الصف ۲)

یہ بڑے غضب کی بات ہے، کہ تم ایسی بات کہو، جو کرو نہیں۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (البقرۃ ۲۲)

اور جب کوئی عہد کیا تو اپنے قول کے پورے ہیں، اور فقر و فاقہ، رنج سختی اور کٹھن کے وقت ثابت قدم رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوئے ایمان میں) سچے نکلے، اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں

تکبّر نہ کرو نہ ڈینگ مارو

کبر و نخوت نے یہاں بڑے بڑوں کے سر نیچے کر دیئے ہیں۔ ہم تو ایک معمولی انسان ہیں۔ مٹی سے بنے ہیں۔ مٹی میں ملیں گے، اپنے وقت اور اپنی جان کے بھی مختار نہیں ہیں۔ تو کیا خاک اس ہستی پر غرور کریں؟ کیسے بے وقوف ہیں وہ۔ جو اپنی بضاعت بھول کر لوگوں سے گردن ٹیڑھی رکھتے ہیں، اور اپنے کو بہت کچھ سمجھتے ہیں۔ اگر آپ محتاجوں سے زیادہ خوشحال، اور بدصورتوں سے زیادہ صورت دار بھی ہیں، تو یہ سب دیا ہوا کس کا ہے؟ اُسی کا تو عطا کیا ہوا ہے، جو چشم زدن میں سب کچھ فنا بھی کر سکتا ہے۔ پھر اس مجبوری اور بے اختیاری پر تکبّر کرنا یا اکڑنا کیا؟ بہتر یہ ہے کہ ہم وہ بات ہی نہ کریں، جو ہمارے مونہہ پر الٹ کر آئے۔ سرِ نیاز جھکائے ہوئے انسانیت کی چال چلیں، جس سے بندگانِ خدا کو اذیت نہ

پہونچے اور خدا بھی خوش رہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی عقل و توفیق ہر مسلمان کو عطا کرے، کہ وہ خدا کا مطلب سمجھ لے، آمین۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ
فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ
وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ
أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيرِ ۝
(لقمٰن ۝)

اور لوگوں کے سامنے (غرور) سے اپنا مونہہ نہ پھلانا۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے اور اترانے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو، اور (دوسرے سے بولنے میں) اپنی آواز دھیمی رکھو۔ کیونکہ آوازوں میں تو سب سے بُری آواز (چیخنے کی وجہ سے) گدھوں کی ہے:۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ج
إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ كُلُّ
ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوهًا ۝
(بنی اسرآئیل ۝)

اور (دیکھو) زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو۔ کیونکہ تو (اپنے اس دھماکے کی چال سے) نہ تو زمین کو ہرگز پھاڑ ڈالے گا، اور نہ (تن کر چلنے سے) ہرگز لمبائی میں پہاڑوں کے برابر پہونچ سکے گا۔ (اے رسول) ان سب باتوں میں سے جو بات بُری ہے، وہ تمہارے پروردگار کے نزدیک

Marfat.com

ناپسند ہے:۔

سائل کو نہ جھڑکو

سائل بے چارہ، ضرورت کا مارا ہوتا ہے۔ جن لوگوں سے مانگتا ہے، اُن کو وضعی اور سخی سمجھ کر ان کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اِس پر اُس کو جھڑکنا سے نہ اجرم نہ ہوگی۔ بلکہ اپنی طرف سے زیادتی ہو جائے گی۔ اُس کے دل میں چوٹ لگے گی۔ اور اپنے اخلاقِ حسنہ پر بدنما داغ پڑے گا۔ جس سے خالق اور مخلوق دونوں رنجیدہ ہوں گے۔ اِسی مضمون کو میر انیس یوں ادا کرتے ہیں ؎

دہانِ کیسۂ زر بند رکھ پر اے مُنعم
خدا کے واسطے وا، کر جبیں کی چینوں کو

وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ (الضحیٰ ۱۰)

اور مانگنے والے کو جِھڑکی نہ دینا۔

بُری صحبت میں نہ بیٹھو

بُری صحبت کی مضرت رسانی سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ علم، تجربہ اور مُشاہدہ سب ہی اس کے شاہد ہیں کہ بُری صحبت انسان کے لئے سمِ قاتل ہے انسان کو خبر نہیں ہوتی ہے، مگر اُس کے بُرے اثرات دل و دماغ میں جذب ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔ اور یوں جذب ہوتے ہیں۔ گویا یہی بہت اچھا ہے۔ بھلا کہاں ہم آپ منع کریں شیطانی حرکتیں بھلا کب چھوڑی جاتی ہیں؟ میرا تو ایمان یہ ہے کہ بُری صحبت کا ملنا بھی قہرِ الٰہی ہے۔ ورنہ اچھا بھلا۔ عقل و نظر رکھنے والا انسان یوں کیوں بے عقل ہو جائے کہ اپنا فائدہ نقصان نہ سمجھے۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ○ (قصص ۵۵)

اور جب کسی سے کوئی بُری بات سنی تو اس سے کنارہ کش رہے اور صاف کہہ دیا کہ ہمارے واسطے ہماری کارگزاریاں ہیں اور تمھارے واسطے تمھاری کارستانیاں۔ (بس دوری سے تمھیں سلام ہے ہم جاہلوں کی صحبت کے خواہاں نہیں۔

سرگوشی بُری چیز ہے نہ کرو!

یوں بھی چار آدمیوں کے مجمع میں سرگوشی کرتے برا معلوم ہوتا ہے، نہ کہ جب بُری باتوں کی سرگوشی ہو تو اور بھی قابلِ شرم بات ہے۔ اس سے اوّل تو سامنے بیٹھا ہوا ہر شخص یہ خیال کرتا ہے کہ شاید میری بابت کچھ کہا جا رہا ہے، جو باعث بددلی و نفرت ہو سکتا ہے۔ دوسرے مجمع میں بیٹھ کر کانا پھوسی کرنا، وہ بدنما فعل ہے، جو صرف غیر مہذب انسان کر سکتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے شایان شان نہیں اسی لئے خدا منع کرتا ہے، اور تنبیہا منع کرتا ہے۔

Marfat.com

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝
(المجادلہ ۵)

دبُری باتوں کی) سرگوشی توبس ایک شیطانی کام ہے۔ (اور اس لئے کرتے ہیں) تاکہ ایمانداروں کو اس سے رنج پہونچے۔ حالانکہ بے اذنِ خدا سرگوشی انکا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئیے۔

خود را فضیحت دیگراں را نصیحت نہ کرو

بھلا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری نصیحت بغیر ہمارے عمل کے با اثر ہوئی ہو؟ کبھی نہیں! پھر کیسے ہم اُس وقت تک دوسروں کے سامنے مُنھ کھول سکتے ہیں جب تک خود اپنی اصلاح نہ کرلیں؟ ورنہ سننے والے منہ پر نہیں تو پیچھے ضرور کہیں گے کہ اپنا عیب نہیں دیکھتے دوسروں کی خامیاں بڑی جلد دیکھ لیتے ہیں۔ لیجئے صاحب کیا اچھائی کے لئے پکڑے گئے بُرائی ہیں! جی ہاں، دنیا بڑی سخت جگہ ہے! کسی کو یوں چھوڑنی نہیں ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے، کہ ہم اُس وقت تک خاموش رہیں جب تک اپنی طرف سے مطمئن نہ ہو جائیں، کہ ہاں ہم ایسے نہیں ہیں۔ اسی سعیِ لاحاصل کو خدا یوں فرماتا ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط

تم اور لوگوں سے تو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے، حالانکہ تم کتابِ خدا

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (البقرۃ ۴۳) | کو (برابر) رٹا کرتے ہو، تو تم کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے؟

خودکشی نہ کرو

کسی تکلیف یا غم وغصہ کی بنا پر جان دینے کا قصد کرنا حرام ہے۔ بات سمجھ میں بھی آتی ہے، کہ یہ جان جب کسی اور کی دی ہوئی بطور امانت ہمارے پاس ہے تو ہم اُس کو ختم کرنے کا حق کیسے رکھتے ہیں۔ ہمیں تو یقیناً اُسے بہت سنبھال کر رکھنا ہے اگر ایسا نہ کریں گے تو، اولاً خیانت ہوگی، دوسرے تکلیف سے گھبرا کر چھٹکارا حاصل کرنے کا یہ طریقہ نامردی اور بزدلی بھی ہے۔ مرد میدان وُہی ہے جو مصیبت سے گھبرا نہ جائے، بلکہ قدم جمائے ہوئے عقل و شعور سے کام کرتا رہے۔ تیسرے خودکشی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسے کوئی ہمارا نگراں و سرپرست نہیں ہے اور نہ وہ ہم پر رحم فرما کر ہماری مصیبت کو دور کرسکتا ہے۔ پھر اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ ایسا انسان اپنی بزدلی اور کم ہمتی کی مثال دنیا میں چھوڑ جاتا ہے جس کی پیروی اُسی جیسے کم عقل اور جذباتی لوگ کرسکتے ہیں۔ انھیں وجوہ سے خدا نے انسان کو اس سے روکا ہے۔ اور مردانگی کا راز یہ بتایا ہے کہ صبر و استقلال کے ساتھ کٹھن منزلیں طے کرے اور دُنیوی امتحان میں پورا اُترے۔ خوش قسمت ہے وہ۔ جوان بلندیوں کی قیمت سمجھتا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ | اور اپنا گلا آپ گھونٹ کے اپنی جان نہ

كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَالِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَالِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا ۝
(النِّسَاء ۝)

(کیونکہ) خدا تو ضرور تمھارے حال پر مہربان ہے۔ اور جو شخص جور و ظلم کے ساتھ ناحق ایسا کرے گا (خودکشی کرے گا) تو (یاد رہے کہ) ہم بہت جلد اُس کو (جہنم کی) آگ میں جھونک دیں گے، اور یہ خدا کے لئے آسان ہے۔

فساد نہ کرتے پھرو

خدا نے فساد کرنے کی بہت سختی سے ممانعت کی ہے۔ اور اس کو قتل سے بھی زیادہ اہم جرم قرار دیا ہے۔ واضح رہے کہ بڑا فساد ہو یا چھوٹا، ایک گھر میں ہو، یا ایک قبیلے یا ملک میں۔ یہ وہ ایک ہی قسم کی بُرائی۔ عورتیں ذرا اس سے زیادہ متنبہ ہو جائیں، کیونکہ اُن کو اپنے نفس کی پرورش کے لئے اس ہتھیار کی ضرورت پڑتی ہے، اور وہ بھولے بھالے یا محبت کے متوالے مَردوں کو، اپنے مدِّ مقابل کے خلاف یوں اُبھارتی ہیں کہ یا تو گھر میں ہنگامہ بپا رہے اور یا دو چار محبت کرنے والوں میں رنجش بڑھ کر نفاق کی صورت پیدا ہو جائے۔ قرآن شاہد ہے کہ جس چیز کا خدا حکم دیتا ہے (محبت کرنا) اور جس سے دنیا کا حُسن سنورتا ہے، یعنی لطفِ محبت اُس سے خلق اللہ کو محروم کرنے والے ناری ہیں۔ ظالم ہیں اور ملعون ہیں۔ بے شک خدا ایسے لوگوں پر لعنت کرتا ہے، جو دو دلوں کو ملا ہوا دیکھ کر غم کھاتے ہیں، اور اُن

Marfat.com

میں نفاق کی تدبیریں کرتے ہیں۔

کس کو نہیں معلوم ہے کہ فساد سے انسانوں کا اطمنان کھو جاتا ہے اور خوشی آدھی رہ جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے لوگوں پر۔ گھروں پر۔ قوموں پر اور ملکوں پر تباہی آتی ہے۔ ادبار چھاتا ہے اور انسانیت مٹ جاتی ہے۔ اس جرم کے مرتکب قابلِ معافی نہیں ہیں۔ اُن کا مقام ابدالاباد دوزخ ہے۔ کیونکہ۔

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔

فساد قتل سے بہت زیادہ سخت ہے۔

وَ قْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔

(البقرہ ۱۵)

اور تم اُن کو جہاں پاؤ مار ہی ڈالو۔ اور اُن لوگوں نے جہاں (مکہ) سے تم کو شہر بدر کیا ہے، تم بھی انھیں نکال باہر کرو اور فتنہ پردازی خون ریزی سے بھی بڑھ کر ہے۔

کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرو

غور کیجیے تو کسی کو اُس کی خطا سے زیادہ سزا دینا۔ یا اُس کے جائز حقوق تلف کرنا گناہ ہی نہیں ہے بلکہ مہلک بھی ہے۔ اس لئے کہ انسان اگر فطرتاً ظالم واقع ہوا ہے، تو ظلم کی گردن مروڑ ڈالنا بھی اسی کی فطرت میں داخل ہے۔ کچھ دن اگر کسی نے بربنائے کمزوری۔ یا بوجہ نیکی و شرافت، کسی کی زیادتیاں برداشت کر بھی لیں، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ وہ عمر بھر برداشت ہی کرتا رہے گا۔ جی نہیں

اِس قدر قوّتِ برداشت انسان میں کم ہی ہوتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ وہ اِس کو جائز بھی نہیں سمجھتا ہے، کہ ظلم و زیادتی کا بول بالا رکھا جائے۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ ایک دن اِس کے خلاف آواز بلند کر کے ظالم کو مِٹا دینا ہی پڑتا ہے۔

کبھی دیکھا نہیں کہ ظلم و زیادتی کسی کو راس آئی ہو، یا اُس نے پھل پایا ہو، آج نہیں تو کل ظلم کو ٹوٹنا ہی پڑتا ہے۔ اِس لئے کہ خدا کو یہ پسند نہیں ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ (البقرۃ ۱۸۹)

اور جو لوگ تم سے لڑیں تم (بھی) خدا کی راہ میں اُن سے لڑو، اور زیادتی نہ کرو (کیونکہ) خدا زیادتی کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔

اپنے لوگوں کے سِوا کسی کو رازدار نہ بناؤ

منجملہ اور باتوں کے عقلمندی کی ایک بات یہ بھی ہے کہ انسان چھوٹا سا بھی کام کرنے سے پہلے دور تک کی سوچ لے۔ ورنہ اکثر آج کی بھول چوک کا خمیازہ برسوں بعد بھی بھگتنا پڑ جاتا ہے۔ رازداری کا معاملہ ایسا ہے، کہ اس سے بہت کچھ بَن بگڑ سکتا ہے۔ مَثل ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ اگر اپنے لوگوں کے سِوا غیروں کو رازدار بنایا گیا ہے، تو کسی نہ کسی وقت جب بگڑے گی، تو وہ ضرور ہمارے خلاف ہو کر ہمارے ہی رازوں سے فائدہ اُٹھائیں گے اور ہم کو زک و ہزیمت پہونچائیں گے۔ علاوہ اِس کے دنیا کے بیشتر افراد رشک و حسد کے حامل ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ اگر ہماری اچھائی سُن لی ہے، تو اُس کی کاٹ کرنے کے لئے جوڑ توڑ کریں گے ورنہ بُرائی سے دل میں مسرور ہوں گے۔ ہمارے ایسے بیوقوف اور مخلص بندے ہمیشہ ایسے ہی حماقت آمیز اور خود کردہ نقصانات اُٹھاتے ہیں۔ کہ دوسروں کا خلوصِ قلب و نیت بھی اپنا ہی جیسا سمجھ کر اُن کو بہت جلد اپنا سمجھنے لگتے ہیں، اور حالِ دل کہہ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ یہ اُن بدنصیبوں کو نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل یہی مارِ آستین بن کر ہم کو ڈسیں گے؛ جیسا کہ آج تک تجربہ ہوتا آتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ہم دوست، دشمن پہچان کر بات کریں، اور ایسی بیوقوفی کے مرتکب نہ ہوں۔ کہ اپنے پاؤں میں آپ ہی کلہاڑی ماریں۔

خدا کا سمجھانا یہ ہے کہ مومن کی پہچان صرف یہی نہیں ہے کہ سادہ لوحی میں زندگی بسر کرتے۔ بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ دنیا اور اُس میں بسنے والوں کی بابت صحیح علم حاصل کرے، اور اپنے لئے صحت و سلامتی کے راستے منتخب کر کے اُس پر گامزن رہے۔ ورنہ یہ دُنیا باعثِ عذاب ہو جائے گی۔ اور بندہ یہ سمجھے گا کہ الٰہی کارخانے یہی ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ○ (آل عمران ۱۱۸)

اے ایماندارو اپنے (مومنین کے) سوا (غیروں کو) اپنا رازدار نہ بناؤ (کیونکہ) یہ لوگ تمہاری بربادی میں کچھ اُٹھا نہیں رکھیں گے (بلکہ) جتنا تم زیادہ تکلیف میں پڑو گے، اُتنا ہی یہ لوگ خوش ہوں گے دشمنی تو اُن کے منہ سے ٹپکی پڑتی ہے اور جو (بغض و حسد) اُن کے دلوں میں بھرا

Marfat.com

ہے۔ وہ کہیں اِس سے بڑھ کر ہے۔ ہم نے تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کر دیئے، اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

خیانت نہ کرو

خیانت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ روپے پیسے، مال اسباب کی خیانت۔ اور بات چیت، کام کاج کی خیانت۔ غرض ہر وہ چیز اور ہر وہ بات یا کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے، اگر ہم اُس کو بعینہٖ نہیں رکھتے یا نہیں انجام دیتے ہیں تو وہ خیانت ہوئی اگر کوئی پوچھے کہ اس میں ایسا نقصان کیا ہے؟ تو صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہوگا کہ غیرت دار اور صاحب عزت کے لئے یہ بڑی شرمناک بات ہے۔ باقی یوں بے حیا کے لئے تو اس سے بڑی بات بھی کچھ نہیں۔ بقول شخصے نکٹے کی ناک کٹی، سوا بالشت اور بڑھی۔ خائن کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ اُس پر اعتماد غائب ہو جاتا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ آئندہ کی زیادہ تر کامیابیاں مفقود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اِس کو اگر کوئی صاحب عقل و شعور ہے تو بہت اہمیت دے گا۔ ورنہ تو پھر جزا و سزا کام کرنے والے ہی۔ جیسا کرے گا، ویسا پائے گا۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

اور اہلِ کتاب کچھ ایسے بھی ہیں، کہ اِن کے پاس اگر روپے کی ڈھیر امانت رکھدو تو بھی اسے (جب چاہو بعینہٖ) ٹھالے

Marfat.com

لَا یُؤَدِّہٖٓ اِلَیۡکَ اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَیۡہِ
قَآئِمًا ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡا لَیۡسَ
عَلَیۡنَا فِی الۡاُمِّیّٖنَ سَبِیۡلٌ ۚ وَ
یَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ
وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ○

(آل عمران ۵)

حوالے کردیں گے. اور بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی بھی امانت رکھو، تو جب تک تم برابر ان (کے سر) پر کھڑے نہ رہو گے، تمھیں واپس نہ دیں گے. یہ (بد معاملگی) اس وجہ سے ہے کہ ان کا تو یہ قول ہے کہ (عرب کے) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم پر کوئی (الزام کی) راہ ہی نہیں. اور وہ جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں)

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَ
مٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَ اِذَا حَکَمۡتُمۡ
بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ
اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ○

(النساء ۵)

(اے ایماندارو!) خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں امانت رکھنے والے کے حوالہ کردو. اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے لگو، تو انصاف سے فیصلہ کرو. خدا تم کو اس کی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا ہے. اس میں تو شک نہیں کہ خدا سب کی سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے.

Marfat.com

خیرات دے کر احسان نہ رکھو اور دکھانے کیلئے روپیہ خرچ نہ کرو

خیرات کا مقصد فی سبیل اللہ کسی کی حاجت روائی کرنا ہے۔ اگر یہ دونوں جذبے ہمارے پاس موجود ہیں تو یقیناً تیسرے غیر متعلق شخص کو اس میں لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہم غریب کو کچھ دینے کے بعد اُس پر کسی طرح کا احسان ہی رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ جب فی سبیل اللہ دیا، اور خود اپنے دل کے تقاضے سے دیا۔ تو احسان کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی نے اِس کے خلاف خیرات دکھا کر کی یا بعد میں اس کا اعلان کر دیا۔ یا دینے والے پر احسان رکھ کر اُس کو کسی وقت طعنوں سے تکلیف پہونچا دی تو سمجھئے وہ سبب خیرات ہی کچھ اور تھا جس سے خدا اور وہ غریب دونوں مستغنی ہیں۔ یوں دے کر اپنی خیرات کو ضائع نہ کرو، خدا تم رازق ہے، بددلی سے کسی کا ہدیہ قبول نہیں کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بندوں کو اُس نے آگاہ کر دیا ہے کہ یہ نہ کرو۔

یہ بھی صاف کھلی ہوئی بات ہے، کہ خدا کا بندہ کبھی انسانوں کے رُعب میں نہیں آتا ہے۔

بندۂ خالص ہمہ وقت خدا کی حضوری میں اپنی اصلاح کرتا ہے، اور اُسی کی دُعائیں اپنے مدد کرنے والے سے مانگتا ہے۔ اس کو کیا پرواہ اس کی کہ دنیا اس کو بڑا سمجھے یا اس کی تعریف کرے، وہ تو اپنے معبود سے داد چاہتا ہے اور اُسی کی خوشنودی میں ہمہ تن منہمک ہوتا ہے۔ جہاں یہ نہیں وہاں آمیزش ہے۔ وہاں

دنیا کی پرستش کی جاتی ہے۔ اور وہاں انسانوں سے طلب جاہ و حشمت ہوتی ہے۔ اور وہیں سے اس یقین میں بھی تزلزل پیدا ہو جاتا ہے، کہ خدا۔ اور صرف خدا صاحبِ جود و سخا ہے! وہی ہم کو عطا کرتا ہے، اور وہی ہم سے لے بھی سکتا ہے، ایسے لوگ اپنے کو مومن کہیں تو اندھیر نہیں اور کیا ہے۔ خدا بچائے ایسی غلط فہمیوں سے

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝

(۲) (النساء ۳۸)

اور جو لوگ محض لوگوں کے دکھانے کے واسطے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا ہی پر ایمان رکھتے ہیں، اور نہ روزِ آخرت پر (خدا بھی ان کے ساتھ نہیں کیونکہ ان کا ساتھی تو شیطان ہے) اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى

اے ایماندارو اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے کی وجہ سے اس شخص کی طرح اکارت مت کرو، جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کے واسطے خرچ کرتا ہے۔ اور خدا اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، تو اس کی خیرات کی مثل اُس چکنے چٹان کی سی ہے جس پر کچھ خاک (پڑی ہوئی) ہو۔ پھر اُس پر

Marfat.com

شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ؁
(۱) (البقرۃ ۲۶۴)

زور شور کا (بڑے بڑے قطروں والا) مینہ برسے اور اس کو (مٹی بہا کے) چکنا چپڑا چھوڑ جائے (اسی طرح) ریاکاری اپنی اس خیرات یا اُس کے ثواب میں سے جو انھوں نے کی ہے۔ کسی چیز پر قبضہ نہ پائیں گے (نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور خدا کافروں کو ہدایت (کر کے منزلِ مقصود تک) نہیں (پہونچایا) کرتا۔

رِشوت اور سُود نہ لو

سوُد خواری اور رشوت ایسے سخت عیوب ہیں جو ایک طرف تو ارتکاب کرنے والے کو خدا سے بہت دُور کر دیتے ہیں۔ ان کے اثرات ایسے دور رس ہیں، کہ ہر طرح کی اخلاقی بُرائیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ نفس روز بروز ذلیل تر ہوتا جاتا ہے دوسری طرف یہ لوگ عوام الناس کے بدترین دشمن ہیں، اپنے فائدے کے لئے وہ بندوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں۔ نہ جانے کتنے بے گناہوں کا خون چوستے ہیں۔ غرض کچھ نہ پوچھیئے کہ سوُد خواری و رشوت ستانی انسان کو کس قعرِ مذلّت میں لا گراتی ہے۔ لطف یہ ہے کہ دوسروں کی آہ لئے ہوا، مالِ حرام، سچّی خوشی بھی تو نہیں عطا کرتا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ یہ بندۂ زر ہ

Marfat.com

آج نہیں تو کل ہاتھ ملے گا۔ کس طرح ان سود خوار اور راشیوں کو یقین دلایا جائے، کہ زندگی بہت مختصر ہے۔ اس میں تم کتنا کھا لو گے۔ جو ہوا و ہوس کی فاش حماقتوں میں پھنسکر اپنی گور انگاروں سے بھرتے ہو؟ پھر یہ بھی توفیق نہیں ہے کہ یہ مالِ ناحق تم کو اس دنیا میں بھی راس ہی آ جائے گا؟ میں نے تو آنکھوں دیکھا ہے کہ راشی اور سود خوار مسلمان بُری طرح مرے ہیں اور مِٹ کر مرے ہیں! خدا شاہد ہے کہ ان کو دیکھکر اس وقت بھی عبرت ہوتی ہے کہ آخر وقت کی سختیاں جو ان کے جگمگاتے ہوئے تعیش سے بہت ہی گراں ہیں۔ اسی طرح رشوت اور سود دینا بھی بہت سخت گناہ ہیں، اگر ہم رشوت نہ دیں تو رشوت ستانی کا دروازہ فوراً بند ہو سکتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ جو فساد کرپشن corruption، پھیلا ہوا ہے، وہ بھی بند ہو سکتا ہے۔ سود نے دنیا کو جس طرح تباہ کر رکھا ہے وہ تو آج روزِ روشن سے بھی زیادہ واضح ہے۔ اسی سود نے سرمایہ داروں کو غریبوں کا خون چوسنے کا موقع دیا۔ اور افلاس اور گرسنگی کی شدت اسی سود کی بدولت ہے

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرۃ ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جاؤ اور (نہ) مال (رشوت میں) حکام کے یہاں جھونکدو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (جو) کچھ (ہاتھ لگے) ناحق خورد بُرد کر جاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ (۲) (البقرۃ ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) کھڑے نہ ہو سکیں گے، مگر اُس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے لپٹ کے مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

بخل نہ کرو!

مرض بخل انسان کے لئے بہت ہی ہلاک کن ہے۔ یہ انسان کو ہم چشموں میں نہایت ذلیل کر دیتا ہے۔ جب کہ سخاوت سخی کے بہت سے عیوب پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ بُخل۔ بخیل کے صفاتِ حسنہ کو ہی مٹا دیتا ہے۔ گنج قارون کی طرح اس کی دولت اسے روز بروز دباتی ہی چلی جاتی ہے۔ لطف یہ کہ جس فقر و احتیاج کے خوف سے وہ اِس عیب کو اختیار کرتا ہے، زندگی بھر اسی میں مبتلا رہتا ہے بخیل، نہ خود کھاتا ہے، نہ دوسروں کو کھلا سکتا ہے۔ زندگی میں روپے کی وجہ سے نہ نیند بھر سوتا ہے اور نہ مرتے وقت اطمینان سے مرتا ہے۔ برخلاف اس کے یہ ہو تو کیا کہنا ؎

بیٹھے نہیں زمیں پہ خزانے کو گاڑ کے
موت آئی اُٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے (انیس)

تمام عمر بخیل کے پاس اِسی کا رونا رہتا ہے، کہ کوئی اپنا نہیں ہے۔ یہانتک کہ مر جائے تو حلق میں ہمدردی سے پانی ٹپکانے والا نہیں میسّر ہوتا۔ مرگیا۔ تو مستحقین

کے حقوق کا بارسر پرلے گیا، اور روپیہ ساتھ نہ گیا یہ چوٹ اوپر سے ہوئی۔ لیجیے صاحب!

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

کتنا اچھا ہوتا، اگر کچھ زادِ آخرت ہی خرید لیتے کہ خوشنودیِ رب بھی ملتی، اور اور اطمنان سے مرتے بھی۔ نیز احباب و متعلقین کچھ دن اچھی طرح سے نام بھی لیتے۔ کہ ہاں بھئی، خوب شخص تھا۔ خدا اُس کی مغفرت کرے۔

اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝۳۷

(اَلنِّسَآء ۝ ۳۷)

جو لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں۔ اور جو مال خدا نے اپنے فضل (وکرم) سے انھیں دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں اور ہم نے تو کفرانِ نعمت کرنے والوں کے واسطے سخت ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَمَاذَا عَلَیْھِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِھِمْ عَلِیْمًا ۝۳۹

(اَلنِّسَآء ۝ ۳۹)

اور اگر یہ لوگ خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے انھیں دیا ہے، اُس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے تو اُن پر کیا آفت آجاتی، اور خدا تو اُن سے خوب واقف ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے

Marfat.com

وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۱۱﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

رہتے ہیں۔ اور اُس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ سو تم اُن کو دردناک عذاب کی خوش خبری سُنا دو (اُس دن کے متعلق) جس دن وہ سونا چاندی آتشِ جہنم میں تپایا جائے گا۔ پھر اُس کے ذریعہ سے اُن کی پیشانیاں اور اُن کے پہلو اور اُن کی پشتیں داغی جائیں گی (اور اُن سے یہ کہا جائیگا) کہ یہ وُہی ہے جو تم اپنی ذات کے لئے جمع کیا کرتے تھے۔ پس جیسا تم جمع کیا کرتے تھے (ویسا ہی اب) اس کا مزّہ چکھو۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ خدا کے احکام سے مونہہ پھیرنا، اور اُن پر عمل نہ کرنا کُفر کی تحت میں آتا ہے۔ ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ جو۔ جو معبود نے کہا، وہی ہم نے کیا۔ اور وُہی کریں گے۔ کوئی مسلمان اُس وقت تک مومن نہیں ہے جب تک خدا کے ہر حکم پر عمل نہ کرتا ہو!

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۝"

Marfat.com

فضول خرچی نہ کرو

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ فضول خرچی کرنے والے طبیعتاً اعتدال سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں، نہ وہ آمدنی کا خیال رکھتے ہیں، اور نہ خرچ کا حساب لگاتے ہیں۔ یہ بھی نہیں سوچتے ہیں کہ اگر اتفاقات پیش آجائیں تو کیوں کر اپنی خودداری کا تحفظ کر سکیں گے۔ ایک غیرت دار انسان کے لئے یہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اسی طرح زندگی کے ہر شعبہ میں توازن اعتدال سے کام کرنا، ہمارا اسلامی اصول ہے جس پر عمل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض ہے:۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝
(بنی اسرائیل ۲۵)

اور قرابت داروں اور محتاج اور پردیسی کو ان کا حق دے دو اور (خبردار) فضول خرچی مت کیا کرو۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے والے یقیناً شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکری کرنے والا ہے۔

Marfat.com

خانہ کعبہ کے پاس جنگ نہ کرو۔ مگر جب کفار ابتدا کریں!

خدا کا کہنا ہے کہ کسی بد اخلاقی یا فعل ناقص کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے نہ ہونا چاہیئے۔ البتہ تحفظ ضروری ہے۔ کفار سے خواہ مخواہ جنگ و جدل کرنے کا حکم کبھی نہیں دیا گیا۔ بلکہ جب کفار برسر پیکار ہوں، تب ہی تلوار اٹھانے کا حکم ہے۔ آیات مندرجہ ذیل سے اس کی پوری توضیح ہو جاتی ہے

خانہ کعبہ کے پاس جنگ کرنے میں بھی اسی اصول کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ مسلمان خود اُس کی حرمت ضائع نہ کریں۔ بیت اللہ کا تقدس اس کا منافی ہے کہ وہاں جنگ و جدال کیا جائے۔ لیکن جب دوسرے ابتدا کریں تو پھر کیا کیا جائے، تم بھی لڑو مجبوری ہے

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٩١ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٩٢ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى

اور جب تک وہ لوگ (کفار) مسجد حرام (کعبہ) کے پاس تم سے نہ لڑیں، تم بھی اس جگہ ان سے نہ لڑو، پس اگر وہ تم سے لڑیں تو بے کھٹکے تم بھی ان کو قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ لوگ باز رہیں۔ تو بے شک خدا بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ اور اُن سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور صرف خدا ہی کا دین رہ جائے۔ پھر اگر وہ لوگ باز رہیں

Marfat.com

الظّٰلِمِیْنَ ○ ۱۹۳ (البقرۃ ○ ۱۹۰)	تو اُن پر زیادتی نہ کرو کیونکہ ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی اچھی نہیں۔

اِن لوگوں کی اطاعت نہ کرو

بات بات پر قسمیں کھانے والے۔ ذلیل اوقات عیب جو چغل خور۔ بڑے بخل کرنے والے۔ حد سے تجاوز کرنے والے گنہگار اور تند مزاج۔ لوگوں کی اطاعت کرنا بڑا گناہ ہے۔ لازم ہے کہ ایسے لوگوں سے دوری رہا جائے۔

زیادہ قسمیں کھانے کی اہمیت لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ عموماً جھوٹے، چور اور سینہ زوری لوگ قسموں کو اپنا آلۂ کار بناتے ہیں۔ ورنہ سچوں کو کیا ضرورت اِس قدر یقین دلانے کی۔ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ جس کا جی چاہے آج یقین کرے، نہیں تو کل کرے گا۔ اس لئے کہ سچ کبھی نہیں مٹتا ہے۔

دوسروں میں عیب ڈھونڈنے والے۔ ایک کی بُرائی دوسرے سے کرنے والے، اور بدمزاجی سے دوسروں کے دل دکھانے والے بھی مردود بارگاہ ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا بھی ماننا صحیح راستہ سے ہٹنا ہے۔ لہٰذا اچھے ڈھنگ سے جمیلانہ عنوان شائستہ کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ۔ باقی بخیلوں اور گنہگاروں کا ذکر تو اوپر ہو ہی چکا ہے بار بار کہنے کی کیا ضرورت ہے سہ

عقلمنداں را اشارہ کافی است

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ	(اے رسول) تم کسی ایسے شخص کے کہنے

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ (نٓ ۝)

ہیں نہ آنا جو بہت قسمیں کھاتا۔ ذلیل اور عیب جو۔ اعلیٰ درجہ کا چغلخور۔ مال کا بہت بخیل۔ حد سے بڑھنے والا گنہگار، تُندمزاج۔ اور اس کے علاوہ بدذات (حرام زادہ) بھی ہے۔

اُمُورِ دین میں لڑنے والے کفّار سے دُوستی نہ کرو

قرآن میں جہاں کفّار سے دوستی کرنے کو منع کیا گیا ہے اُس کے ساتھ یہ قید بھی لگا دی گئی ہے کہ صرف انھیں کفّار سے دوستی کرنے کی ممانعت ہے جنھوں نے اسلام کو مٹانے کے لئے مسلمانوں سے جنگ کی ہو، اور مسلمانوں کو شہر بدر کر دیا ہو۔ ورنہ اسلام نے مسلمانوں کو کفّار کے ساتھ انصاف کرنے اور اُن پر احسان کرنے کو کبھی منع نہیں کیا۔ بلکہ صاف صاف اس کو واضح کر دیا گیا۔ کہ جو کفّار دین کے معاملے میں تمھارے دشمن نہ ہوں، اور تم کو بے وطن نہ کر دینا چاہتے ہوں، اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی پوری اجازت ہے۔ بلکہ خدا کفّار کے ساتھ بھی انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ

جو لوگ تم سے (تمھارے) دین کے بارے میں نہیں لڑے بھڑے اور نہ تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا۔ اُن لوگوں کے ساتھ

Marfat.com

تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ط
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۵
اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ
قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْ
كُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا
عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ج
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۵

(ممتحنہ ۵)

احسان کرنے اور اُن کے ساتھ انصاف سے پیش آنے سے خدا تمھیں منع نہیں کرتا بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ خدا تو بس ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے کو منع کرتا ہے جنھوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمھارے نکالنے میں (اوروں کی) مدد کی اور جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے۔ وہ لوگ ظالم ہیں۔

Marfat.com

بابِ دُوم

انتظامِ ملکی، تمدّن اور سیاست

مُومن لوگ کفّار اور مُنافقین کو اپنا بہی خواہ اور سر پرست نہ بنائیں

جیسے کہ اوپر توضیح کی جا چکی ہے کہ جو کفّار مسلمانوں سے برسرِپیکار ہوں، اُن سے دوستی کرنا جائز نہیں۔ یہاں بھی قرآن نے پھر اسی کی تاکید کر دی۔ کہ دیکھو کہیں ایسا نہ کرنا کہ اپنے مومن بھائیوں کو چھوڑ کر کفّار اور منافقین کو اپنا دوست اور سرپرست بنا لو۔ اس لئے کہ یہ تو اسلام کی کھُلی ہوئی مخالفت ہو جائے گی۔ بہ الفاظِ دیگر اقرار اسلام کرنے کے بعد اپنی منافقت کا ثبوت نہ دو۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

(۱) (آلِ عمران ۲۷)

مومنین۔ مومنین کو چھوڑ کے کافروں کو اپنا سرپرست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کریگا تو اس سے خدا سے کچھ سروکار نہیں۔ مگر (اس قسم کی تدبیروں سے) کسی طرح ان (کے شر) سے بچنا چاہو تو (خیر) اور خدا تمکو اپنے ہی سے ڈراتا ہے۔ اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝ (النساء [illegible])

اے ایمان والو! مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) سرپرست نہ بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریح الزام اپنے اوپر قائم کر لو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ (المآئدہ ۵۱)

اے ایماندارو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ۔ (کیونکہ) یہ لوگ تمہارے مخالف ہیں، مگر باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور یاد رہے کہ تم میں سے جس نے ان کو اپنا سرپرست بنایا۔ پس پھر وہ بھی انھیں لوگوں میں ہو گیا بے شک خدا ظالم لوگوں کو راہِ راست پر نہیں لاتا۔

کسی کو بُرا بھلا نہ کہو نہ دوسروں کیلئے بُرے الفاظ استعمال کرو

کسی کو بُرا بھلا کہنے یا کسی کے لئے مہمل الفاظ، جیسے گالیاں ہیں مُنہ سے نکالنے سے شریف انسان اپنا بھرم کھو دیتا ہے اور سُننے والوں کی نگاہ میں سُبک نظر آتا ہے جس کو گالی دی گئی، یا جس کو بُرا کہا گیا، اُس کا مطلق ہرج نہیں ہوا، البتہ اپنی زبان "قولِ زور" یعنی مہملات کا مخرج بن گئی۔ بدتمیزی اور بے حیائی بڑھی، وہ الگ۔

علاوہ اس کے دوسرے کو بھی جسارت کا موقع ملتا ہے، یعنی اُلٹ کر وہی الفاظ اپنے لئے سُننے میں آئیں تو تعجب نہیں۔ اسی کو خدا فرماتا ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۰۹

(۱) (الانعام ۱۵)

اور یہ (مشرکین) جن کی اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں، انھیں تم بُرا نہ کہا کرو، ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے بُرا بھلا کہہ بیٹھیں گے (اور لوگ اپنی خواہش نفسانی کے) اس طرح (پابند ہوئے کہ گویا) ہم نے خود ہر گروہ کے اعمال اُن کو سنوار کر اچھے کر دکھائے، پھر انھیں تو (آخر کار) اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے۔ تب جو کچھ دنیا میں کر رہے تھے، خدا انھیں بتا دے گا۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ ۱
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ ۲
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ ۳

(۲) (المومنون ۵)

البتہ وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے) گڑگڑاتے ہیں، اور جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں۔

Marfat.com

جھوٹ نہ بولو

جھوٹ وہ سخت عیب ہے جو انسان کی تمام بد اخلاقیوں کی بنیاد کہا جا سکتا ہے اگر انسان جھوٹ بولتا ہے تو وہ دنیا کا ہر بُرا کام آسانی سے کر سکنے کا اہل ہے، غیروں اور اپنوں میں اُس کی بات کی کوئی قیمت نہیں رہ جاتی ہے۔ مہذّب افراد منہ سے نہ کہیں مگر دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ یہ شخص جھوٹا ہے، اِس کی بات کا اعتبار نہ کرو۔ برخلاف اِس کے جھوٹ بولنے والے اپنی عقلِ ناقص میں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول کر دنیا کو دھوکا دینے میں کامیاب رہے۔ حالانکہ نادان یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ دنیا اُن سے زیادہ عقل و نظر رکھتی ہے جو اُن کی رگ رگ کا جائزہ لے لیتی ہے۔ تو کیا فائدہ کہ جھوٹ بول کر بات بھی نہ بنے، اور کلنگ کا ٹیکا ادپر سے لگے۔ علاوہ اِس کے۔ اِس میں یہ بدنصیبی کیا کم ہے۔ کہ خدا جھوٹوں پر لعنت بھیجتا ہے۔ اِس سے بڑھ کر قہر اور کیا ہوگا؟

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝

(الشعراء ۲۲۲)

کیا میں تمھیں بتا دوں، کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوا کرتے ہیں؟ (لو سُنو) یہ لوگ ہر جھوٹے بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں۔

فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا

پھر جب تمھارے پاس علم (قرآن) آچکا اس کے بعد بھی گر تم سے کوئی عیسیٰ کے

Marfat.com

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ (آل عمران ۶۱)	بارے میں حجت کرے تو کہو کہ (اچھا میدان میں) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں، تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب مل کر (خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں، اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔
اِنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝	تحقیق اللہ کی لعنت جھوٹوں پر ہے۔
وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ ۳۰ (الحج)	اور لغو باتیں، گانے، جھوٹ اور شرک سے بچے رہو۔

لغو شعر گوئی نہ کرو نہ شاعروں کی پیروی کرو

لغو شعر گوئی کا بہت برا اثر انسان پر پڑتا ہے۔ اول تو یاوہ گوئی اور غیر ذمہ دارانہ باتیں کرتے کرتے شاعر کا دماغ صحیح غور و فکر کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ دوسرے عام لوگوں پر یہ شاعری زود اثر ہو کر اخلاقی خرابیوں کا باعث بن جاتی ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ ۲۲۴	اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کیا کرتے

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۝۲۲۵ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ ۝۲۲۶

(الشعراء ۲۲۳)

ہیں. کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ جنگل جنگل سرگرداں مارے پھرتے ہیں. اور یہی لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں، جو کبھی کرتے نہیں ۔

غصب نہ کرو

نادان انسانوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا ہے کہ تھوڑی زمین. جائداد یا مال کسیکا غصب کر کے کتنا اور کس قسم کا منافع ہو سکتا ہے. مانا کہ کچھ دن زندگی کے کٹ گئے یا زمین میں تھوڑا سا اضافہ ہو گیا، مگر کتنے دن کے لئے؟ ممکن ہے آج ہی دنیا اور اس کا ٹھاٹھ چھوڑ چھاڑ کے چل بسنا پڑے تو بقول شخصے ۔ ع

یاں ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستوں کا

لیجئے صاحب! دوسروں کا حق ہم نے مارا. گورا نگاروں سے ہم نے بھری اور لینے والے کوئی اور آنکلے ۔ اسی کو کہتے ہیں. ع

مالِ حرام بود بہ جائے حرام رفت

اولاد اگر ہے تو اس زمین و مال سے زیادہ. آہِ بیکساں، اُن کے لئے وبالِ جان ہوئی. خدا جانے ٹھنڈے کلیجے اطمینان سے کھانا اور رہنا بھی نصیب ہوگا، یا نہیں. تجربہ تو یہ بتاتا ہے کہ آہِ بیکساں رنگ لاتی ضرور ہے. آج نہیں تو کل سہی ۔

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرۃ ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جاؤ:۔

علم دین نہ چھپاؤ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝۱۵۹ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۰

(البقرۃ ۱۵۹)

بے شک جو لوگ (ہماری) اِن روشن دلیلوں اور ہدایتوں کو جنھیں ہم نے نازل کیا، اُس کے بعد چھپاتے ہیں جب کہ ہم کتاب میں لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر چکے، تو یہی لوگ ہیں جن پر خدا لعنت کرتا ہے (اور) لعنت کرنے والے (بھی) لعنت کرتے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے (حق چھپانے سے) توبہ کی اور (اپنی خرابی کی) اصلاح کر لی اور (جو کتاب خدا میں ہے) صاف صاف بیان کر دیا۔ پس ان کی توبہ میں قبول کرتا ہوں۔ اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہوں۔

Marfat.com

خبر کی تحقیق کئے بغیر رائے نہ قائم کرو نہ اُس پر عمل درآمد کرو

بڑی موجب ندامت اور مہلک غلطی ہوتی ہے۔ جب کوئی بلا تحقیق کئے ہوئے بات سُنتے ہی کارروائی یا قیاس آرائی شروع کر دیتا ہے۔ خدا نہ کرے ہم کانوں کے اتنے کچے ہو جائیں۔ کہ بغیر یہ دیکھے ہوئے کہ خبر دینے والا کون ہے۔ آیا اس کی خبر پر اعتماد، عقلاً صحیح ہو سکتا ہے۔ جوش میں آکر ایسا اقدام کر بیٹھیں، جو اپنے لئے یا دوسرے بیگناہوں کے لئے باعثِ تباہی ہو جائے، یا کم سے کم ہم کو اپنے اس بے جا طیش یا غصے پر نادم ہونا پڑے، جب کہ وہ ندامت بے سود ہو۔

حزم و احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ پہلے پوری چھان بین کرالی جائے، تب کوئی کارروائی شروع کی جائے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ (الحجرات ۵)	اے ایمانداروا اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو (ایسا) نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہونچادو، پھر اپنے کئے پر نادم ہو۔

ذرا سوچئے، کہ ایسا بتانیوالا جس کا ہو، اُس کو لوگ بھول جائیں؟ اور ایسے زرین صفات وتدبر کو پاؤں سے مسل دیں۔ یہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟ بارِ الٰہا توہم کو پھر سے عقل عطا کر دے تاکہ ہم اپنی بگڑی تقدیریں بنالیں۔ آمین ربّ العٰلمین۔

Marfat.com

مردوں کے پردے کے اوقات

یہ پردہ عورت مرد سب کے لئے بڑا اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں پر ہم غور یہ کرتے ہیں۔ کہ ترقی یافتہ مہذب قوموں کے تمام عمدہ اصولِ زندگی ہمارے یہاں موجود ہیں۔ مگر ہم اُن سے اس طرح نابلد و ناآشنا ہیں۔ جیسے یہ ہماری اپنی چیز ہی نہ تھی۔ ہمارے علماء اور رہنمایانِ دین شاید اس کو واہیات سمجھے۔ جب ہی تو ہم عام مسلمان اپنے اس زرّین اصولِ پردہ سے یک قلم ناآشنا ہیں۔ بلکہ خلاف اس کے "ارّا رآئے، بھرّا جائے۔ بے خبر پڑے سویا کرتے ہیں۔ جو لوگ ہم عوام سے زیادہ مہذب ہیں، اُن کے بھی جائے استراحت میں بیڑا، خدمت گار صاحبان دبے پاؤں برابر گشت لگایا کرتے ہیں۔ حالانکہ غور نہیں، صرف ذرا سا احساس پیدا کیجئے تو معلوم ہو جائے گا، کہ یہ کتنا ضروری اور قیمتی اصول ہے۔ اس کو قائم رکھنے سے ہمارا وقار قائم ہوتا ہے، اور ہماری اہمیت اور دھاک دلوں پر بیٹھتی ہے۔ آپ ہی سوچئے خلوت کے عادات و انداز آپ کے، ایک بچہ یا نوکر بھی کیوں دیکھے؟ کیا اس سے سُبک نہیں ہو جاتا ہے انسان؟ ضرور وقعت اور اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ انگریز کو دیکھئے! اُن کے پلنگ، کمروں میں یوں بھی بلا اجازت کوئی قدم نہیں رکھ سکتا تھا اور جب سوتے ہوں یا آرام کر رہے ہوں، تب بھلا کس کی مجال تھی جو اندر چلا جائے۔ مگر ہم ہیں کہ دالان، کمروں، برآمدوں اور صحنوں میں ٹانگ پھیلائے سب کے سامنے لیٹے رہتے ہیں۔ آپ یقین کیجئے کہ یہی بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں

جن کو استقلال اور پابندی سے برتنے کی وجہ سے" وہ لوگ (یعنی یورپ والے)
آج ایک وقیع شخصیت و قوم کے حامل ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ
الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ
مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ
تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ
وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ۣ
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ
عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ
بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ
بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
(النور ۵۸)

اے ایماندارو! تمھارے لونڈی غلام اور
وہ لڑکے جو ابھی بلوغ کی حد تک نہیں پہونچے
ہیں اُن کو بھی چاہیے کہ (دن رات میں)
تین مرتبہ (تمھارے پاس آنے کی) تم سے
اجازت لے لیا کریں (تب) آئیں (ایک)
نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب
تم (گرمی سے) دوپہر کو (سونے کے لئے
معمولاً) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے)
نماز عشاء کے بعد (یہ) تین (وقت)
تمھارے پردے کے ہیں. ان اوقات کے
علاوہ (بہ ضرورت یا بے ضرورت) لوگ
ایک دوسرے کے پاس چکر لگایا کرتے ہیں
یوں خدا (اپنے) احکام تم سے صاف صاف
بیان کرتا ہے، اور خدا تو بڑا واقف کار
حکیم ہے۔

ہر بات کی خواہ مخواہ لِم نہ پوچھو!

یہاں پر وہ باتیں مُراد ہیں جن کا راز رکھنا ہی خدا نے مناسب سمجھا ہے۔ مثلاً کُنہہ وجود۔ باری تعالیٰ کا عقلاً سمجھنا۔ یا طٰہٰ۔ یٰسٓ۔ نٓ وغیرہ کی جیسی آیاتِ متشابہات کی تاویل۔ خدا نے انسانی زندگی کی طرح سے انسانی عقل ودماغ کی بھی ایک حد مقرر کر دی ہے، جس سے آگے بڑھنے کی کوشش ایک جدوجہدِ بیجا ہوگی، اور تضیعِ اوقات بھی۔ اِسی کو خداوندِ عالَم یوں فرماتا ہے۔

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ ج وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ ط عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝
(اَلْمَائدہ ۵)

اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں (رسولؐ سے) نہ پوچھا کرو، کہ اگر تم کو معلوم ہو جائیں، تو تمھیں بُری معلوم ہوں۔ اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی (مگر تم کو بُرا لگے گا۔ جو سوالات تم کر چکے) خدا نے اُن سے درگذر کی، اور خدا بڑا بخشنے والا بُردبار ہے

بابِ سوم

دربیانِ اوامر

یہاں سے وہ باتیں شروع ہوتی ہیں۔ جن کے کرنے کا حکم خدا نے دیا ہے اور جو ایک حد تک فرض اور واجب کے تحت میں آتے ہیں

اگر ہم کو خداؐ کے موجود ہونے اور رسولؐ کے صادق ہونے میں یقین وافر ہو تو یقیناً احکامِ خداؐ اور نصیحتِ رسولؐ کی اہمیت اتنی زیادہ بڑھ جائے گی، کہ جاننے اور ماننے والے اُن سے منہ پھیر ہی نہ سکیں گے۔ البتہ اگر یقین ہی سالم نہیں ہے تو بڑے سے بڑا حکم بھی آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ خداؐ کسی کے سامنے بظاہر موجود نہیں ہے۔ عقل و حکمت کی باتیں اُس نے بتا دی ہیں، اس کے بعد جو جس کی سمجھ میں آئے وہ کرے۔ مگر اتنا یاد رہے کہ مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ۝ جس کو سوجھ بوجھ اور عقل و تدبّر عطا کیا۔ اُس کو گویا بہت ہی بھلائیاں مل گئیں۔

علم کی فضیلت اور اُس کو حاصل کرنیکی ترغیب

علم کی ضرورت۔ اُس کی عظمت اور علم کے مفید نتائج سے کون نہیں واقف ہے؟ کون نہیں جانتا ہے کہ حصولِ علم کے بعد انسانی عقل و دماغ میں کتنا نمایاں

فرق ہو جاتا ہے۔ علم سے بند آنکھیں کھل جاتی ہیں، اور رائے بہتر ہو جاتی ہے یہ بھی یقیناً ہر شخص کو تجربہ ہے کہ اگر صحیح علم حاصل کیا گیا ہے اور اس پر عمل بھی صحیح معنوں میں کیا گیا ہے تو زندگی کتنی بہتر بسر ہوتی ہے۔ اِسی بنا پر علم کا حاصل کرنا ہر مُسلمان مرد و عورت پر واجب کیا گیا ہے۔ علم حاصل کرنے کا مطلب محض یہ نہیں ہے کہ ہم کتابیں پڑھ کر مختلف زبانوں پر حاوی ہو جائیں۔ بلکہ خدا کے نزدیک پڑھا لکھا انسان وہ ہے، جس کی عقل و تدبیر۔ جس کے افعال و حرکات۔ اور جس کے انداز و گفتار گواہی دیں۔ کہ ہاں یہ صاحبِ علم ہے۔ دنیا اُس کے سامنے بلا ارادہ سرِ عقیدت جھکا دے۔ اور اُس کے مُنہ سے نکلی ہوئی بات اپنے دل میں تمکن پائے۔ ملاحظہ ہوں آیاتِ ربّانی:-

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ ط اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ○

(فاطر ۲۸)

اِسی طرح آدمیوں، جانوروں، اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح کی ہیں۔ اُس کے بندوں میں خدا کا خوف کرنے والے تو بس علماء ہیں۔ بے شک خدا سب سے غالب اور بخشنے والا ہے۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○

(المجادلہ ۱۱)

جو لوگ تم میں سے ایماندار ہیں اور جن کو علم عطا ہوا ہے خدا ان کے درجے بلند کرے گا اور خدا تمھارے سب کاموں سے باخبر ہے:-

Marfat.com

نماز

نماز کا حقیقی فائدہ بغیر پڑھے ہوئے معلوم کرنا مشکل ہے۔ اس لئے کہ محض سمجھ لینے سے ہم وہ صفائی روح و قلب محسوس نہیں کر سکتے ہیں جو بہ خلوص نیت نماز ادا کرنے کے بعد ہم کو نصیب ہوتا ہے۔ البتہ ظاہری فائدہ اتنا ہر شخص دیکھ لیتا ہے کہ پانچ وقت باقاعدہ نماز پڑھنے سے زندگی میں ایک نظم پیدا ہو جاتا ہے۔ نفس پر قابو آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کی سیرت درست ہو جاتی ہے۔ بے راہ روی اور نفس پرستی دور ہو جاتی ہے۔

نمازیں تو صرف پانچ وقت کی واجب رکھی گئی ہیں مگر ان کے علاوہ اور بھی نمازیں ہیں، جن کا پڑھنا اور ان کو قائم رکھنا انسب ہے۔ مثلاً نماز شب کہ جسکو گاہے گاہے پڑھ کر بھی روحانی لطف حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یا نوافل ہیں۔ لگے ہاتھوں ایک بات اور عرض کر دوں، کہ نماز کو باجماعت پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ مسلمان منظم رہیں۔ ان میں اتفاق و اتحاد قائم رہے۔ جب خدا کا نام لیکر روزانہ پانچ مرتبہ مجتمع ہونے کی عادت رہے گی۔ تو کسی وقت بھی اسلام کی حمایت کے لئے اکٹھا ہو جانا دشوار نہ ہوگا۔ اور ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی نماز بھی فرض ہے اس کی تاکید بہت زیادہ کی گئی ہے۔ اور یہ فرادی پڑھی ہی نہیں جا سکتی ہے اور مزید برآں اس میں خطبے بھی ضروری ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ ہفتہ میں کم از کم ایک بار تمام مسلمان خدا کے گھر میں یکجا ہو کر اہم اور ضروری مسائل معلوم کریں

Marfat.com

اور اخوت و یکجہتی کو فروغ دیں۔ اِس طرح ایک پنتھ دو کاج ہو جائیں گے دیکھنے والوں پر رُعب جماعت قائم رہے گا، اور ہم کو عبادت کے ساتھ ساتھ تنظیم کا موقع ملتا رہے گا۔ اس کے لئے یہ آیۃ ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(۱) (الجمعۃ ۵)

اے ایماندارو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے، تو خدا کی یاد (نماز) کی طرف دوڑ پڑو۔ اور (خرید و) فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝

(۲) (البقرۃ ۵)

اور پابندی سے نماز ادا کیا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور جو لوگ عبادت کے لئے جُھکتے ہیں، ان کے ساتھ تم بھی جُھکا کرو۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ

بے شک نماز بدکاری اور گناہ سے روکتی ہے۔

زکوٰۃ!

زکوٰۃ بھی ہم پر اُسی طرح واجب کی گئی ہے، جس طرح نماز پنجگانہ۔ پورے قرآن میں دیکھ لیجیے "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ"، کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ نماز

Marfat.com

کی طرح بار بار زکوٰۃ کے لئے بھی اصرار خداوندی ہے۔ اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ علاوہ اس نمایاں مقصد کے کہ روپیہ ایک جگہ جمع ہو کر نہ رہ جائے، اور غربا کی تکلیفیں کم ہوں۔ خود ہمارے لئے بھی خاص فائدے اس میں مضمر ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ مصیبت زدوں کی خوشی سے روحانی خوشی اور فرض کی انجام دہی کا فخر حاصل کرنا۔ اس مسرت کا لطف اُس سے پوچھئے جو اپنے معبود کی رضا کے لئے دل سے غریبوں کا ہاتھ تھامتا ہے اور خوش ہوتا ہے! اللہ ہر مسلمان کو یہی جذبہ عطا کرے تاکہ خدا کی منشا پوری ہو۔

دیکھئے، وہ کیا فرماتا ہے!

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ
السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي
الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَ
الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ

نیکی کچھ یہی تھوڑی ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ پورب یا پچھم کی طرف کر لو۔ بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو خدا اور روزِ آخرت اور فرشتوں اور (خدا کی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اس کی الفت میں اپنا مال قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پردیسیوں اور مانگنے والوں اور (لونڈی غلام) کے گلو خلاصی میں صرف کرے، اور پابندی نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب کوئی عہد کیا تو اپنے قول کے پورے ہیں

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○
(البقرۃ ۱۷۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
(البقرۃ ۲۵۴)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ م
بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ
اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ج فَاِنْ
لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ط
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○
(البقرۃ ۲۶۵)

اور فقر و فاقہ۔ رنج سختی اور کٹھن کے وقت ثابت قدم رہے۔ یہی لوگ وہ ہیں جو (دعوے ایمان میں) سچے نکلے، اور یہی لوگ، پرہیزگار ہیں۔

اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اُس دن کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو، جس میں نہ تو (خرید و) فروخت ہوگی اور نہ یاری (آشنائی) اور نہ سفارش ہی کام آئے گی) اور کفر کرنے والے ہی تو ظلم ڈھاتے ہیں۔

اور جو لوگ خدا کی خوشنودی کے لیے اپنے دلی اعتقاد سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اُن کے مثل اُس (ہرے بھرے) باغ کی سی ہے جو کسی ٹیلے یا ٹیکرے پر لگا ہوا ہو اور اس پر زور شور سے پانی برسا تو اپنے دوگنے پھل لایا۔ اور اگر اس پر بڑے دھڑتے کا پانی نہ بھی برسے تو اس کے لئے ہلکی پھوار (ہی کافی) ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کی دیکھ بھال کرتا ہے

Marfat.com

ساتھ ہی "زکوٰۃ" کیسے کرنی چاہیئے۔ یہ بھی درج ہے، ملاحظہ ہو:۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (البقرۃ ۲۶۱)

جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور پھر خرچ کرنے کے بعد کسی طرح کا احسان نہیں جتاتے ہیں۔ اور نہ (جن پر احسان کیا ہے) اُن کو ستاتے ہیں، اُن کا اجر (وثواب) اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ (آخرت میں) اُن کو کوئی خوف ہوگا، اور نہ وہ غمگین ہوں گے:۔

روزہ

روزہ بھی ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے۔ علاوہ رمضان المبارک کے روزوں کے وہ روزے بھی بقید وقت واجب ہیں، جو بطور نذر کے مانے گئے ہوں اور منّت پوری ہو چکی ہو۔ کیونکہ وہ بھی ہماری صداقت اور ایفائے وعدہ کے تحت میں آتے ہیں۔ روزوں سے نفس اور کیرکٹر کی بڑی تربیت ہوتی ہے۔ اِس لئے کہ مہینہ بھر تک مسلسل جہادِ نفس کرنے سے انسان ضرور کچھ نہ کچھ تحمّل و بُردباری کا عادی ہو جاتا ہے۔ جس سے انسانیت اور اشرف المخلوقات کے درجے تک پہونچنے کا اہل بھی بن سکتا ہے۔ اِس کے علاوہ ہر بڑے سے بڑے دولتمند کو بھی بھوکے کی بھوک پیاسے کی پیاس اور کمزوروں کی کمزوری کا اندازہ ہونا لازمی ہوتا ہے۔ صحت کے لئے بھی ایک سال تک

Marfat.com

کے لئے شاید ضمانت سی ہو جاتی ہے، مگر بیماروں اور بہت زیادہ کمزوروں کے لئے روزہ نہیں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ۱۸۳
أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى
الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِينٍ ۚ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ ۱۸۴
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ
فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا
أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ
أُخَرَ ۚ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

اے ایماندارو! روزہ رکھنا جس طرح کہ تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا، اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا، تاکہ تم (اس کی وجہ سے) بہت سے گناہوں سے بچو (وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ) گنتی کے چند روز۔ اس پر بھی (روزے کے دنوں میں) جو شخص تم میں سے بیمار ہو، یا سفر میں ہو تو اور دنوں سے (جتنے قضا ہوئے ہوں) گن کے رکھ لے اور جنھیں روزہ رکھنے کی قوت ہو (اور نہ رکھیں) تو اُن پر اس کا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اور جو شخص اپنی خوشی سے بھلائی کرے، تو یہ اُس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر تم سمجھدار ہو تو (سمجھ لو کہ فدیہ سے) روزہ رکھنا تمھارے حق میں بہرحال اچھا ہے (روزوں کا) مہینہ رمضان ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اُس میں

Marfat.com

وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
(البقرۃ ۱۸۵ ۝)

رہنمائی اور (حق و باطل کے) تمیز کی روشن نشانیاں ہیں (مسلمانو) تم میں سے جو شخص اس مہینے میں اپنی جگہ پر ہو تو اس کو چاہئے کہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں سے (روزہ کی) گنتی پوری کرے۔ خدا تمھارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمھارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا ہے (اور شمار کا حکم اس لئے دیا ہے) تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کرو۔ تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اُس نعمت پر اُس کی بڑائی کرو، اور تاکہ تم شکر گذار رہو۔

حج

ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ اسی کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔ اُس کے بعد خدا جتنی توفیق دے اُس سے فیض یاب ہو۔ یورپ کے بڑے بڑے حکمار کو حیرت ہے کہ جو بات آج اُن کی سمجھ میں آئی

Marfat.com

که تمام ممالک کی ایک متحدہ مجلس ہونا چاہیئے۔ جہاں ہر ملک کے نمائندے جمع ہو کر تبادلۂ خیالات کریں۔ آپس کی گتھیوں کو سلجھا سکیں۔ اسلام نے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اُس کا ایسا باقاعدہ انتظام کیا۔ جو آج کل کی حکومتیں باوجود اِتنی ترقی کے نہ کر سکیں۔ فریضۂ حج ہر مستطیع مسلمان پر واجب کر کے دنیا کے ہر ملک کے صاحبِ مقدرت مسلمانوں کو ایک مرکز پر ہر سال جمع ہو جانے کا حکم دے دیا۔ اِس اجتماع سے گوناگوں فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اُن کی سیاسی ضرورتیں تجارتی معاملات۔ علمی اور ثقافتی (cultural) مباحثات۔ سب ہی کے لئے بہترین موقع ملتا ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس موقع پر مسلمان ایک روحانی ریاضت کرنے کے بعد، بجائے خود غرضی اور بے ایمانی کے ایثار اور ہمدردی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ بیت اللہ کے سائے میں بیٹھ کر جب وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کوئی بھی معاہدہ کرے گا تو اُمید یہی ہے کہ ذاتی اور شخصی منفعت سے زیادہ ملّی اور دینی منفعت کو پیشِ نظر رکھے گا

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى
لِّلْعٰلَمِينَ ۝ فِيهِ اٰيٰتٌ م
بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ إِبْرٰهِيمَ ج وَ
مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط وَ
لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ

(لوگوں کی عبادت) کے واسطے جو گھر
سب سے پہلے بنایا گیا وہ تو یقیناً یہی (کعبہ)
ہے جو مکّہ میں ہے۔ بڑی برکت والا،
اور سارے جہان کے لوگوں کا رہنما۔
اُس میں بہت سی روشن نشانیاں ہیں
(منجملہ اس کے) مقام ابراہیمؑ ہے۔
اور جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امن

Marfat.com

سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝
(اٰل عمران ۹۷)

میں آگیا۔ جنھیں وہاں تک پہونچنے کی استطاعت ہے اُن پر فرض ہے کہ خدا کے لئے خانۂ کعبہ کا حج کریں۔ جس نے (باوجود قدرت کے) انکار کیا (تو یاد رکھے کہ) خدا سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ لِّیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ۚ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ۝
(الحج ۲۸)

اور لوگوں کو حج کی خبر کردو، کہ لوگ تمھارے پاس (جوق جوق) پیادہ اور ہر طرح کی دُبلی (سواریوں) پر جو راہ دور دراز طے کرکے آئے ہوں گے (چڑھ چڑھ کے) آپہونچیں گے، تاکہ اپنے (دنیا و آخرت کے) فائدوں پر فائز ہوں۔ اور خدا نے جو جانور چارپائے انھیں عطا فرمائے اُن پر (ذبح کے وقت) چند معیّن دنوں میں خدا کا نام لیں۔ تو تم لوگ (قربانی کے گوشت) خود بھی کھاؤ اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ۔

Marfat.com

جہاد

اسلام کیا ہے؟ اللہ کو "یکتا" ماننے کا پکا عقیدہ، جس کے ساتھ ساتھ اس کی راہ میں جہاد کرنے اور اس کی مخلوق پر مہربانی کرنے کا جذبۂ عمل بھی ہو۔ یہی جذبۂ عمل دین کی روح رواں ہے۔ جہاد کے عام طور پر یہ معنی سمجھے جاتے ہیں، کہ دشمنانِ اسلام سے جنگ کی جائے۔ لیکن اصل میں جہاد کا لفظ "جہد" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی "کوشش" ہیں۔ اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ دین کی بلندی اور اشاعت کے لئے ہر قسم کی جدّ و جہد، ایثار اور قربانی کی جائے۔

یوں سمجھ لیجئے کہ جہاد کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ جس میں جہادِ نفس، جہاد بالقرآن جہاد بالسیف، جہاد بالمال سبھی شامل ہیں غرض کہ سچے مسلمان کی زندگی ایک دائمی جہاد ہے اور کفار کی زد سے اسلام کو بچانے کے لئے جہاد کرنا واجب ہے۔

اگر ضرورت پڑ جائے تو ہر بالغ مردِ مسلمان پر جو ہتھیار سے مسلح بھی ہے جہاد لازم ہے۔ سوائے اُن کے جو نہتے کمزور اور بیمار ہیں۔ جہاد واجب اسی وقت ہوتا ہے، جب دینِ اسلام پر کوئی آنچ آتی ہو، یا مظلوم مسلمان تشدّد کا نشانہ بن رہے ہوں۔ بلکہ ایسے وقت میں مسلمانوں کا تلوار نہ اُٹھانا گناہِ کبیرہ ہے۔ گناہ کبیرہ اس لئے کہ اُن کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے، ورنہ ان کے ارادوں میں کمزوری نہ پائی جاتی۔ ساتھ ہی اس کے بلا ضرورت جنگ سے احتراز بھی لازم ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ | (اور مسلمانوں) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ج اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

(۱) (النسآء ۵)

کی راہ میں اور اُن کمزور بے بس مردوں اور عورتوں اور بچّوں (کو کفار کے پنجے سے چھڑانے) کے واسطے جہاد نہیں کرتے ہو جو (حالتِ مجبوری میں) خدا سے دُعائیں مانگ رہے ہیں۔ کہ اے ہمارے پالنے والے کسی طرح اِس بستی سے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں، ہمیں نکال اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا اور تو خود ہی کسی کو ہمارا مددگار بنا (پس دیکھو) ایمان والے تو خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفّار شیطان کی راہ میں لڑتے مرتے ہیں۔ پس (مسلمانو) تم شیطان کے ہواخواہوں سے لڑو۔ (اور کچھ پروا نہ کرو) کیونکہ شیطان کا داؤں بہت ہی بودا ہے:۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(۲) (البقرۃ ۳۲)

اور (مسلمانو) خدا کی راہ میں جہاد کرو! اور جان رکھو کہ خدا ضرور (سب کچھ) سُنتا جانتا ہے:۔

Marfat.com

خمسُ

"خمسُ" کسی چیز کے پانچویں حصّے کو کہتے ہیں، اور یہ حسب ذیل چیزوں میں سے نکالنے کا حکم ہے :-

(۱) مالِ غنیمت، یعنی جو مال لڑائی میں ہاتھ آئے، اُس میں سے۔

(۲) سونے، چاندی کی کان میں سے۔

(۳) دفینہ اگر کسی کو مل جائے تو اُس میں سے۔

(۴) دریا سے جو چیزیں نکالی جائیں اُس میں سے۔

(۵) پیشے یا زراعت کے نفع میں سے۔

(۶) بال بچوں کے خرچ سے جو روپیہ بچ جائے اور سال بھر رکھا رہے اُس میں سے۔

(۷) جو زمین۔ کافر ذمّی، مسلمان سے خریدے، اُس میں سے بھی لیا جائیگا۔

اِن سب چیزوں کا پانچواں حصّہ، خدا اور رسول کے لئے نکالنا، ہر مُسلمان کا فرض ہے۔ ملاحظہ ہو سورۂ انفال۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ
لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی
وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

اور جان لو کہ جو کچھ تم (مال لڑکر) لوٹو،
اُن میں کا پانچواں حصّہ مخصوص خدا
اور رسولؐ اور قرابت داروں اور یتیموں
اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے

Marfat.com

السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(انفال ۵)

اگر تم خدا پر اور اُس (غیبی امداد) پر ایمان لا چکے ہو۔ جو ہم نے اپنے (خاص) بندے (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی۔ جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں باہم گتھ گئی تھیں۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ

(تو) جو مال خدا نے اپنے رسولؐ کو ان لوگوں سے بے لڑے دلوا دیا اس میں تمہارا حق نہیں (کیونکہ) تم نے اس کے لئے کچھ دوڑ دھوپ تو کی نہیں، نہ گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے مگر خدا اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ عطا فرماتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ تو جو مال خدا نے اپنے رسول کو دیہات والوں سے بے لڑے دلوایا ہے وہ خاص خدا اور رسول اور (رسول کے) قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پردیسیوں کا ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولتمند ہیں ہر پھر کر دولت ان ہی میں نہ رہے ہاں جو تم کو رسول دیدیں وہ لے لیا کرو اور جس سے

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ
الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِ
هِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا
وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَ
الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ
مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا
يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ
شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
(سورہ حشر ۵)

منع کریں اس سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو
بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے (اس مال
میں) ان مفلس مہاجروں کا (حصہ) بھی ہے
جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے (اور الگ
کئے) گئے (اور) خدا کے فضل اور خوشنودی کے
طلبگار ہیں اور خدا کی اور اسکے رسول کی مدد
کرتے ہیں یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں اور (ان کا
بھی حصہ ہے) جو لوگ مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے)
گھر (مدینہ) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے
اور جو لوگ ہجرت کرکے اُن کے پاس آئے ان سے
محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اسکو ملا اس کی اپنے
دلوں میں کچھ غرض نہیں پاتے اور اگرچہ اپنا وپر
تنگی ہی (کیوں نہ ہو) دوسروں کو اپنے نفس پر
ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کو غرض سے بچا
لے گیا تو ایسے لوگ اپنی مرادیں پائینگے اور (ان کا بھی
حصہ ہے) جو لوگ مہاجرین کے بعد آئے اور دعا کرتے ہیں
کہ پروردگارا ہماری ان لوگوں سے جو ہم سے پہلے ایمان
لاچکے مغفرت کر اور مومنین کیطرف سے ہمارے
دلوں میں کسیطرح کا کینہ نہ آنے دے پروردگارا

Marfat.com

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (الحشر)

بے شک تو نہایت شفیق اور رحیم ہے۔

محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیم پر شفقت کرو

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝
وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝
وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝

(الفجر)

ہرگز نہیں۔ بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر داری کرتے ہو اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو اور میراث کے مال (حلال و حرام) کو سمیٹ کر چکھ جاتے ہو۔ اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ
رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ
ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا
مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مِسْكِينًا ذَا
مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ أُو
لَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝

(۲) (البلد)

اور تم کیا سمجھے گھاٹی کیا ہے؟ کسی گردن کا غلامی یا قرض سے چھڑانا یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا محتاج کو کھانا کھلانا۔ پھر تو ان لوگوں میں شامل ہو جاتا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور ترس کھانے کی وصیت کرتے رہے۔ یہی لوگ خوش نصیب ہیں۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ (الضحیٰ ۵)

تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا، اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔

علاوہ اس کے محتاجوں، غریبوں اور یتیموں سے سلوک کرنے کی ترغیب مختلف طریقوں سے بہت جگہ دی گئی ہے۔ جس سے ہر صاحب دل واقف ہے۔

قربانی

قربانی ماہ ذی الحجہ کی ۱۰۔۱۱۔۱۲ تاریخ کو رکھی گئی ہے۔ اور یہ مہینہ حج کے لئے بھی مقرر ہے۔ قربانی کرنا ہر مسلمان کے لئے سنتِ موکدہ ہے اور ہر حاجی پر فرض ہے، یہ دوسری بات ہے کہ جس کی جتنی حیثیت ہو۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ق فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ۳۶ (الحج ۳۵)

اور قربانی کے موٹے تازے اونٹ بھی ہم نے تمہارے واسطے خدا کی نشانیوں میں قرار دیا ہے۔ اس میں تمہاری بہت سی بھلائیاں ہیں۔ پھر ان کا تانتا کا تانتا باندھ کر ذبح کرو اور اُس وقت) اُن پر خدا کا نام لو۔ پھر جب اُن کے دست و بازو کٹ کر) گر پڑیں تو ان میں سے تم خود بھی کھاؤ اور قناعت پیشہ فقیروں اور مانگنے والے

Marfat.com

محتاجوں (دونوں) کو بھی کھلاؤ۔ ہم نے یوں ان جانوروں کو تمہارا تابع کر دیا تاکہ تم شکرگذار ہو۔

صید و ذباحت

شکار اور ذبیحہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو حلال ہے۔ اور اگر کوئی شکاری جانور خدا کا نام لے کر چھوڑ اگیا ہو اور وہ شکار کرے تو وہ بھی حلال ہے۔ البتہ حالتِ احرام میں صرف دریائی شکار جائز ہے۔ باقی خشکی کا شکار حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور مُردہ جانور۔ خون۔ سور کا گوشت۔ گردن مروڑا ہوا جانور بھی حرام ہیں۔ مگر اُس وقت جب مجبوری آن پڑے یعنی جب جان بچانے کے لیے سوا اس کے کوئی چارہ نہ ہو اور وہ حد سے گزرنے والا سرکش بھی نہ ہو۔ تب کھا سکتا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ

(لوگو) مرا ہوا جانور اور خون اور سور کا گوشت اور جس (جانور) پر (ذبح کے وقت) خدا کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے۔ اور گردن مروڑا ہوا، اور چوٹ کھا کر مرا ہوا اور جو (کنویں وغیرہ میں) گر کر مر جائے اور جو سینگ سے مار ڈالا گیا ہو۔ اور جس کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو مگر جسے (تم

فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ
اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ
مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِ
ثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(المائدة ۵)

مرنے کے قابل) ذبح کر لو اور جو (جانور) بتوں (کے تھان) پر (چڑھا کر) ذبح کیا جائے اور جسے تم (پانسے) کے تیروں سے باہم حصہ بانٹو (غرض یہ سب چیزیں) تم پر حرام کی گئیں۔ یہ گناہ کی بات ہے (مسلمانوں) اب تو کفار تمھارے دین سے (پھر جانے سے) مایوس ہو گئے تو تم ان سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔ پس جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے اور گناہ کی طرف مائل بھی نہ ہو (اور کوئی چیز کھالے) تو خدا بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

والدین، ہمسایہ، احباب، قرابت دار وغیرہ کے ساتھ نیکی اور سلوک کرو

اسلام کے تمام احکام فطرت کے مطابق ہیں۔ یہاں بھی اصول فطرت کو مدِ نظر

Marfat.com

رکھتے ہوئے اس کی تاکید کی گئی ہے کہ نیکی اور اچھے سلوک کے سب سے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں، جو تم سے قریب تر ہوں۔ اس میں سب سے پہلا درجہ والدین کا ہے۔ چونکہ ان سے زیادہ قریب تر تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ پھر ان کے احسانات بھی لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی (بے شمار بے حساب) ہوتے ہیں۔ لہٰذا انسانیت اور شرافت کا تقاضہ ہے کہ محسن کے ساتھ بُرا برتاؤ نہ کیا جائے۔ صرف اصولِ مذہب تو ایسی چیز ہیں کہ ان میں والدین کے غلط اعتقادات کی پیروی نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے کہ یہاں تو ان سے بڑے محسن بلکہ اُن کے بھی محسن کا مقابلہ پڑ جاتا ہے۔ باقی اور باتوں میں اپنے نفس کو دبانا ہے اصولِ تہذیب کے ماتحت ہم اکثر و بیشتر اپنی خواہشاتِ نفس کو دبایا کرتے ہیں تو پھر والدین کا اتنا لحاظ کیوں نہ کیا جائے۔

والدین کے بعد ذوی القربیٰ (قرابت داروں) کا حق ہے۔ اُن سے بھی تو ہمارا خون ملا ہوا ہے۔ صلۂ رحم کے خلاف ہے کہ ہم ان کے ساتھ بدسلوکی کریں۔ پھر ہمسائے بھی قابلِ لحاظ ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جب ہم اپنے قریب کے لوگوں کو خوش رکھ سکیں۔ اور اُن کے ساتھ ہمارا برتاؤ بہترین ہو۔ اسی وقت ہم اس کی امید بھی کر سکتے ہیں کہ ہمارے حسنِ خلق کا اثر دور والوں پر بھی پڑے گا۔ ورنہ جو قریب والوں کو فیضیاب نہ کر سکا، دوسروں کو اس سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ یہ بھی تو کہا گیا ہے کہ کسی شخص کے اچھے یا بُرے ہونے کی تصدیق پڑوسیوں کے خیالات سے ہوتی ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ

اور تمہارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ سے نیکی کرنا۔ اگر ان میں

Marfat.com

اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ
لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ
لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝٢٣ وَاخْفِضْ
لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ
صَغِيْرًا ۝

(۱) (بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ۝٢٢)

سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے
کو پہونچیں (اور کسی بات پر خفا ہوں)
تو (خبردار ان کے جواب میں) اُف (تک)
نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور (جو کچھ کہنا
سُننا ہو تو) بہت ادب سے کہا کرو اور ان کے
سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے
رکھو اور (ان کے حق میں) دعا کرو کہ اے
میرے پالنے والے جسطرح ان دونوں نے
میرے چھٹپنے میں میری پرورش کی ہے اسی طرح
تو بھی ان پر رحم فرما۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝٢٦

(بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ۝٢٥)

اور قرابت داروں اور محتاج اور پردیسی کو
ان کا حق دیدو اور (خبردار) فضول خرچی
مت کیا کرو۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ
لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ
اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٣٨

(الروم ۝٣٠)

تو (اے رسول) قرابت دار کا حق دیدو اور
محتاج و پردیسی کا (بھی) جو لوگ خدا کی خوشنودی
کے خواہاں ہیں۔ ان کے حق میں سب سے بہتر ہے
اور ایسے ہی لوگ آخرت میں اپنی دلی مرادیں
پائیں گے۔

Marfat.com

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حُسْنًا ۚ وَإِنْ جَاهَدٰكَ
لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ
(العنکبوت ۵)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور (یہ بھی کہ) اگر تجھے تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کریں کہ ایسی چیز کو میرا شریک بنا (جس کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو ان کا کہا نہ ماننا ۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ
حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ
وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيْكَ ۭ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ
(لقمٰن ۱۳)

اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں نے دکھ پر دکھ سہہ کے پیٹ میں رکھا (اس کے علاوہ) دو برس میں (جا کے اس کی دودھ بڑھائی کی (اپنے اور) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ میرا بھی شکریہ ادا کر اور اپنے والدین کا بھی اور (آخر سب کو) میری طرف لوٹ کر جانا ہے ۔

نوٹ :- اتنا تو میں نے بھی دیکھا ہے کہ ماں باپ سے بدسلوکی اور بدتمیزی کرنے والے مشکل ہی سے خوش رہتے ہیں ۔

فکرِ معقول

فکرِ معقول کرو۔ سے مطلب ہے کہ دنیا اور اس کے حالات نیز اسباب ونتائج کو دیکھتے بھالتے ہوئے زندگی بسر کرنے کے لئے وہ صحیح اور سنجیدہ یعنی جنچے ہوئے راستے اختیار کرو، جن میں پچھتانے اور زک اٹھانے کے مواقع کم پیش آئیں۔ عمدہ علم حاصل کرو، تاکہ نظامِ فطرت سے خدا کو پہچانو، اور رازہائے سربستہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنی اور دنیا کی چند روزہ صحبت پر غور کر کے وہ قدم بڑھاؤ جس میں سلامتی ہی ہو۔ دُنیا والوں میں یوں رہو جیسے کانٹوں میں پھول ہوتا ہے کہ انھیں میں رہتے ہوئے ان کی برائیوں سے اثر پذیر نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہیں بھرپور کھلتا بھی ہے اور مہکتا بھی۔ اسی طرح ہم کو بھی چاہیے کہ بُروں کی بُرائیوں سے بچتے ہوئے اپنا کام کرتے رہیں۔

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۱۹۰ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج

اِس میں تو شک ہی نہیں کہ آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے پھیر بدل میں عقلمندوں کے لئے (قدرتِ خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے (غرض ہر حال میں) خدا کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں غور و فکر کرتے ہیں اور

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۱۹۱
(آل عمران ۵ ۱۹۹)

(ربیا خستہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا تو نے اس کو بیکار پیدا نہیں کیا۔ تو (فعلِ عبث سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ پس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا:-

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ط وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ٥ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ٥
(الانعام ۵ ۳۳)

اور یہ دنیا کی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں۔ اور بہ تو ظاہر ہو کہ آخرت کا گھر (بہشت) پرہیزگاروں کے لئے اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

جب کہو تو درست بات کہو

پہلا نمایاں فائدہ تو اس صفت سے یہی ہوتا ہے کہ ہماری ساکھ دلوں پر قائم ہو جاتی ہے اور ہماری بات ایک قیمت رکھتی ہے، جو کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔ خدا نے ہم کو جتنی باتیں کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا ہے، اس میں سولہ آنے فائدہ ہمارا ہی مضمر ہے ورنہ اس کا کوئی نفع یا نقصان نہیں ہے۔ اس لئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ بات کو غور سے سمجھ لیا جائے اور وہی کیا جائے جو بہتر ہو۔

زیادہ تر دیکھا گیا ہے کہ ذی اختیار اور با اثر حضرات انصاف و حق شناسی کو پس پشت

ڈال کر صرف اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کی خاطر جانب دارانہ بات کہتے اور کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ واقعی حق دار کے حق کا خون ہو جاتا ہے۔ اور ہٹ دھرمی کے رویّے سے برائی کو عروج ہوتا ہے ایسا شخص جو حق تلفی اور جانب داری کر کے انصاف کا گلا گھونٹتا ہے، زیادہ دیر برداشت نہیں کیا جاتا ہے۔ آخر ایک وقت وہ آتا ہے، جب لوگ بالاعلان اس کو برا بھلا کہہ کر اس کے اختیارات ختم کر دیتے ہیں۔ اُس کا اقتدار مٹا دیتے ہیں۔ جو مرتے دم تک اُس کی ذلت کے لئے کافی ہوتا ہے، ساتھ ہی عقبیٰ بھی۔ جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا، خراب ہوتی ہے۔

تو کیوں نہ ہم اپنے معبود کی عقل و حکمت پر پورا پورا یقین رکھ کر اُسی کو گرانقدر سمجھیں جو اُس نے ہم سے فرمایا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اسی طرح حق و انصاف کے ترازو پر تُلی ہوئی کہیں۔ جیسے اُس نے حکم دیا ہے "دوست ہوں یا عزیز ہوں، اولاد ہوں یا ہم خود ہی ہوں، خدا اور اپنی عاقبت سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے"
اور پھر سچ پوچھیے تو سچی قدر و منزلت تو دنیا بھی اُسی کی کرتی ہے، جو ہمہ وقت صحتِ نفس و کلام کا خیال رکھتے ہوئے پابندِ عمل رہتا ہے! پھر آپ کو "خُذْ مَاصَفَا وَدَعْ مَاکَدِر" میں کیا باک ہے؟ کہیئے وہی جو سچ ہے۔ جو درست ہے اور جو حق ہے پھر دیکھیئے دونوں جہاں آپ کے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ	اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو، اور (جب کہو تو) درست بات کہا کرو تو خدا تمہاری کارگذاریوں کو درست کر دے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جس شخص

Marfat.com

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِیْمًا ۝
(۱) (الاحزاب ۝۷۱)
وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ
ذَا قُرْبٰی ج وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ط
ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ
تَذَکَّرُوْنَ ۝۱۵۲ وَاَنَّ هٰذَا
صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ
بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ط ذٰلِکُمْ
وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝۱۵۳
(۲) (الانعام ۝۱۵۲)

نے خدا اور اُس کے رسول کی اطاعت
کی وہ تو اپنی مُراد کو خوب اچھی طرح
پہونچے گا:۔
اور چاہے کچھ ہو مگر (جب بات کہو تو
انصاف سے اگرچہ وہ (جس کے تم خلاف
کہو) تمہارا عزیز ہی (کیوں نہ) ہو اور خدا
کے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ یہ وہ باتیں
ہیں۔ جن کا خدا نے تمھیں حکم دیا ہے تاکہ
تم عبرت حاصل کرو۔ اور یہ سمجھو کہ یہ
میرا سیدھا راستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ
اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ
تم کو خدا کے راستے سے (بھٹکا کر) تتر بتر
کر دیں گے۔ یہ وہ باتیں ہیں۔ جنکا تمھیں
خدا نے حکم دیا ہے۔ تاکہ تم پرہیزگار بنو!

Marfat.com

آپس میں اتفاق و صلح قائم رکھو

آپس میں صلح و محبت قائم رکھ کر مضبوط اور منظم رہنے کا فائدہ اظہر من الشمس ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ایک گھر میں ایک خاندان میں، ایک گروہ میں، ایک قوم میں۔ جہاں بھی پھوٹ پڑی اور افراد منتشر ہوئے۔ تباہی آئی۔ اور ایسی تباہی جس کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلام آج، بن کر جو بگڑا نظر آتا ہے، وہ محض آپس میں پھوٹ پڑ جانے کا نتیجہ ہے۔ ذاتی اغراض۔ دنیاوی حرص و آز، اور سخت جہالت نے اللہ اور رسول کے تاکیدی احکام پر پانی پھیر دیا، اور آخر کار اسلام کے ستر ٹکڑے ہو کر رہ گئے۔ جو ہماری مذلت کا باعث ہوا۔

کاش اب بھی مسلمانوں کی آنکھیں کھل جاتیں اور وہ اپنے مفسد جذبات کو دبا کر ایک خالص اسلامی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر سب گلے لگ جاتے اور آئندہ کبھی فرقہ بندی کا نام نہ لیتے۔ گذشتہ اور موجودہ لوگوں کے وہ اعلیٰ دماغ اور وہ قیمتی اور مختصر اوقات جو آج تک فرقہ وارانہ اور لاحاصل بحث و مباحثے میں صرف ہوتے رہے ہیں اگر اصلاحی اور مفید کام میں صرف ہوتے تو کارِ خیر ہوتا اور مسلمان نہ جانے کہاں سے کہاں پہونچ جاتے۔

اب بھی کچھ نہیں گیا ہے۔ اگر آنکھیں کھلیں تو قرآن مجید ہم میں موجود ہے صرف نفس امارہ کو الگ کر کے پڑھنے کی ضرورت ہے۔

علاوہ اس صلح و اتفاق کے۔ اسی جگہ پر تیسری آیۃ میں خدا نے میاں

Marfat.com

مبنی ہیں بھی صلح و محبت قائم رکھنے کی بڑی ترغیب و تاکید کی ہے۔ اور فائدہ تو خیر اس سے کچھ ہو یا نہ ہو مگر اصل مقصد خدا کا اس میل جول سے بچوں کی عمدہ پرورش ہوتا ہے۔ اگر میاں بیوی آپس میں حسنِ سلوک اور محبت سے بسر کرتے ہیں تو یقیناً گھر کے تمام کام دونوں کے مشورے اور ایک رائے سے ہوں گے۔ بچوں کو ہر موقع پر دونوں کی محبت۔ دونوں کی تنبیہ اور دونوں کی نگرانی یکساں ملتی رہے گی اس سے گھر کی فضا خوشگوار رہے گی۔ بچوں کے اخلاق پسندیدہ ہوں گے۔ اور ماں باپ کی پُرخلوص اور نرم بات چیت سن کر مزاج بھی ان کے عمدہ ہوں گے جس سے زندگی کی ہزاروں بھلائیاں ان کو نصیب ہو سکیں گی۔

اس سے کس کو انکار ہے کہ بچے زیادہ تر وہی حاصل کرتے ہیں جو گھر میں دیکھتے ہیں اور ویسا ہی اپنا کیرکٹر بناتے ہیں۔ جیسا مثالاً ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر پروردگارِ عالم ہم کو یہ حکم دے کہ بچوں کی خاطر، آئندہ قوم و نسل کی خاطر۔ میری خاطر۔ اور خود اپنی بہترین زندگی کی خاطر آپس میں حسنِ سلوک اور محبت و نرمی سے پیش آتے رہو تو کیا بیجا ہے؟ زندگی نام اسی کا ہے کہ نفس اور بیجا خواہشات کو دبا کر صحیح اور عمدہ باتوں پر عمل کیا جائے۔ ورنہ دنیا دوزخ سے بدتر ہے۔ اور ہم شیطان سے کسی طرح کم نہیں۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ

اور تم دیکھیں اُن لوگوں کے لیے نہ ہو جانا۔ جو آپس میں پھوٹ ڈال کر بیٹھ رہے اور روشن دلیلیں آنے کے بعد بھی ایک منہ ایک زبان نہ رہے اور ایسے ہی لوگوں

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ
وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَ
اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ
فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ط هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(۱) (اٰل عمران ۝)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا
تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(۲) (الانفال ۝)

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا
نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ط
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَاُحْضِرَتِ

کے واسطے بڑا (بھاری) عذاب ہے (اس دن
سے ڈرو) جس دن کچھ (لوگوں کے) چہرے
تو سفید نورانی ہوں گے اور کچھ (لوگوں کے)
چہرے سیاہ۔ پس جن لوگوں کے منہ میں
کالکھ ہوگی (ان سے کہا جائے گا ہاں؟)
تم تو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے
اچھا تو (لو اب) اپنے کفر کی سزا میں عذاب
(کے مزے) چکھو۔ اور جن کے چہرے پر نور
برستا ہوگا! وہ تو خدا کی رحمت (بہشت)
میں ہوں گے اور اس میں صدا ہی رہیں گے۔
اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو
اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم ہمت
ہار دو گے، اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔
اور (جنگ کی تکلیف کو) جھیل جاؤ (کیونکہ)
خدا تو یقیناً صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔
اور اگر عورت اپنے شوہر کی زیادتی اور بے توجہی
سے (طلاق کا) خوف رکھتی ہو، تو میاں
بی بی کے باہم کسی طرح ملاپ کر لینے میں دونوں
(میں سے کسی) پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ اور

Marfat.com

الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۰ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۰

(النِّسَاء ۱۲۸)

صلح تو (بہر حال) بہتر ہے۔ اور بخل سے تو قریب قریب ہر طبیعت ہم پہلو ہے اور اگر تم نیکی کرو اور خیانت سے بچے رہو تو خدا تمہارے ہر کام سے خبردار ہے (وہی تم کو اجر دے گا۔

ایک دوسرے کی رعایت کرو!

رعایت کرنے کا مطلب ہے ایک دوسرے کی ضرورتوں کو سمجھتے ہوئے آپس میں سلوک کرنا۔ مثلاً ہمارے کسی جاننے والے کو ہمارے کسی برتن۔ کپڑے۔ زیور یا چیز کی ضرورت پڑ جائے اور وہ ہم سے مانگے تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کو رعایتاً دیدیں کہ کام نکال کر واپس کر دے۔ ورنہ اتنی بھی نیکی اگر ہم نہ کر سکے تو ہمارا ایمان اور ہماری نمازیں گویا دل سے نہیں ہیں۔ بلکہ دکھاوے اور دنیا کے ڈر سے ہے۔ ملاحظہ ہو سورۂ ماعون۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۰ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۰ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۰ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۰

(الماعون ۷)

تو ان نمازوں کی تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ جو دکھانے کے واسطے کرتے ہیں۔ اور روزمرہ کی معمولی چیزیں بھی عاریتاً نہیں دیتے۔

عہد و اقرار کی پابندی کرو

یہ بھی انسانی کیرکٹر کی ایک بہت بلند صفت ہے۔ جو انسان کی انسانیت میں چار چاند لگا کر اس کو قابلِ اعتبار اور باوقار بنا دیتی ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں اس صفت کی ضرورت پڑتی ہے۔ یعنی گھر کے اندر کے لوگوں سے لے کر خدا کے حضور تک۔ اور بے شک مرد ہے وہ، جو اس صفت کا حامل ہے۔ نیز عورتیں بھی اس صفت کو حاصل کرنے کی ذمہ دار ہیں۔ تحکّم معبود کی شان ملاحظہ ہو، کس ڈھب سے فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ (المائدہ)

اے ایماندارو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (الانعام ۱۵۲)

اور چاہے کچھ ہو مگر (جب بات کہو تو انصاف سے اگرچہ وہ (جس کے تم خلاف کہو) تمھارا عزیز ہی (کیوں نہ) ہو۔ اور خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو یہ وہ باتیں جن کا خدا نے تمھیں حکم دیا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

Marfat.com

آپس میں مشورہ کرکے کام کرو

مشورے کا پہلا اور نمایاں فائدہ تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ایک سے دو، اور دو سے چار دماغوں کے مختلف پہلوؤں کو یکجا ہو کر صحت رائے کے قریب تر پہونچنے کا موقع ملتا ہے۔ مگر دوسرا چھپا ہوا لازمی فائدہ جو مشورے سے ہوتا ہے، وہ آپس میں یکجہتی، خلوص اور یگانگت کا پیدا ہونا اور ان کی ترقی ہے۔ جو بڑی نعمت ہے۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۔

(الشوریٰ ۵)

اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ان کے کل کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور (وہ ایسے ہیں کہ) جب ان پر (کسی قسم کی) زیادتی ہوتی ہے تو بس واجب بدلہ لے لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے۔ اس پر بھی جو شخص معاف کردے اور معاملہ کی اصلاح کردے تو اس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے بیشک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

توکّل علیٰ اللہ کرو!

توکّل کے معنی ہیں ہر مخلوق کی طرف سے کلیتہً منہ پھیر کر صرف خدا سے اپنے فائدے اور نقصان کی امید رکھنا۔ اور اُس کے ہر عطیّہ پر بکلّی مطمئن رہنا۔ چاہے وہ دُکھ ہو یا سُکھ۔ اکثر توکّل علی اللہ کے معنے لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہو۔ خدا خود ہی سب کام بنا دے گا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ہاتھ پاؤں چلانا، عقل و دماغ صرف کرنا۔ علم و قوت حاصل کر کے فکرِ فردا کرنا، اور اپنی ہر طرح کی حفاظت اور بقا کے ذرائع کا اچھی طرح مہیّا کرنا، یہ سب ہمارے فرائض ہیں۔ پھر ایمانداری سے پوری کوشش کے بعد جو پھل ہم کو ملے اس کو رضائے معبود سمجھ کر مطمئن رہنا توکّل علی اللہ ہے۔

اِس سے ہم کو فائدہ کتنا پہونچتا ہے، یہ وہی صاحبانِ عقل جانتے ہیں جو اس دولت سے مالا مال ہیں ہزاروں غم و رنج جو دوسروں کو پہاڑ دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کو آتی جاتی چھاؤں معلوم ہوتے ہیں۔ توکّل کرنے والے مصیبت کے تھپیڑوں میں بھی قدم استوار دل مطمئن رکھتے ہیں اور نگاہیں اُن کی بہر حال لَا تَقْنَطُوْا مِنْ الرَّحْمَتِ اللہ کے سکون بخش ساحل پر جمی رہتی ہیں۔

یاد کیجئے! انبیائے اسلف اور خود ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کیا کچھ نہیں گذر گئی، مگر ایک اللہ اور اس کی رحمت تھی، جس کے سہارے پر سب کچھ جھیل لیا اور رسالت کا کام پورا کر ڈالا۔

Marfat.com

ایک حدیث[1] میں ہے۔ کہ حضرت رسول نے جبرئیل سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے؟ جبرئیل نے عرض کی کہ اس بات کا یقین کرنا کہ مخلوق نہ ضرر پہونچا سکتی ہے نہ نفع، نہ کچھ دے سکتی ہے نہ روک سکتی ہے، اور تمام مخلوقات سے مایوس ہو جانا۔ جب کوئی اس حد تک پہونچ جائے گا تو خدا کے سوا نہ کسی سے امید رکھے گا نہ ڈریگا اور نہ طمع رکھے گا۔

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ (التوبۃ ○)

(اے رسول) تم کہہ دو، کہ ہم پر ہرگز نہ کوئی مصیبت نہیں پڑ سکتی۔ مگر وہی جو خدا نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے وہی ہمارا مالک ہے اور ایمانداروں کو چاہئے بھی کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ○ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ○ (المزمل ○)

تو تم اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو کارساز بناؤ۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (الطلاق)

اور جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو اس کے لئے وہی اللہ کافی ہے۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا

اور اگر خدا تم کو کسی قسم کی تکلیف پہونچائے

[1] بحوالہ مولانا فرمان علی صاحب۔

Marfat.com

كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الانعام ۝)	تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنیوالا نہیں ہے اور اگر تمھیں کچھ فائدہ پہونچائے تو بھی (کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

گواہی دو اور سچی گواہی دو!

فرض کیجئے دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہے۔ ایک ان میں کا حق کے خلاف بے ایمانی کر رہا ہے، اور دوسرے کا حق مارا جاتا ہے اور ظلم ہو رہا ہے۔ تیسرے کسی شخص کو صحیح واقعات سے واقفیت ہے اور وہ اس خیال سے کہ ہم دوسروں کے جھگڑوں میں پڑ کر کسی کے بُرے کیوں بنیں یا زحمت کیوں اُٹھائیں۔ دامن بچائے خاموش بیٹھا رہتا ہے، تو اس سے علاوہ اس کے کہ مظلوم پر ظلم کے مواقع بڑھ گئے۔ حق پر پردہ بھی پڑا اور خود دانندہ واقعات کی خود غرضی کو تنومندی ملی۔ اگر زیادہ تر اشخاص یہ تہیہ کرلیں کہ موقع پڑ جائے تو ہم باطل کے خلاف آواز اٹھائیں گے اور صداقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے، تو میرے خیال میں مجرموں کی تعدادیوں دلیرانہ ترقی نہ کرے۔

اور اب تو انگریزوں کی غلط تقلید میں خود غرضی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ آنکھوں کے سامنے ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتی ہوتے دیکھتے ہیں مگر اٹھتے نہیں ہیں، کہ کون بیچ میں پڑے۔ حالانکہ ناسمجھ یہ نہیں جانتے ہیں کہ انگریز اپنی قوم میں اور اپنے ملک میں کبھی یہ نہیں کرتا ہے کہ دوسروں کی مدد کرنے یا بالاعلان صحیح بات کہنے سے دامن

Marfat.com

بچا جائے اور غلط مثال قائم کرے۔ یہ تو وہی بد نصیب قوم کر سکتی ہے جو انسانیت کا سبق بھلا کر تنزل و ادبار کے راستہ پر گامزن ہو چکی ہو۔ اللہ ہماری مدد کرے۔
آیئے اپنے اللہ کی دیرینہ عنایتیں پھر دہرائیں اور دیکھیں وہ کیا فرماتا ہے؟

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۚ وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ ۱۳۵

(النساء ۝ ۱۳۵)

اے ایمان والو مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی دو۔ اگرچہ (یہ گواہی) خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ یا قرابت داروں کے مضر (ہی کیوں نہ ہو۔ خواہ مال دار ہو یا محتاج (کیونکہ) خدا تو (تمہارے بہ نسبت) ان پر زیادہ مہربان ہے تم تو (حق سے) کترانے میں خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو۔ اور اگر گھما پھرا کے گواہی دو گے یا بالکل انکار کرو گے تو (یاد رہے جیسی کرنی ویسی بھرنی کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ

اے ایماندارو! خدا (کی خوشنودی) کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لئے تیار رہو اور تمہیں کسی قبیلے کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ناانصافی کرنے لگو۔ (خبردار بلکہ) تم (ہر حال میں) انصاف کرو یہی

اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (اَلْمَائِدَۃ ۵)

پرہیزگاری سے بہت قریب ہے۔ اور خدا سے ڈرو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو (اچھا یا بُرا) خدا اُسے ضرور جانتا ہے۔

ناپ تول صحیح رکھو

منجملہ اور باتوں کے صحیح ناپ تول کی بھی خدا نے بہت تاکید کی ہے اور اس کو انسانی اخلاق کا بڑا جزو قرار دیا ہے۔ ایک نہیں آٹھ مرتبہ قرآن مجید میں اس حکم کی تکرار ہے۔ اس سے پتہ یہ چلتا ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی کسی کو دھوکا دینا بڑی اہم بُرائی ہے۔

فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَ ھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (الاعراف ۸۵)

تو ناپ اور تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو اُنکی (خریدی ہوئی) چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین پر اس کی اصلاح اور درستی کے بعد فساد نہ کرتے پھرو۔ اگر تم سچے ایماندار ہو، تو یہی تمھارے حق میں بہتر ہے۔

اَوْفُوا الْکَیْلَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

تم (جب کوئی چیز ناپ کر دو تو) پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان یا کم دینے والے نہ ہو اور تم (جب تولو تو) ٹھیک ترازو سے (ڈنڈی سیدھی رکھ کر)

Marfat.com

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○

(الشعراء ۵)

تو لا اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو، اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۔

(الحدید ۲۵)

ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح اور روشن معجزے دے کر بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو نازل کی، تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ○

(پارہ ۳۰)

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی خرابی ہے جو اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا پورا لیں اور جب ان کو ناپ یا تول کر دیں تو کم دیں کیا یہ لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) میں اٹھائے جائیں گے۔

صبر کی عادت ڈالو

اس جہان کے لئے صبر وہ ضروری آلہ کار ہے، جس کے بغیر کام چلتا ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔ کہ بغیر صبر کے انسان ناقابل برداشت مصیبتوں کا شکار بن جاتا ہے۔ اور مردانہ عزم واستقلال کو کھو بیٹھتا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

Marfat.com

اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (بقرہ ۵۲)	(اور مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کا سہارا پکڑو۔ بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (یوسف)	اس میں شک نہیں کہ جو شخص (اس سے) ڈرتا ہے اور (مصیبت میں) صبر کرے تو خدا ہرگز اس کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

حضرتِ لقمٰن بہت تجربات کے بعد اپنے بیٹے کو یوں ہدایت فرماتے ہیں:۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (لقمان)	اور جو مصیبت تم پر پڑے، اُس پر صبر کرو (کیونکہ) بے شک یہ (بڑی) ہمت کا کام ہے۔

اسی کو باری تعالے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر)	صبر کرنے والوں ہی کو تو اُن کا بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائے گا۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۴۳ (شوریٰ)	اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو بے شک یہ بڑے حوصلے کے کام ہیں۔

ایک مقام پر رسول اللہ سے خطاب ہے۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ	تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو۔ تم تو بالکل ہماری نگہداشت میں

Marfat.com

حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ (طور ۵۲)	ہو۔ تو جب تم اُٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو۔

دُشمن سے بھی بات نرمی سے کرو

بڑی سعادت ہے یہ۔ کیا کہنا۔ جس کو خدا عطا کردے وہی اس صفت کو بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ البتہ دیکھنے سے اتنا تجربہ ضرور ہوا ہے کہ کوشش انسان کی تقدیر بدل دیتی ہے تو طبیعت بھی بدل سکتی ہے۔ ہاں بہ تکلف حاصل کرنے والے کے یہاں وہ نگینہ کی طرح سے جڑی ہوئی بات تو نہ ہوگی۔ جو فطرت کی طرف سے لانیوالے کی خصوصیت ہے مگر کچھ نہ کچھ حاصل ہو ہی جائے گی۔

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۝ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ۝ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ (بنی اسرائیل ۵۳)	اور (اے رسولؐ) میرے (سچے) بندوں سے کہہ دو، کہ وہ بات کریں تو اچھے طریقے سے (سخت کلامی نہ کریں) کیونکہ شیطان تو (ایسی) باتوں سے فساد ڈلواتا ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَمَا	(سخت کلامی کا) ایسے طریقے سے جواب دو جو نہایت اچھا ہو (ایسا کروگے) تو (تم دیکھوگے کہ) جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ

Marfat.com

يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ج وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ ۳۵
(حٰمٓ السجدۃ)

تمھارا دل سوز دوست ہے۔ یہ بات بس اُنھیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور انھیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب ور ہیں۔

درگذر کیا کرو

یہ صفت بھی انسان کی بلند ترین صفتوں میں سے ایک ہے۔ کاش خدا ہر مسلمان کو بلکہ ہر فرد بشر کو اس عظمت سے سربلند کر دیتا۔ پھر تو دنیا کی موجودہ گندگی اور اس کا تنزّل بہت کچھ کم ہو جاتا، اور ہم آپ تھوڑا بہت اس جہان میں مطمئن رہ سکتے۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۴۰
(الشوریٰ ۝ ۳۹)

اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے۔ اس پر بھی جو شخص معاف کر دے اور (معاملہ کی) اصلاح کر دے تو اس کا ثواب خدا کے ذمّہ ہے۔ بے شک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ۱۹۹
(الاعراف ۝ ۱۹۰)

(اے رسولؐ) تم درگذر کرنا اختیار کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے منہ پھیر لو۔

Marfat.com

اِتّقا اور پرہیزگاری کرو

لفظ اتّقا میں بڑی گنجائش ہے۔ اس کی تاکید بھی قرآن مجید میں بہ کثرت مقامات پہ کی گئی ہے۔ ذیل کی آیتوں سے واضح ہوگا۔ کہ انسان کی بزرگی کا انحصار تقوے پر ہی اور صرف متقی سے ہی اعمال قبول کئے جاتے ہیں۔ غور کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ تقویٰ ایسی ہی ضروری چیز ہے۔ اس لئے کہ ہمارے افعال و اعمال میں خلوص بغیر تقویٰ کے پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ اور جو بات خلوص سے نہ ہو وہ بیکار ہے۔ مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ تقویٰ اُس دلی کیفیت کا نام ہے۔ جو راسخ العقیدہ مومن میں احکام الٰہی کی عظمت و رُعب قائم ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نافرمانی کی ہر خواہش کو انسان دبا سکتا ہے۔ مجموعۃً اس کو یوں سمجھ لیجئے کہ اوامر و نواہی پر پوری طرح عمل پیرا رہنا "اتقا" ہے۔ حسب ذیل آیات سے یہ مطلب اور واضح ہو جائے گا۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(التغابن ۵)

تو جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرتے رہو۔ اور (اس کے احکام) سنو اور مانو۔ اور اپنی بہتری کے واسطے (اس کی راہ میں) خرچ کرو۔ اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا، تو ایسے ہی لوگ دین پانے والے ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ

اے ایماندارو! خدا سے ڈرو جتنا اس سے

حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲

(آل عمران ۳)

ڈرنے کا حق ہے اور تم اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہرگز نہ مرنا۔

وَلَقَدْ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ
قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۝۱۳

(حجرات)

اور یقیناً ہم نے تمکو گروہوں اور خاندانوں میں اس لئے قرار دیا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو (ورنہ) درحقیقت تم میں سے زیادہ بزرگ خدا کے نزدیک تو وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝۲۷

(مائدہ)

بس خدا تو (اعمال کو) متقین ہی سے قبول فرماتا ہے۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ
الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ
وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی
الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ
وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ
وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ ج وَالْمُوْفُوْنَ

نیکی کچھ یہی نہیں ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ پورب یا پچھم کی طرف کرلو، بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو خدا اور روز آخرت اور فرشتوں اور (خدا کی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اس کی الفت میں اپنا مال قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پردیسیوں اور مانگنے والوں اور (لونڈی غلام کے) گلو خلاصی میں صرف کرے اور پابندی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب کسی

Marfat.com

بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا ج وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝۱۷۷ (البقرۃ ۝۱۷۷)

عہد کیا تو اپنے قول کے پورے ہیں اور فقر و فاقہ، رنج سختی اور کٹھن کے وقت ثابت قدم رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوے ایمان میں) سچے نکلے اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

شکر بجا لاؤ

خداوندِ کریم فرماتا ہے۔ کہ شکر کرنے والوں پر ہم اپنی نعمتیں زیادہ کرتے ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ یہ خدائی فرمان ہے۔ پھر بھی اگر عدول حکمی کریں تو غضب ہے۔ شکر کرنے کا مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ تم کہو کہ معبود تو نے بہت کچھ دیا۔ تیرا ہزار بار شکر ہے نہیں۔ بلکہ حقیقی شکر تو یہ ہے کہ اس کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کی مرضی کے مطابق صرف کرو۔ اس کی نافرمانی میں استعمال نہ کرو۔ اُس نے تمہیں دیا، تم اس کی راہ میں غریبوں کو دو۔ وہ تم پر کرم کرتا ہے، تم اس احسان مندی میں اس کے مجبور و محتاج بندوں پر رحم و کرم کرو۔ اس کی عبادت خلوصِ قلب سے بجا لاؤ اور تہہِ دل سے کہو، کہ بندہ پرور تو ہی معطیٔ نعمات ہے ورنہ بندہ تو ہر وقت محتاجِ رحمت ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا

(مسلمانو!) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ سب کے سب بہشت میں چلے ہی جاؤ گے؟ اور کیا خدا

Marfat.com

مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٤٢
وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ
رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝١٤٣
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَا
ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ
عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ
شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ
الشّٰكِرِيْنَ ۝
(اٰل عمران ۝١٤١)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝١٧٢
(البقرة ۝١٧٢)
وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ

نے ابھی تک تم میں سے اُن لوگوں کو بھی نہیں
پہچانا جنھوں نے جہاد کیا؟ اور نہ ثابت قدم
رہنے والوں ہی کو پہچانا؟ اور تم تو موت کے
آنے سے پہلے (لڑائی) میں مرنے کی تمنا کرتے
تھے۔ بس اب تو تم نے اُس کو اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیا اور تم اب بھی) دیکھ رہے ہو (پھر لڑائی
سے کیوں جی چُرا لیتے ہو) اور محمدؐ تو صرف رسول
ہیں (خدا نہیں) ان سے پہلے اور بھی بہتیرے
پیغمبر گذر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر (محمدؐ) اپنی موت
سے مر جائیں یا مار ڈالے جائیں، تو تم اُلٹے
پاؤں (اپنے کفر کی طرف) پلٹ جاؤ گے؟
اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا (بھی) تو (سمجھ لو کہ
ہرگز خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑے گا اور عنقریب
خدا شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔
اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمھیں دیا ہے اس
میں سے ستھری چیزیں (شوق سے) کھاؤ
اور اگر خدا ہی کی عبادت کرتے ہو تو اُسی کا
شکر کرو۔
(وہ وقت بھی یاد ہے؟) جب تمھارے پروردگار نے

لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ (ابراهیم ۷)

تمہیں جتا دیا تھا، کہ اگر (میرا) شکر کرو گے تو میں یقیناً تم پر (نعمت کی) زیادتی کروں گا اور اگر کہیں تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) یقیناً میرا عذاب سخت ہے۔

لغو باتوں سے بچے رہو

اس مسئلے میں بہت صداقت دیکھی گئی ہے کہ ایک مرتبہ جہاں کسی ایک لغویت میں بھی انسان پڑا، بس وہیں سے اس بُرائی کی اہمیت اس کی نگاہ میں کم ہوگئی۔ پھر تو جوں جوں بُرائی کم دکھائی دیتی گئی، انہماک اُدھر بڑھتا گیا۔ ساتھ ہی غضب یہ ہوا کہ اپنے ہی خاموش عذرات نے رائے اور خیالات کا سانچہ بھی بدلنا شروع کر دیا۔ انجام کار وہی بہترین انسان جو اشرف المخلوقات تھا۔ اپنی حسین بلندی سے محروم ہو کر قعر ذلت میں جا گرا۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ

البتہ وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے) گڑگڑاتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ (ادا) کیا کرتے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کو (حرام) سے بچاتے ہیں مگر اپنی بی بیوں سے یا اپنی زر خرید لونڈیوں

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ ۵

(اَلْمُؤْمِنُوْنَ)

سے کہ اُن پر ہرگز الزام نہیں ہو سکتا ہیں جو شخص اس کے سوا کسی اور طریقے سے شہوت پرستی کی تمنا کرے، تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج ۲۹ ع۵)

لفظی ترجمہ تو اس کا یوں ہے کہ (لغو باتوں سے بچے رہو) مگر لفظ قول کی وجہ سے آپ کو کلام سے لغویت لینا پڑے گی۔ جیسے جھوٹ بولنا، گالی بکنا۔ بیہودہ باتیں کرنا۔ یادہ گوئی کرنا۔ اس سے دلچسپی لینا اور اس میں شریک ہونا۔ یادہ گانے گانا اور سُننا، جن سے اخلاق پر بُرا اثر پڑے یا جذبات مشتعل ہوں۔

خرید و فروخت

اسلام میں تجارت کی ہمیشہ بہت تاکید کی گئی اور مسلمان اِس فن میں دخیل بھی کافی رہے۔ مگر مدتِ دراز سے جب سے مسلمان لہو و لعب میں پڑ گئے اور نکبت و افلاس کا ستارہ چمکا۔ دوسری خوبیوں کے ساتھ اِس فن سے بھی محروم ہو گئے کاش اب پھر سے مسلمانوں کو اپنی بھولی ہوئی زندگیاں یاد آ جائیں اور وہ دوبارہ دنیا پر اپنی تجارت کا سِکّہ بٹھا سکتے! آمین۔

ہاں، مگر یہ یاد رہے کہ زیادہ نفع خوری، دھوکا دھڑی، اور بے ایمانی تاجر کے نفس کے ساتھ ساتھ اس کی تجارت کو بھی تباہ کر دیتے ہیں۔ جب تک اِن عیوب

Marfat.com

کو مسلمان ترک نہ کریں گے، اُن کی تجارت چلنا مشکل ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ ٢٩

(النساء ۵)

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو۔ لیکن تم لوگوں کی باہم رضامندی سے تجارت ہو (اور اس میں ایک دوسرے کا مال ہو تو مضائقہ نہیں) اور اپنا گلا آپ گھونٹ کے اپنی جان نہ دو کیونکہ خدا تو تمہارے حال پر مہربان ہے۔

قرض و رہن میں لکھا پڑھی کر لو اور گواہی بھی تاکہ غلطی یا بے ایمانی کا امکان نہ ہو

اسلام نے قرض دینے اور اس کی ادائیگی کے معاملہ میں تین درجے مقرر کئے ہیں۔ یہ قرض دینے والے کے حوصلہ پر ہے کہ وہ کس درجے میں شامل ہونا چاہتا ہے۔

(۱) :- یہ کہ لوگوں کو قرض کی ضرورت پڑتی ہے اور کچھ اللہ کے نیک بندے ایسے نکل آتے ہیں جو مائل بہ نیکی ہو جاتے ہیں۔ مگر کبھی تو غلطی کی اور کبھی بدنیتی سے ادائیگی قرض میں معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ اس لئے

Marfat.com

رفع شر اور آپس میں سلوک و روا داری قائم رکھنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ قرض و رہن کی مفصل لکھا پڑھی ہو جائے تاکہ معاملہ صاف رہے اور دلوں میں کدورت نہ آنے پائے۔

(۲):- قرض دینے والا یقیناً قرض لینے والے کی بہ نسبت فارغ البال ہوگا لہٰذا مقروض کی حالت کا اندازہ لگانے کے بعد اگر اس کو ادائیگی کے لئے پریشان اور مفلس پایا جاتا ہے، تو انسانیت یہ ہوگی کہ وقت معینہ اس کے لئے بڑھا دیا جائے ورنہ معاف کر دے تو یہ افضل ہے اور قرض دینے والا محسن اور خوش قسمت بھی۔

(۳):- اسی کا تیسرا درجہ باری تعالےٰ یوں واضح فرماتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا ایسا ہے، گویا خدا اپنے بندۂ محسن کا مقروض ہوگیا جس کو وہ ایک نہیں مختلف طریقوں سے ادا کرے گا۔ گناہ معاف کریگا رزق دونا کرے گا۔ اور لوگوں میں سچا رسوخ پیدا کرے سچی خوشی عطا کرے گا۔ لہٰذا قرض خواہ، اگر مفلس قرض دار کو معاف بھی کر دے اور اس سے کبھی طلب نہ کرے، تو یہ سب سے زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔ بلکہ حدیث میں تو آیا ہے کہ اس طرح قرض دینا خیرات سے بھی بہتر ہے۔ اور بات سمجھ میں بھی آتی ہے، کہ قرض میں انسان کی خودداری کو وہ ٹھیس نہیں لگتی ہے اور اس کے نفس میں وہ ذلت پیدا نہیں ہوتی جو مفت خوری کا لازمی نتیجہ ہیں۔ اسی لئے یہ بھی چاہیئے کہ اگر قرض دار ادا کرنا چاہے تو لینے سے انکار نہ کرے۔ اس میں غرور کی جھلک

Marfat.com

نظر آتی ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَا
يَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ
مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ
كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ
كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ
اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ
شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ
الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا
أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ
أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ
بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا
شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ
فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ
فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ
تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ
أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا
الْأُخْرَىٰ ۚ

اے ایمان دارو! جب ایک میعاد مقرر
تک کے لئے آپس میں قرض کا لین
دین کرو تو اسے لکھا (پڑھی کر) لیا کرو
اور لکھنے والے کو چاہئے کہ تمہارے درمیان
(تمہارے قول و قرار کو) انصاف سے
(ٹھیک ٹھیک) لکھے، اور لکھنے والے
کو لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہئے (بلکہ)
جس طرح خدا نے اسے (لکھنا پڑھنا)
سکھایا ہے (اسی طرح) اس کو بھی
(بے عذر) لکھ دینا چاہئے اور جس کے
ذمہ قرض عائد ہوتا ہے اسی کو چاہئے
کہ (تمسک کی) عبارت بتاتا جائے،
اور خدا سے جو اس کا سچا پالنے والا
ہے ڈرتا ہوا اور بتانے میں۔ دینے والے
کے حقوق میں کچھ کمی نہ کرے۔ اور اگر
قرض لینے والا کم عقل یا معذور یا خود
(تمسک کا مطلب) لکھوا نہ سکتا ہو،
تو اس کا سرپرست ٹھیک ٹھیک

Marfat.com

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا
دُعُوْا ط وَلَا تَسْئَمُوْٓا
اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا
اِلٰٓى اَجَلِهٖ ط ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ
وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ
اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً
تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ط وَ
اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ص
وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا
شَهِيْدٌ ط وَاِنْ تَفْعَلُوْا
فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ م بِكُمْ ط وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ ط وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ط
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۲۸۲
(البقرۃ ۲۸۱)

انصاف سے لکھوا دے۔ اور اپنے لوگوں میں
سے جن لوگوں کو تم گواہی کے لئے پسند کرو
(کم سے کم) دو مردوں کی گواہی کرا لیا کرو
پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو (کم سے کم) ایک
مرد اور دو عورتیں کیونکہ) ان دونوں میں
سے اگر ایک بھول جائے گی تو ایک دوسری
کو یاد دلائے گی۔ اور جب گواہ حکام کے
سامنے (گواہی کے لئے) بلائے جائیں
تو حاضر ہونے سے انکار نہ کریں۔ اور قرض
کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعادِ
معین تک کا (دستاویز) لکھوانے میں
کاہلی نہ کرو۔ خدا کے نزدیک یہ لکھا پڑھی
بہت ہی منصفانہ کارروائی ہے۔ اور گواہی
کیلئے بھی بہت مضبوطی ہے اور بہت قرین
(قیاس) ہے کہ تم آئندہ کسی طرح کے شک
شبہے میں نہ پڑو۔ مگر جب نقدا نقدی سودا ہو
جو تم لوگ آپس میں الٹ پھیر کیا کرتے ہو
تو اس (کی دستاویز) کے نہ لکھنے میں تم پر
کچھ الزام نہیں ہے (ہاں) اور جب اسطرح

Marfat.com

کی خرید و فروخت ہو تو گواہ کر لیا کرو اور کاتب
(دستاویز) اور گواہ کو ضرر نہ پہونچایا جائے
اور اگر تم ایسا کر بیٹھے تو یہ ضرور تمہاری شرارت
ہے۔ اور خدا سے ڈرو۔ خدا تم کو معاملے کی
صفائی سکھاتا ہے۔ اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے

امانت دار کو چاہئے کہ امانت بعینہ واپس کر دے

ہمارے لئے بہترین امین ہونا بھی بڑی کامیابی کا باعث ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت داری سے کون نہیں واقف ہے۔ آنحضرت کا معتمد ہونا۔ اُن کی ساکھ اور اُن کی صداقت کے قصے عالم پر روشن ہیں۔ دلوں پر جس طرح ان کی دیانت داری کا سکہ بیٹھا تھا۔ وہ کچھ وہی لوگ جانتے تھے جنھوں نے دیکھا تھا اور آپؐ سے معاملت کی تھی۔ کبھی کسی کے مال کی طرف معاذ اللہ نگاہ خائن اُٹھی ہی نہیں اور نہ دل میں خیال بد ہی آیا۔ یہ ہیں دیانت داری اور امانت داری کے محکم اصول۔ اور یوں انسانیت کے تاجدار دنیا اور عقبیٰ کو سمجھے ہوئے حدود قائم رکھتے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا
الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ وَ
اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ

(اے ایماندارو) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں
کی امانتیں۔ امانت رکھنے والوں کے حوالے
کردو، اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا

تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۚ اِنَّ
اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝
(۱) (النساء ۝)

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ
تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ
وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ
بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا
مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ۗ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ
عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ
اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝
(۲) (آلِ عمران ۝)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝
(۳) (المؤمنون ۝)

فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو
خدا تم کو اس کی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا
ہے اس میں تو شک نہیں کہ خدا (سب
کی) سُننا اور (سب کچھ) جانتا ہے :
اور اہلِ کتاب کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے
پاس روپے کی ڈھیر امانت رکھ دو تو بھی
اسے (جب چاہو بعینہ) تمہارے حوالہ کردینگے
اور بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی بھی امانت
رکھو تو جب تک تم برابر اُن (کے سر) پر
کھڑے نہ رہوگے، تمہیں واپس نہ دیں گے
یہ (بد معاملگی) اس وجہ سے ہے کہ ان کا
یہ قول ہے کہ (عرب کے) جاہلوں (کا حق
مار لینے) میں ہم پر کوئی (الزام کی) راہ ہی
نہیں اور وہ جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ
(طوفان) جوڑتے ہیں -

(وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے)
جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے
ہیں -

Marfat.com

مسلمان وصیت کریں اور وصی اُس کو بجالائیں

افسوس ہے کہ آج کل مسلمان وصیت کرنے سے بہت گھبراتے ہیں، گویا وصیت کرنا موت کا پیغام ہے۔ حالانکہ موت بالکل دوسری چیز ہے۔ ہمارے بزرگوں کا شعار رہا ہے کہ وہ وصیت کریں، اور اسلام نے اِس کی بڑی تاکید کی ہے اگر وصیت کسی کو ضرر پہونچانے یا محروم کرنے کے لئے نہ ہو تو موصی کو ثواب ملتا ہے اور اُس کے اعزہ جھگڑے اور مقدمہ بازی سے بچتے ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

(مسلمانوں) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے، تو ماں، باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے جو خدا سے ڈرتے ہیں اُن پر یہ ایک حق ہے۔ پھر جو سُن چکا اس کے بعد اسے کچھ کا کچھ کردے تو اس کا گناہ انھیں لوگوں (کی گردن) پر ہے جو اسے بدل ڈالیں۔ بیشک خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (ہاں البتہ) جو شخص وصیت کرنے والے سے بیجا طرفداری یا

Marfat.com

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۸۲
(البقرۃ ۱۶۹)

بے انصافی کا خوف رکھتا ہو اور اُن (وارثوں) میں صلح کرا دے تو اس پر بدلنے کا کچھ گناہ نہیں ہے۔ بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ہر کام کے ارادے کے وقت انشاء اللہ تعالےٰ کہہ لیا کرو

یوں تو اپنے پر اعتماد بڑی عمدہ چیز ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو خود اعتمادی کا ترازو برابر رکھ کر غرور سے مڈبھیڑ نہیں کرتے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ قبل از وقت یعنی عمل سے پہلے غرور کا منہ دیکھ لینا عملِ مطلوب کے ہاتھ پاؤں پھُلا دینا ہوتا ہے۔ جنھوں نے "علم النفس" پڑھا ہے وہ یقیناً اس کی تصدیق کریں گے کہ سولہ آنے محض خوش اعتمادی کا دبدبہ کبھی کبھی ہماری بھرپور کوشش کا انہماک ضرور کم کر دیتا ہے اور ہم باوجود امید قوی کے رہ جاتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ (اگر خدائے برتر نے چاہا) پر تیقن اور اس کی تکرار سے جبر و اختیار کی تصویر سامنے رکھ کر محنت کریں۔ وہ محنت یقیناً ٹھوس ہوگی۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝۲۳ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ز وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ

اور کسی کام کی نسبت نہ کہا کرو کہ میں اس کو کل کروں گا، مگر انشاء اللہ کہہ کر۔ اور اگر (انشاء اللہ کہنا) بھول جاؤ تو (جب یاد آئے) اپنے پروردگار کو یاد کر لو (انشاء اللہ

عَسٰۤی اَنۡ یَّہۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ ہٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ (الکھف ۲۴)

کہہ دو اور کہو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ایسی بات کی ہدایت فرمائے جو رہنمائی میں اُس سے بھی زیادہ قریب ہو۔

مرد کی چار شادیوں اور ان میں عدل کا حکم

جی ہاں حکم تو ضرور ہے کہ مرد اگر چاہیں تو بیک وقت "ایک ایک"، "دو دو"، "تین تین"، اور "چار چار"، بیویاں تک کر سکتے ہیں۔ مگر بندہ پرور! خطا معاف آجکل کے ہمہ شما ہر مرد نہیں بلکہ وہ مومن اور مسلم مرد جو اپنی خواہشات پر غالب آ سکے امتحانات پاس کر چکے ہوں اور ڈگریاں اُن کے پاس ہوں۔ اُن کو اجازت کہ اس زحمت آمیز لطف سے مسرت اندوز ہونے کی، ورنہ ہر ایک کے لئے یہ حکم منسوخ ہے۔ ثبوت کے لئے آیات دیکھئے!

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحۡلَۃً ؕ

اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ (نکاح کر کے) تم یتیم لڑکیوں (کی رکھ رکھاؤ) میں انصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں سے اپنی مرضی کے موافق دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرو۔ پھر اگر تمھیں اس کا اندیشہ ہو کہ تم (متعدد) بیوں میں بھی انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر اکتفا کرو، یا جو

Marfat.com

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـئًا مَّرِيْٓـئًا ۝ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

(النّسآء ۳ ۝)

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۝ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ۱۲۹

(النّسآء ۱۳۸ ۝)

(لونڈی) تمھاری زرخرید ہو (اس پر قناعت کرو) یہ تدبیر بے انصافی نہ کرنے کے بہت قرین قیاس ہے۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی خوشی دے ڈالو۔ پھر اگر وہ خوشی خوشی تمھیں کچھ چھوڑ دیں، تو شوق سے نوش جان کھاؤ پیو۔ اور اپنے وہ مال جن پر خدا نے تمھاری گذران قرار دی ہے بے وقوفوں (ناسمجھ یتیم) کو نہ دے بیٹھو۔ ہاں اس میں سے انھیں کھلاؤ اور اُن کو پہناؤ (تو مضائقہ نہیں) اور ان سے (شوق سے) اچھی طرح بات کرو۔

لیکن تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے کہ اپنی متعدد بی بیوں میں (پورا پورا) انصاف کرسکو (مگر ایسا بھی تو نہ کرو کہ (ایک ہی کی طرف) ہمہ تن مائل ہو جاؤ کہ (دوسری کو بیچ ادھڑ میں) لٹکی ہوئی (معلق) چھوڑ دو اور اگر باہم میل کرلو اور (زیادتی سے) بچے رہو، تو خدا یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

بیبیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور دوستی سے پیش آؤ اور آپس کی فضیلت کا خیال رکھو

اَسْکِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ (الطلاق ۵)	مُطلّقہ عورتوں کو (عدّۃ تک) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو، جہاں تم خود رہتے ہو، اور اُن کو تنگ کرنے کے لئے اُن کو تکلیف نہ پہونچاؤ!

اِس آیۃ سے پتہ چلتا ہے، کہ خدائے عالم و دانا۔ میاں بیبی میں اتحاد و اتفاق اور قرب و دوستی ہی کو ترجیح دیتا ہے۔ اِسی کو پسند کرتا ہے اور اِسی کا حکم بھی نافذ کرتا ہے اور یہ بات دونوں کے یکجا رہنے سہنے اور اُٹھنے بیٹھنے ہی سے مرتّب ہو سکتی ہے۔ لہذا طلاق کے بعد بھی بیبی، کو شوہر کے قریب تر رکھنے کا حکم خالی از علّت نہیں۔ بے شک اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ!

هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ (البقرۃ ۱۸۷)	عورتیں (گویا) تمہاری چولی ہیں اور تم (گویا) اُن کے دامن ہو۔

اِس آیۃ کی تعلیم بھی یہی ہے۔ کہ میاں بیبی دونوں برابر کے مخلص دوست اور بے تکلف ساتھی ہیں۔

Marfat.com

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ (النسآء ۵)

اور بی بیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو اور اگر تم کسی وجہ سے انھیں ناپسند کرو تو بھی صبر کرو کیونکہ عجب نہیں کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور خدا تمھارے لئے اس میں بہت بہتری کر دے۔

پہلی ظاہر بہ ظاہر بہتری تو یہی ہے کہ اگر تم بیبی سے عمدہ برتاؤ کرتے ہو تو لازماً تمھارے گھر کا امن و سکون بہتر ہو جائے گا اور تدبیر منزل بھی ہو گی۔ دوسرا اس سے زیادہ فائدہ یہ ہو گا۔ کہ تمھارے بچوں کی نگراں تمھارے عمدہ برتاؤ سے خوش مزاج و خوش دل رہے گی۔ بچے عمدہ ماحول میں پرورش پا کر عمدہ ہوں گے، برسوں خاندان کا نام روشن رہے گا، اور نسلِ انسانی ترقی کی طرف گامزن ہو گی۔ جس کا سہرا تمھارے سر ہو گا۔ زندگی سکون سے گذرے گی، اور عقبیٰ بھی ملنے کے سامان بہم ہو جائیں گے۔

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (البقرۃ ۵ ۲۳۶)

اور اگر تمھیں (سارا مہر) بخش دو تو یہ پرہیزگاری سے بہت ہی قریب ہے۔ اور آپس کی بزرگی کو مت بھولو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

پردے کا حکم

لوگ جھگڑتے ہیں، مگر میرے خیال میں پردے کا حکم مبہم اور گنجلک بالکل نہیں ہے۔ ہاں نہ سمجھنے والوں کی بات ہی اور ہے۔ ان کے لئے تو ہر جگہ بحث و مباحثے کی زمین وسیع نکل آتی ہے۔

کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ عورت کو شرم و حیا اور خودداری کا پابند رہ کر اپنے کام سے کام ہونا چاہئے۔ اور مرد کو طبیعت روک کر نگاہیں نیچے روکنا چاہئیں۔ ذمہ داری دونوں کی قریب قریب بالکل برابر ہیں۔ صرف عورت کا اتنا کام زیادہ ہے۔ کہ گھر سے نکلتے وقت ایک بڑی چادر سی اوپر ڈال لینی چاہئے۔ جس سے مرد عورت دونوں کو بے حیائی کا موقع کم ملے۔ اور چادریوں اوڑھنا چاہئے۔ کہ زینت کی ہر چیز چھپی ہو۔ دکھائی نہ دے۔ حتیٰ کہ سرمہ، مسّی اور گالوں اور ہونٹوں کی سرخی بھی بالارادہ باہر جاتے وقت نہ لگانا چاہئے۔ نہ بلا ضرورت سڑکوں پر آوارہ گردی ہی کرنا چاہئے۔ ہاں کام سے یا کسی وقت تفریح کی غرض سے اگر عورتیں باہر جائیں تو سادگی سے جائیں۔ سنگار کرنے کے بعد منہ کھول کر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ

(اے رسول) ایمانداروں سے کہہ دو! کہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی اُن کے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے۔

لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِ
هِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِ
هِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ
اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى
الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ
الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا
عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ص وَ
لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ
وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ
الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ

لوگ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس سے یقیناً
خوب واقف ہے۔ اور (اے رسولؐ) ایماندار
عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی
رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
کریں۔ اور اپنے بناؤ سنگار کے (مقامات)
کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر جو خود بخود
ظاہر ہو جاتا ہو چھپ نہ سکتا ہو (اُس کا
گناہ نہیں) اور اپنی اوڑھنیوں کو
(گھونگھٹ مار کے) اپنے گریبانوں
(سینوں) پر ڈالے رہیں۔ اور اپنے
شوہروں یا اپنے باپ داداؤں یا اپنے
شوہر کے باپ داداؤں یا اپنے بیٹوں یا
اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں،
یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنے
(قسم کی) عورتوں یا اپنی لونڈیوں یا (گھر
کے) وہ نوکر چاکر جو مرد صورت ہیں مگر
(بوڑھے ہونے کی وجہ سے) عورتوں سے
کچھ مطلب نہیں رکھتے۔ یا وہ کمسن لڑکے
جو عورتوں کے پردے کی بات سے آگاہ

تُفْلِحُوْنَ ۝ ۳۱

(۱) (النور ۝ ۲۴)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(۲) (النور ۝ ۲۷)

نہیں ہیں۔ اُن کے سوا کسی پر) اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیا کریں اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ رکھیں کہ لوگوں کو اُن کے پوشیدہ بناؤ سنگار، (جھنکار وغیرہ) کی خبر ہو جائے۔ اور اے ایماندارو تم سب کے سب خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اے ایماندارو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں (درانہ) نہ چلے جاؤ، یہاں تک کہ ان سے اجازت لے لو، اور اُن گھروں کے رہنے والوں سے صاحب سلامت کرلو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ نصیحت اس لئے ہے) تاکہ تم یاد رکھو۔

مرد کو عورت سے زیادہ طاقتور اور بلند ماننا پڑے گا

اس سے کسی طرح انکار ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ مردوں کو عورتوں پر تفوق حاصل ہے۔ خدا نے دونوں کو بنایا کچھ اس حساب سے ہے کہ عورتیں اگر مردوں کے

برابر جانا بھی چاہیں تو نہیں پہونچ سکتی ہیں۔ اور نہ وہ کام کبھی عورتیں انجام دے سکتی ہیں، جن کا بار مردوں کے شانوں پر ڈالا گیا ہے۔

یہ کوئی نہیں کہتا ہے کہ عورتیں حقیر پیدا کی گئی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ مقصد کہنے کا یہ ہے، کہ دونوں مختلف کاموں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور چونکہ دنیاوی انتظامات انجام دینے کا ذمہ دار مرد ہی مقرر کیا گیا ہے، اس لئے یقیناً اس کا دل و دماغ اس کے ہاتھ پاؤں اور اس کی جرأت و طاقت سب کچھ عورتوں سے کہیں زیادہ فوقیت رکھتے ہیں۔ برخلاف اس کے عورتیں مردوں کی مائیں بننے اور ان کو ایک قابل، ذمہ دار انسان بنانے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ لہٰذا عورتوں کا کام مردوں کے کام سے بالکل علیحدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں میں ایثار و محبت اور برداشت و قناعت کا مادہ زیادہ رکھا گیا ہے۔ جب کہ اسی جگہ مردوں کو ہوا و ہوس اور کبھی نہ سیر ہونے والے جذبے سے پُر کر دیا ہے۔ وہ ہمہ وقت غیر قانع نگاہیں ماحولِ حاضرہ پر ڈالا کرتا ہے اور جو موجود ہے اس کے علاوہ کچھ اور چاہتا ہے۔ جب ہی تو قرآن اور دوسری آسمانی کتابوں میں ایک نہیں کئی باب خدا کو مہارِ نفس قابو میں رکھنے کے لئے لانا پڑے، ورنہ شریف انسان کے لئے صرف ایک مرتبہ بات کافی تھی۔

غرض قصہ مختصر یہ کہ عورتیں یہ ضرور ہے کہ مائیں ہیں اور مردوں کو اُن کا خیال اور اُن سے سلوک بھی کرنا چاہیئے، مگر عورتوں کا بھی اہم فرض یہ ہے کہ شوہروں کی وفادار بن کر ان کے گھروں میں رہیں اور جہاں تک ہو سکے اپنی طرف سے ایثار و محبت کی کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیں، آئندہ ان کی قسمت ہے۔ ہر شخص اپنے کئے کا اجر پائے گا:۔

Marfat.com

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ٢٢٨

(البقرة ٢٢٨)

اور شریعت کے موافق عورتوں کا (مردوں پر) وہی سب کچھ (حق) ہے جو (مردوں کا) عورتوں پر ہے۔ ہاں البتہ مردوں کو (فضیلت میں) عورتوں پر فوقیت ضرور ہے اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ

(النساء ٣٤)

مردوں کا عورتوں پر قابو ہے کیونکہ (ایک تو) خدا نے بعض آدمیوں (مرد) کو بعض آدمیوں (عورت) پر فضیلت دی اور (اس کے علاوہ) چونکہ مردوں نے (عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے۔ پس نیک بخت بیبیاں تو (شوہروں کی) تابعداری کرتی ہیں (اور) اُن کے پیٹھ پیچھے جس طرح خدا نے حفاظت کی وہ بھی (ہر چیز کی) حفاظت کرتی ہیں۔

عورتوں کو بھی میدانِ عمل میں آنیکی ترغیب

آگے کی آیت سے پتہ چلتا ہے کہ ضرورت پڑ جائے تو عورتوں کو بھی مردوں کے دوش بدوش کام کرنا چاہیئے۔ چاہے وہ میدان جنگ ہو۔ چاہے مقام ہجرت اور چاہے ملک کی خدمت۔ مشکل کے وقت ہر عورت اپنی طاقت کے موافق جانفشانی کرنے کی

Marfat.com

ذمہ دار ہے۔ صلہ بھی عورت کو مرد ہی کی طرح سے اپنے کیے کے مطابق ملے گا۔

أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم
مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم
مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا
وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ
وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَ
قُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ
ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ
عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ١٩٥

آل عمران ۝ ١٩٥

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ
وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَ
الصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ
وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ
وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ

ہم تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو اکارت نہیں کرتے۔ مرد ہو یا عورت (اس میں کسی کو کچھ خصوصیت نہیں کیونکہ) تم ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو جو لوگ (ہمارے لیے) وطن آوارہ ہوئے اور شہر بدر کیے گئے اور انھوں نے ہماری راہ میں اذیتیں اٹھائیں اور (کفار سے) جنگ کی اور شہید ہوئے میں ان کی برائیوں سے ضرور درگذر کرونگا اور انھیں بہشت کے ان باغوں میں لیجاؤنگا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں خدا کے یہاں یہ ان کے کیے کا بدلہ ہے اور خدا کے یہاں تو اچھا بدلہ ہے۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور فروتنی کرنیوالے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات

Marfat.com

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○

(الاحزاب ۳۵)

کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں یقیناً ان سب لوگوں کے واسطے خدا نے مغفرت اور بڑا ثواب مہیا کر رکھا ہے۔

مسلمانوں جب کوئی مسلمان تمہارے پاس آئے تو اُس کو سلام کرو

اسلام جہاں فرداً خود اپنی اصلاح کی تعلیم دیتا ہے وہاں اس کی بھی تاکید کرتا ہے کہ اپنے ساتھ دوسرے مسلمانوں کے بھی اسی طرح بہی خواہ بنو اور خدا سے سفارش کیا کرو کہ خدایا ان پر بھی تیری رحمت رہے۔

اس بارے میں آیاتِ الٰہی پڑھ کر مجھے چیونٹیوں کی عادت یاد آئی کہ جب وہ چلتی ہیں تو ہر سامنے آنے والی چیونٹی سے رک کر ملتی ضرور ہیں۔ یہ تو خدا ہی جانے کہ وہ کیا کہتی ہیں مگر ہاں اس کا یقین ضرور ہے کہ وہ ایک دوسرے سے اظہارِ خلوص و یگانگت ہی کرتی ہیں اور یوں کرتی ہیں کہ ہر چیونٹی نے بلا امتیاز سب کو اپنے زیرِ داب کر لیا ہے۔ اسی طرح پروردگارِ عالم مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ جس مسلمان سے مڈبھیڑ ہو یا جس کے

Marfat.com

گھر میں داخل ہو، پہلے اُس پر خدا کی سلامتی بھیجو پھر بات کرو۔ چاہے وہ غریب ہو یا امیر۔ سلام میں سبقت کرنیوالے کا مرتبہ بہر حال بلند رکھا گیا ہے اور جواب سلام واجب قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی تاکید ہے کہ سلام کا جواب خندہ پیشانی اور دل سے دو یا پھر کم از کم اسی طرح دو جیسے سلام کرنے والے نے سلام کیا ہے۔

ظاہر نظر میں یہ باتیں ہم کو آپ کو شاید معمولی اور چھوٹی باتیں معلوم ہوں مگر غور کیجئے تو اس قطرے میں دریا مضمر ہے اور وہ یوں کہ خندہ پیشانی سے "السلام علیکم" کے محض دو لفظوں سے ایک انسان ہمارے قریب تر آجاتا ہے۔ اور دونوں میں ایک قسم کی یگانگت و یک گردی محسوس ہونے لگتی ہے۔

اسی سلام کے متعلق آیاتِ قرآنی کی تشریح میں مولانا فرمان علی صاحب فرماتے ہیں کہ

> اگرچہ سلام کرنا سنت ہے، مگر اس کا جواب واجب ہے
> مگر سلام کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے، اور جواب دینے
> والے کا کم، اور اگر جواب نہ دے تو گناہ الگ"

سلام کی تہذیب یہ ہے، کہ کم لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ سوار پیدل کو۔ خچر کا سوار گدھے کے سوار کو۔ گھوڑے کا سوار خچر کے سوار کو۔ چھوٹا بڑے کو۔ اور چلنے والا بیٹھنے والے کو۔ اور سلام بلند آواز سے کرے، اور جواب اس طرح دے کہ وہ سُنے۔ اور بت پرست شراب کے دسترخوان پر بیٹھنے والے۔ شطرنج و چوسر کھیلنے والے سے کھیلنے کے وقت۔ ہجڑے اور شوہر دار عورتوں پر تہمت زنا کرنے والے

Marfat.com

شاعر۔ سود خوار۔ علانیہ بدکاری کرنے والے اور نمازی کو وقت نماز سلام نہ کرنا چاہیئے۔ مقیم کے واسطے سلام کا بقیہ مصافحہ ہے اور مسافر کے واسطے معانقہ، یعنی ایک دوسرے سے گلے لگنا اور بغلگیری۔ اسی کو تین طرح سے تین مقامات پر، خدائے وحدہٗ لاشریک نے بیان فرمایا ہے۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۝

(النساء ۵)

اور جب تمھیں کسی طرح کوئی شخص سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں اس سے بہتر طریقے سے سلام کرو یا وہی لفظ جواب میں کہہ دو۔ بیشک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(الانعام ۵)

اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تمھارے پاس آئیں، تو تم سلام علیکم (تم پر خدا کی سلامتی) کہو۔ تمھارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم کرلی ہے۔ بیشک تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اس کے بعد پھر توبہ کرے اور اپنی حالت کی اصلاح کرے (تو خدا اس کا گناہ بخش دے گا کیونکہ) وہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

(النور ۵)

جب تم (اپنے جاننے والوں۔ دوستوں، یا خود اپنے) گھروں میں جانے لگو (اور وہاں کسی کو نہ پاؤ) تو خود اپنے ہی اوپر سلام کر لیا کرو۔ جو خدا کی طرف سے ایک مبارک، پاک پاکیزہ تحفہ ہے۔ خدا یوں (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو:-

Marfat.com

باب چہارم

یہاں سے وہ باتیں شروع ہوتی ہیں۔ جن سے تہذیب سنورتی ہے اور انسانیت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

تہذیبِ اخلاق

لفظ اخلاق بڑا جامع لفظ ہے۔ یہ خلق کی جمع ہے۔ اس کے معنی عادت ہیں۔ اس لحاظ سے تو تمام اچھی بُری عادتیں اخلاق میں شامل ہیں۔ لیکن عام طور سے اخلاق کا استعمال اخلاقِ حسنہ کی جگہ پر ہوتا ہے۔

علم اخلاق کی تقسیم تین حصوں میں کی گئی ہے۔ ایک وہ جس کا تعلق شخصی عادات و اطوار کی درستی سے ہے۔ دوسرے حصے کا تعلق امور خانہ داری اور اس کے لوازم سے ہے۔ اس کو تدبیر منزل کہتے ہیں۔ اور تیسرے حصے کا تعلق عام شہری زندگی کی اصلاح و نظم سے ہے۔ اس کو سیاست مدن کہتے ہیں۔ لہذا اس کتاب میں جو کچھ کہا جا چکا ہے۔ اور آئندہ جو کچھ کہا جائے گا۔ وہ سب ہی علم الاخلاق کے دائرے کے اندر ہے۔ واقعہ تو یہ ہے کہ قرآن مجید اخلاقیات کی تعلیم سے پر ہے۔ اور جناب سرور کائنات کی تشریف آوری بھی بقول خود مکارم اخلاق کو اتمام تک پہونچانے کے لئے ہی ہوئی تھی۔

اِنّی بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

Marfat.com

رسول کریمؐ کے اخلاقِ اعلیٰ سے کون مسلمان بے خبر ہو سکتا ہے! اور نہ اس سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کی ترقی سب سے زیادہ آنحضرت کے اخلاق ہی کی وجہ سے ہوئی۔ بقول سعدی علیہ الرحمتہ کے

بہترین ہزار معجزہ اش — ادب نیک بود و خلقِ عظیم

(اُن کے ہزار معجزوں سے بہتر ان کا نیک ادب اور خلقِ عظیم تھا) اور خود باری تعالیٰ بھی یوں فرماتا ہے۔

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ (نٓ ۵)	یقیناً تیرے لئے ایسا اجر ہے (جس پر) شکریہ (کی حاجت) نہیں ہے۔ اور یقیناً تو خلقِ عظیم پر فائز ہے۔

محققین کا خیال ہے کہ قرآن کریم اور احادیثِ رسول میں اخلاقیات کی اتنی جامع تعلیم دی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کو مدتوں علم اخلاق پر کتابیں لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی مگر ہم ہیں کہ اس سب کو آج یوں دفن کئے بیٹھے ہیں، جیسے کچھ تھا ہی نہیں۔ نام کے لئے قرآن رہ گیا ہے وہ بھی پانچ سات پرتوں میں تہہ کیا ہوا کہیں اونچے طاق پہ پڑا ہے۔ ہاں اتنا مصرف ضرور اس کا ہے کہ کبھی جب کوئی عزیز قریب شدید بیمار ہوا تو اس کی ہوا دیدی گئی۔ اِس سے بھی زیادہ سُوءِ ظن کلام اللہ کی بابت یہ ہے کہ "out of date" ہے۔ یعنی صاحب! پڑھا نہیں اور رائے قائم کر لی کہ فی زمانہ بیکار ہے۔

میرے خیال میں تو جب تک انسان اور اس کی فطرت کا وجود ہے یہ کتاب محکم اور مستند ہے۔ اور زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے شعبے سے لے کر بڑے سے بڑے

Marfat.com

شعبے تک کی تعلیم اس میں مکمل ہے، صرف پڑھنے اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○

(المائدہ ۵)

اور (تمہارا تو فرض یہ ہے کہ) نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم کسی کی مدد نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ (کیونکہ) خدا تو یقیناً بڑا سخت عذاب والا ہے۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○

(البقرہ ۲)

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور حق بات کو نہ چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔

نرم دلی اور خوش مزاجی

یہاں پر خطاب رسول خدا سے ہے۔ گر سنانا مقصود ہے ہر زندگی بسر کرنے والے انسان کو تاکہ وہ بھی ہر دلعزیز بن کر زندہ رہے اور مر جائے تو یاد کیا جائے بقول شخصے

آنچناں زی کہ بعد مردن تو
ہمہ گریاں بوند و تو خنداں

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ص

(تو اے رسول یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم سا نرم دل (سردار) ان کو ملا، اور اگر تم بد مزاج اور سخت دل ہوتے

Marfat.com

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ (آل عمران ۱۵۹)

تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد سے تتربتر ہو گئے ہوتے پس (اب بھی) تم ان سے درگذر کرو اور ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو اور (سابق دستور ظاہرا) ان سے کام کاج میں مشورہ کر لیا کرو (مگر) اس پر بھی جب کسی کام کو ٹھان لو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو (کیونکہ) جو لوگ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا ان کو عزیز دوست رکھتا ہے۔

انکسار

اس صفت میں بھی بڑی نصیب وری ہے۔ ٹھوکر کھا کر گرنے کے مواقع کم ہی رہتے ہیں اور ضرورت پڑ جائے تو کچھ ہمدرد بھی نکل آتے ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝ (الفرقان ۶۳)

اور خدائے رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے (جہالت کی) بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سلام (تم سلامت رہو)

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ

اور (اے رسولؐ) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور جو مومنین

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵ ۲۱۵ (الشعراء ۲۶)	تمہارے پیرو ہو گئے ہیں اُن کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ :-

بردباری و خودداری کے ساتھ اپنی عزت قائم رکھو!

بظاہر بُردباری اور خودداری ایک دوسرے کی ضد معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ بلکہ دونوں کے درمیان میں توازن قائم رکھنا مشکل ہے۔ اگر ایک کا پلّہ جھکا تو دوسرے کا اٹھ گیا۔ خودداری کا اعتدال سے بڑھنا غرور ہے اور بردباری کا ڈانڈا (سرحد) ذلتِ نفس سے ملا ہوا ہے۔ مومنین کے لئے اس کو مقامِ تعریف پر بیان کیا گیا ہے کہ وہ نہ تو اپنی خودداری کو کھو بیٹھتے ہیں اور نہ اُن کے برتاؤ میں کسی طرف سے غیظ و غضب کی جھلک نظر آتی ہے۔ بلکہ نخوت اور جہالت سے پیش آنے والے اُن کو غیر متوازن نہیں کر سکتے۔ جس کو یہ نعمتیں مل گئیں گویا اس کو عزت سے زندہ رہنے کی ضمانت مل گئی۔ اسی کو میر انیس مرحوم یوں فرماتے ہیں۔

عزت رہے یار و آشنا کے آگے | محجوب نہ ہوں شاہ و گدا کے آگے
یہ پاؤں چلیں تو راہ مولا میں چلیں | یہ ہاتھ اٹھیں جب تو خدا کے آگے

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۵ (القصص ۵۵)	(یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ان کے اعمال خیر کی دوہری جزا دی جائے گی) اور جب کسی سے کوئی بُری بات سنی تو اُس سے کنارہ کش ہے اور صاف کہہ دیا کہ

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۱۹۹ (اعراف ۱۹۹)

ہمارے واسطے ہماری کارگذاریاں ہیں اور تمہارے واسطے تمہاری کارستانیاں (بس دور ہی سے) تمھیں سلام ہے۔ ہم جاہلوں (کی صحبت) کے خواہاں نہیں۔

(اے رسولؐ) تم درگذر کرنا اختیار کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے مُنہ پھیر لو۔

اس آیۃ میں رسولؐ اللہ سے تخاطب دیکھ کر شاید بہت سے لوگ یہ کہیں کہ یہ ہم سے تھوڑی کہا ہے۔؟ یہ تو بس نبی کی ذمہ داری تھی۔ جی ہاں روئے سخن ضرور رسول اللہ ہی کی طرف تھا۔ مگر بموجب اس ہندی مثل کے کہ " دھریا کا کہیں بھُوریا کے کان کریں" یعنی لڑکی کو نصیحت اس لئے کی کہ بہو کے کان ہو جائیں۔ اللہ کا مقصد ہی یہی ہے کہ جتنے مسلمان بلندی کے اونچے زینے تک پہونچ جائیں بہتر ہے اور دوسروں کے لئے کیا بہتر ہے۔ خود اسی کے لئے بھلائی ہے جو ان خوبیوں کو اختیار کرے۔ بقول خدا کے مَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا۔ جس کو عقل و حکمت عطا کی گئی اس کو بہت ہی بھلائیاں عطا کی گئیں۔

قدر جانِ خود را بیفزائے قدر

یہ بڑی حسین تہذیب اخلاق ہے! سوچئے تو کہ دولتمندوں کو تو سب پوچھتے

Marfat.com

ہیں۔ غریب شریف کا کون ہوتا ہے؟ نہ کہ جو پرانے نیاز مندوں ہو۔ اس کو تو آنکھوں پر بٹھانا چاہئے۔ خدا کہتا ہے، غریبی اور دولت کیا چیز ہے، آج ہے کل نہیں بقول میر صاحب کے۔

عاجز نہ کسی بشر کو اصلا سمجھے! — ناداں ہے جو آپ کو دانا سمجھے
ہے اوج کمال ذہنیک نفسی کی دلیل — ادنیٰ بھی ہو گر تو اس کو اعلیٰ سمجھے

(انیس)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ج (الکہف ع)

اور (اے رسولؐ) جو لوگ اپنے پروردگار کی صبح سویرے اور جھٹ پٹے وقت شام کو یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں ہیں۔ ان کے ساتھ تم خود (بھی) اپنے نفس پر جبر کرو۔ اور اُن کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرو۔

تہذیب کلام اور آداب مجلس بجا لاؤ

اس موضوع کے لئے جو آیتیں نازل ہوئی ہیں وہ زیادہ تر تنبیہاً اسی موقع پر آئیں۔ جب لوگ رسولِ خدا کے ساتھ یا ان کے سامنے جہالتاً ناشائستگی کا انداز برتتے تھے۔ مگر علاوہ اس کے خدا کا مقصد یہ بتا دینا بھی تھا۔ کہ یہ باتیں ایسے ہی اور موقعوں پر بھی تہذیب کے منافی ہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے مناسب نہیں۔ بعض وقت میں

Marfat.com

سوچتی ہوں کہ مسلمانوں کی وہ تعلیم جس پر دنیا کی نگاہیں اٹھیں، اور جس کو دور دور کی سمجھدار قوموں نے بہت کچھ اپنایا بھی۔ ہمارے لیے آج بالکل نیا سبق ہے۔ نہ ہم کو یہ معلوم ہے کہ ہمارے اصولِ زندگی کیا ہیں، اور نہ معلوم کرنے کی جستجو ہی ہے۔ نہ جانے خدا نے کس ہمیے سے بتایا ہوگا اور رسول خدا نے یہ پیغام کن امنگوں سے ہم تک پہنچایا ہوگا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٣

(الحجرات ٥)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ
لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا
يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ

اے ایماندارو (بولنے میں) تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو۔ اور جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے زور (زور) بولا کرتے ہو، ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمھارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو بے شک جو لوگ رسولِ خدا کے سامنے اپنی آوازیں دھیمی کرلیا کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے، اُن کے لئے آخرت میں بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اے ایماندارو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کشادہ کرو تو کشادہ کردیا کرو۔ خدا تم کو کشادگی عطا کرے گا۔ اور

Marfat.com

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (المجادلة ۱۱)

جب تم سے کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو، تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایماندار ہیں اور جن کو علم عطا ہوا ہے خدا اُن کے درجے بلند کرے گا۔ اور خدا تمھارے سب کاموں سے باخبر ہے۔

ہر جگہ اور ہر چیز میں صفائی رکھو یہاں تک کہ دل اور دماغ میں بھی

صفائی کے فوائد بے حساب ہیں۔ سب سے پہلا فائدہ تو یہی ہے کہ اس سے اپنا بہت زیادہ جی خوش ہوتا ہے۔ پھر آنے والے احباب آکر اور گھر وغیرہ کو دیکھ کر خوش اور مطمئن سے ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں کی چیزیں مثلاً پان۔ پانی۔ پلنگ بستر وغیرہ استعمال کرنے میں جھجک نہیں محسوس کرتے۔ گھر والوں کی صحت و تندرستی پر بھی صفائی سے عمدہ اثر پڑتا ہے۔ اگر کسی کو صفائی سے دلچسپی نہیں اور گندگی سے نفرت نہیں تو اُس میں اور جانوروں میں فرق کیا رہا۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں۔ کہ تھوڑی بہت صفائی جانور بھی کر لیتے ہیں۔ کتنا بدبخت ہے وہ انسان جو جانوروں سے بدتر بن جائے۔

ظاہر کی صفائی سے باطن کی صفائی بھی حاصل ہوتی ہے۔ اسی غرض سے

Marfat.com

نماز کے پہلے طہارت کی اس قدر تاکید کی گئی ہے۔ کپڑے نجس ہوں یا بدن نجس ہو، یا سجدے کی جگہ نجس ہو تو نماز ہی صحیح نہیں۔ کسی قسم کی ذرا سی آلودگی ہو جائے اور پھر سے وضو کرنا فرض ہو گیا:۔

دوسرا مقصد خدا کا صفائی سے روح کی صفائی ہے۔ یعنی نورِ ایمان سے دل منوّر ہو۔ خیالات پاکیزہ ہوں، اور دنیاوی جعل فریب۔ بغض و عناد اور کینہ و فساد سے طبیعت مبرّا ہو، تب انسان طاہر و مطہّر کہلانے کا مستحق ہے، ورنہ محض اوپری صفائی کافی نہیں ہے۔

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ○ (التوبۃ ۱۵)

اُس میں (اُس مسجد میں) وہ لوگ ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا بھی) پاک و پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ○ لا وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ (المدثر ۵)

اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے الگ رہو:۔

آداب مناظرہ

مناظرے کے معنی ہیں بایکدیگر نظر کردن۔ یعنی ایک دوسرے کے خیالات کا بغور معائنہ کرنا۔

انسان کی فطرت کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے، کہ اگر اس کو یہ معلوم ہو جائے

Marfat.com

کہ کوئی شخص اس کے خیالات کی کاٹ کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کو ضد ہو جاتی ہے۔ اور فوراً اُلٹی عینک لگ جاتی ہے۔ پھر لاکھ آپ کوشش کیجئے مگر ع

زبا ہے کہ برخاست مشکل نشیند

اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لوگوں کو صحیح راستہ پر لانے کے لیے عقل و فراست اور بڑی شائستگی کے ساتھ بحث کرو، یہاں تک کہ لفظ بھی کوئی ایسا جو مخاطب کے ناگوار خاطر ہو منہ سے نہ نکلے، ورنہ وہ جگہ سے اکھڑ جائے گا۔ اور سب دلیلیں رکھی رہ جائیں گی۔ ارشاد قرآنی سنئے!

وَلَا تُجَادِلُوٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

(العنکبوت ع ۵)

اور (اے ایماندارو) اہلِ کتاب سے مناظرہ نہ کیا کرو۔ مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ و عنوان سے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۱۲۵

(النحل ۱۲۵)

(اے رسول) تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی راہ پر حکمت اور اچھی اچھی نصیحت کے ذریعہ سے بلاؤ۔ اور بحث و مباحثہ کرو بھی تو اس طریقہ سے جو (لوگوں کے نزدیک) سب سے اچھا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک گئے ان کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

دعاؤں کے بیان میں

یہ دعائیں یہاں اِس لئے یک جا کردی گئی ہیں۔ تاکہ ضرورت پر لوگوں کو پورے پورے قرآن مجید میں چھان بین کی زحمت نہ ہو۔ بلکہ جس دعا کی جس وقت تلاش ہو آنکھ بند کرکے مِل جائے۔

دوسرا خیال یہ بھی تھا کہ دعائیں لاجواب ہیں۔ اگر نگاہ سے گذر جائیں گی تو اکثر بندگانِ خدا ان سے مستفید ہی ہوں گے۔

اِن میں کچھ دُعائیں ہیں۔ جو پیغمبرانِ خدا رضائے معبود کے لئے ورد کیا کرتے تھے اور کچھ ہیں جو دیں لوگ، اولاد۔ رزق۔ امن و آشتی اور شفاءِ مرض کے لئے خدا سے مانگا کرتے تھے۔ وہ اب ہمارے لئے بھی مفید ہو سکتی ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی دُعائیں

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ	اے میرے پروردگار! اس (شہر) کو پناہ و امن کا شہر بنا۔ اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان

Marfat.com

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

لائے اس کو طرح طرح کے پھل کھلانے کو دے۔

(۱)

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۔

پروردگارا اس شہر کو امن و امان کی جگہ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچائے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔

(۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

اس خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا آنے پر اسمعیل و اسحٰق عطا کئے۔ اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے۔ اے میرے پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنا دے اور اے میرے پالنے والے میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پالنے والے جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سارے ایمانداروں کو بخش دے۔

(۳)

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

پروردگارا! مجھے نیکوکار (فرزند) عنایت فرما۔

(۴)

Marfat.com

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(۵)

اے ہمارے پالنے والے ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کر لیا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پالنے والے تو ہم لوگوں کو کافروں کی آزمائش کا ذریعہ) نہ قرار دے۔ اور پروردگارا تو ہمیں بخش دے بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝

(۶)

پروردگارا مجھے علم و فہم عطا فرما۔ اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر اور آئندہ آنیوالی نسلوں میں میرا ذکر خیر قائم رکھ اور مجھے نعمت کے باغ (بہشت) کے وارثوں میں سے بنا۔ اور میرے (منہ بولے) باپ (چچا آذر) کو بخش دے۔ کیونکہ وہ گمراہوں میں سے ہے:۔

حضرت ذکریا کی دعائیں

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ

اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (بھی) اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک

Marfat.com

الدُّعَاءِ ۝ (۱)

تو ہی دُعا کا سننے والا ہے ۔

رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَاءِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ (۲)

اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور سر ہے کہ بڑھاپے کی آگ سے بھڑک اُٹھا (سفید ہوگیا) ہے۔ اور اے میرے پالنے والے میں تیری بارگاہ میں دُعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں اور میں اپنے (مرنے کے بعد) اپنے وارثوں سے سہما جاتا ہوں (کہ مبادا دین کو برباد کردیں) اور میری بی بی (اُمّ کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے۔ پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک جانشین (فرزند) عطا فرما جو میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کا مالک ہو۔ اور اے میرے پروردگار اس کو اپنا پسندیدہ فرما۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ (۳)

اے میرے پالنے والے! مجھے تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ۔ اور تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی دُعائیں

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ج وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥

(۱)

خداوندا اے ہمارے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک خوان (نعمت) نازل فرما۔ کہ وہ دن ہم لوگوں کے لئے ہمارے اگلوں کے اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید کا قرار پائے اور (ہمارے حق میں) تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو۔ اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے۔

حواریین عیسیٰؑ کی دُعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ٥

(۱)

اے ہمارے پالنے والے جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے رسول (عیسیٰؑ) کی پیروی اختیار کی پس تو ہمیں (اپنے رسول) کے گواہوں (کے دفتر) میں لکھ لے۔

Marfat.com

حضرت شعیبؑ کی دُعا

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ○

اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ کی دُعائیں

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ○ هٰرُوْنَ اَخِی ○ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ○ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ○ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ○ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ○ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ○

پروردگارا تو میرے لئے میرے سینے کو کشادہ فرما (دلیر بنا) اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے۔ اور میری زبان سے لکنت کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں۔ اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانیوالا) بنادے۔ اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے۔ اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا۔ تاکہ ہم دونوں مل کر کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد

Marfat.com

(۱)

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(۲)

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ
خَیْرٍ فَقِیْرٌ (۳)
تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ
مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِیُّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ
خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝ وَاکْتُبْ
لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْكَ

(۴)

کریں۔ تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے

پروردگارا مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے

پروردگارا! اس وقت جو نعمت تو میرے پاس بھیج دے میں اس کا سخت حاجتمند ہوں

تو جسے چاہے گمراہی میں چھوڑ دے اور جس کی چاہے ہدایت کرے، توہی ہمارا مالک ہے۔ توہی ہمارے قصور کو معاف کر اور ہم پر رحم کر اور تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے۔ اور توہی اس دنیائے (فانی) اور آخرت میں ہمارے واسطے بھلائی لکھ لے ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔

جادوگروں کی دُعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ
تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ

(۱)

اے پروردگار! ہم پر صبر کا مینہ برسا اور ہمیں اپنی فرماں برداری کی حالت میں دُنیا سے اُٹھا۔

Marfat.com

حضرت نوحؑ کی دُعائیں

رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (۱)

اے میرے پروردگار! میں تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کا مجھے علم نہ ہو میں اس کی درخواست کروں۔ اور اگر تو مجھے (میرے قصور) نہ بخش دے گا۔ اور مجھ پر رحم نہ کھائے گا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ (۲)

اے میرے پالنے والے میری مدد کر، اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا۔

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ (۳)

اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (درخت پڑنی کی) بابرکت جگہ میں اتارنا۔ اور تو سب اتارنے والوں سے بہتر ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ (۴)

بارِ الٰہا میں (ان کے مقابلہ میں) کمزور ہوں، تو اب تو ہی (ان سے) بدلا لے۔

حضرت یوسفؑ کی دُعا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

Marfat.com

اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ (۱)	تو ہی میرا مالک سرپرست ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ تو مجھے (دنیا سے) مسلمان اُٹھا لے اور مجھے نیکو کاروں میں شامل فرما

حضرت ایوبؑ کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ[1] وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ (۱)	خداوندا! بیماری تو میرے پیچھے لگ گئی ہے۔ اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے کہیں بڑھ کر ہے مجھ پر ترس کھا۔

حضرت یونس کی دُعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (۱م)	پروردگارا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے بیشک میں قصوروار ہوں:۔

[1] "اَلضَّرُّ" جب عام ضرر کے معنوں میں ہو تو یہ لفظ زبر سے یعنی اَلضَّرُّ آتا ہے۔ اور جب خاص جسمانی ضرر کے معنوں میں آتا ہے جیسے بیماری یا دُبلاپن وغیرہ تو پیش (ُ) سے آتا ہے۔ یعنی "اَلضُّرُّ":۔

Marfat.com

حضرت لوطؑ کی دعائیں

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝
(۱)

پروردگارا جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اس سے مجھے اور میرے لڑکے بالوں کو نجات دے۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝
(۲)

پروردگارا! ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر۔

حضرت سلیمانؑ کی دعائیں

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ
بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝
(۳)

پروردگارا! مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر نازل فرمائی ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور میں ایسے نیک کام کروں۔ جسے تو پسند فرمائے۔ اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا
لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

پروردگارا! مجھے بخش دے اور مجھے وہ ملک عطا فرما۔ جو میرے بعد کسی کے واسطے شایاں نہ ہو۔ اس میں تو شک ہی نہیں،

Marfat.com

کہ تو بڑا دینے والا ہے۔

اصحاب کہف کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○	اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما۔ اور ہمارے واسطے ہمارے کام میں کامیابی عنایت کر۔

صبر کرنے والوں کی دُعائیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (۱)	اے ہمارے پالنے والے ہمارے گناہ اور اپنے کاموں میں ہماری زیادتیاں معاف کر اور دشمنوں کے مقابلے میں ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے۔
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (۲)	میرے لئے میرا اللہ کافی ہے۔ جو بہترین کارساز ہے، بہترین مولا ہے اور اچھا مددگار
وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ع (۳)	اور میری کامیابی تو اللہ ہی سے ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اُسی کی طرف

Marfat.com

ہیں رجوع کرتا ہوں۔

ہر مسلمان کے مانگنے کی دُعائیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(۱)

اے میرے پالنے والے مجھے دنیا میں نعمت دے۔ اور آخرت میں ثواب دے۔ اور دوزخ کی آگ سے بچا۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

(۲)

اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں، یا غلطی کریں۔ تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے اگلے لوگوں پر بوجھ ڈالا تھا۔ اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہ ہو۔ ہم سے نہ اٹھوا۔ اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ تو ہی کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

Marfat.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ
اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ ○ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ
النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ
فِيْهِ ○ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ○

اے ہمارے پالنے والے، ہمارے دل کو ہدایت
کرنے کے بعد ڈانواڈول نہ کر اور اپنی بارگاہ
سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ اس میں تو شک
ہی نہیں، کہ تو بڑا دینے والا ہے۔ اے ہمارے
پروردگار بے شک تو ایک نہ ایک دن
جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں لوگوں کو
اکٹھا کرے گا (تو ہم پر نظرِ عنایت رہے)
بے شک خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا

(۳)

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

اے ہمارے پالنے والے ہم تو (بے تامل)
ایمان لائے ہیں پس تو بھی ہمارے گناہوں
کو بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب
سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي
الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ
تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ
الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

اے خدا تمام عالم کے مالک! تو ہی جس کو
چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے
سلطنت چھین لے۔ اور تو ہی جس کو چاہے
عزت دے اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے
ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے
بے شک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی
رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر

Marfat.com

النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
تَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝

(۵)

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ
آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَ
بْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا
وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا
تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

(۶)

ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور تو ہی
دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کر دیتا
ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور تو ہی بے
جان (انڈا نطفہ وغیرہ) سے جاندار کو
پیدا کرتا ہے۔ اور تو ہی جاندار سے بیجان
(نطفہ وغیرہ) نکالتا ہے۔ اور تو ہی جس
کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔
اے ہمارے پالنے والے (جب) ہم نے
ایک آواز لگانے والے (پیغمبر) کو سُنا
کہ وہ ایمان کے واسطے یوں پکارتا تھا
کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم
ایمان لائے۔ بس اے ہمارے پالنے والے
ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کو
ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ
(دنیا سے) اُٹھا لے۔ اور ہمارے پالنے
والے اپنے رسولوں کی معرفت جو کچھ ہم
سے وعدہ کیا ہے ہمیں دے اور ہمیں قیامت
کے دن رُسوا نہ کر۔ تو تو وعدہ خلافی کرتا
ہی نہیں۔

Marfat.com

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔

میرے لئے خدا ہی کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اس پر بھروسہ رکھا ہے۔ وہی عرش (ایسے) بزرگ (مخلوق) کا مالک ہے:۔

(۷)

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (۸)

ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کر لیا ہے۔ اور اے ہمارے پالنے والے، تو ہمیں ظالم لوگوں کا (ذریعہ) امتحان نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافروں (کے پنجے) سے نجات دے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

اے میرے پروردگار مجھے (جہاں) پہونچا، اچھی طرح پہونچا۔ اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح سے نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک حکومت عطا فرما جس سے (ہر قسم کی) مدد پہونچے۔

(۹)

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

اے میرے پالنے والے میرے علم کو اور زیادہ فرما اور میرا شمار اپنے نیک بندوں کے ساتھ کر دے:۔

(۱۰)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے ہمارے پالنے والے! ہم ایمان لائے تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(۱۱)

Marfat.com

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (المومنون)

پروردگارا! تو بخش دے اور ترس کھا۔ اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

ہمارے نبی محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی دُعائیں

رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المومنون)

(۱)

اے میرے پالنے والے جس (عذاب) کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اگر شاید تو مجھے دکھائے تو پروردگارا مجھے ان ظالم لوگوں کے ہمراہ نہ کرنا۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

(۲) (المومنون)

اے میرے پالنے والے میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝

(۳) (الانبیاء)

اے میرے پالنے والے تو ٹھیک ٹھیک (میرے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے کہ اسی سے ان باتوں میں مدد مانگی جاتی ہے جو تم لوگ بیان کرتے ہو۔

لَنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰـنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (۴) (توبہ)

ہم پر ہرگز کوئی مصیبت پڑ نہیں سکتی۔ مگر وہی جو خدا نے ہمارے لئے (ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔ وہی ہمارا مالک ہے۔ اور ایماندار وں کو چاہیئے بھی کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں:۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ۙ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (۵) (آل عمران)

فضل و کرم خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دے۔ اور خدا بڑا گنجائش والا (اور ہر شے کو) جانتا ہے۔ جس کو چاہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے، اور خدا بڑا فضل و کرم والا ہے:۔

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ۙ (۶) (آل عمران)

مدد کرنا تو صرف زبردست حکمت والے اللہ کے اختیار کی بات ہے۔

اس کے بعد کچھ تھوڑی سی وہ دعائیں بھی ہیں۔ جو حرف بہ حرف قرآن کی نہیں ہیں، مگر میرا خیال یہ ہے کہ بہترین دُعائیں ہیں۔ اور موجب اجابتِ دعا بھی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ زیادہ تر "عفوِ گناہ" کے لئے ہیں۔ جو بعد نماز پڑھی جا سکتی ہیں۔

اِلٰحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ اِذْ قَتَنِيْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَةَ

اے وہ جس کے لئے ایک آواز کا سُننا، (دوسری آواز) کے سُننے سے مانع نہیں

رَحْمَتِكَ :-

ہوتا۔ اے وہ جس کو (بہ یک وقت) سائلوں کی کثرت دھوکے میں نہیں ڈالتی۔ اے وہ جس کو (بہت سے) گڑگڑانے والوں کا گڑگڑانا عاجز نہیں کرتا۔ مجھے اپنی معافی اور بخشش کی خنکی اور اپنی رحمت کی شیرینی کا مزہ چکھا دے۔

(۱)

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ٥

طلب مغفرت کرتا ہوں میں (یا کرتی ہوں میں) اس خدا سے جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ جو زندہ اور قائم ہے، (صاحب شان وسخا ہے) اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۲)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ عِنْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس تنہا خدا کے جس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اپنے بندہ کی مدد کی، اپنے لشکر کو معزز کیا اور (دوسرے) لشکروں کو اپنے لشکر کے سامنے شکست دی۔ پس اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(۳)

Marfat.com

سُبْحٰنَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا جَمِيْعًا فَاِنَّهٗ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِيْعًا اِلَّا
اَنْتَ (۴)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ
عَمَدًا اَوْ خَطَاً اَوْ سِرًّا اَوْ
عَلَانِيَةً وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ
الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَاِنَّكَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَغَفَّارُ
الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ
كَشَّافُ الْكُرُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔
(۵)

يَا شَفِيْقُ يَا رَفِيْقُ اكْفِنِيْ
شَرَّ مَا لَا اُطِيْقُ وَاَعِنِّيْ

پاک و منزّہ ہے تو کہ نہیں ہے کوئی خدا سوا تیرے۔ میرے تمام گناہوں کو بخش دے اس لئے کہ تمام گناہوں کو سوا تیرے کوئی بخش نہیں سکتا ہے۔

میں ان تمام گناہوں کی طلب مغفرت کرتا ہوں (یا کرتی ہوں) خدا سے جن کو میں نے عمداً کیا یا غلطی سے کیا۔ چھپا کر کیا یا بالاعلان کیا۔ اور میں توبہ کرتا ہوں اس سے۔ اُس گناہ سے بھی، جسے میں جانتا ہوں اور اُس سے بھی جسے میں نہیں جانتا یقیناً تو چھپی ہوئی چیزوں کا سب سے زیادہ جاننے والا۔ گناہوں کا سب سے زیادہ بخشنے والا۔ عیبوں پر سب سے زیادہ ڈالنے والا اور مصیبتوں کا سب سے زیادہ دور کرنے والا ہے۔ اور ہمیں کوئی طاقت و قوّت حاصل نہیں ہوتی، مگر اُس خدائے بزرگ و برتر کی بخشش سے۔

اے شفقت کرنے والے اے نرمی کرنے والے مجھ کو اس چیز کی برائی سے بچا جس کی

Marfat.com

عَلٰی مَا اُطِیْقُ۔

میں طاقت نہیں رکھتا (یا رکھتی) اور اس میں میری مدد کر جس کی میں طاقت رکھتا ہوں (یا رکھتی ہوں)

اَنَا اَسْئَلُكَ یَا اِلٰهِیْ وَاَدْعُوْكَ یَارَبِّ وَاَرْجُوْكَ یَا سَیِّدِیْ وَاَطْمَعُ فِیْ اِجَابَتِیْ یَا مَوْلَایَ كَمَا وَعَدْتَنِیْ وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ یَا كَرِیْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

اے میرے اللہ میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں (یا کرتی ہوں) اور اے پالنے والے میں تجھ ہی کو پکارتا ہوں (یا پکارتی ہوں) اور اے میرے آقا میں تجھ ہی سے امید رکھتا ہوں اور اے میرے مولا میں تجھ ہی سے طمع رکھتا ہوں، کہ میری دعا قبول ہوگی جیسا کہ تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور میں نے تجھے اسی طرح پکارا ہے جس طرح تو نے مجھے حکم دیا ہے۔ پس اے کرم کرنے والے میرے ساتھ وہی کر جس کا تو اہل ہے۔ اور شکر ہے اُس خدا کا جو جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود بھیجے خدا محمدؐ پر اور اُن کی پاک و پاکیزہ آل پر۔

نماز کے بعد فوراً نماز قبول ہونے کی دُعا

اِلٰهِیْ هٰذِهٖ صَلَاتِیْ صَلَّیْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْكَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةً مِّنْكَ فِیْهَا اِلَّا

میرے اللہ! یہ نماز میں نے اس لئے نہیں پڑھی کہ تجھے اس کی حاجت ہے یا تجھے اس کی خواہش ہے۔ بلکہ تیری تعظیم، تیری

تَعْظِيْمًا وَ طَاعَةً وَ اِجَابَةً
لَكَ اِلٰى مَا اَمَرْتَنِىْ
بِهٖ اِلٰهِىْ اِنْ كَانَ فِيْهِمَا
خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِنْ
رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا فَلَا
تُؤَاخِذْنِىْ وَ تَفَضَّلْ عَلَىَّ
بِالْقُبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّا
حِمِيْنَ ـ

فرماں برداری ہے۔ اور جو حکم تو نے مجھے
دیا ہے اس کی بجاآوری کے لئے پڑھی
میرے اللہ! اگر اس کے رکوع یا سجدے
(وغیرہ) میں کوئی خرابی یا کمی ہو تو اس
مجھ سے بازپرس نہ فرما۔ اور اے سب رحم
کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے
(معبود) اپنی رحمت سے (اس نماز کو)
قبول فرما کر اور (کمزوریوں کو) بخش کر میرے
حال پر کرم فرما:۔

بداخلاقی و مکروہات سے بچنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَيَجَانِ
الْحِرْصِ وَ سَوْرَةِ الْغَضَبِ وَغَلَبَةِ
الْحَسَدِ وَ ضُعْفِ الصَّبْرِ وَ قِلَّةِ الْقَنَا
عَةِ وَ شَكَاسَةِ الْخُلُقِ وَ اِلْحَاحِ
الشَّهْوَةِ وَ مَلَكَةِ الْحَمِيَّةِ وَمُتَابَعَةِ
الْهَوٰى وَ مُخَالَفَةِ الْهُدٰى وَسِنَةِ
الْغَفْلَةِ وَتَعَاطِى الْكُلْفَةِ وَاِيْثَارِ
الْبَاطِلِ عَلَى الْحَقِّ وَالْاِصْرَارِ

اے معبود میں پناہ مانگتا ہوں (یا مانگتی ہوں
کے جوش مارنے سے اور غصہ کی تیزی سے اور
کے غالب ہونے سے اور صبر کے کمزور ہونے
اور قناعت کی کمی سے اور بدخلقی سے اور خو
نفس کے اصرار سے اور غیرت کے مالک ہو
سے اور نفسانی خواہشوں کی پیروی سے
سیدھی راہ کی مخالفت سے اور غفلت کی
سے اور بے وجہ تکلیف حاصل کرنے سے

عَلَى الْمَآثِمِ وَاسْتِصْغَارِ الْمَعْصِيَةِ
وَاسْتِكْبَارِ الطَّاعَةِ وَمُبَاهَاةِ
الْمُكْثِرِيْنَ وَالْإِزْرَاءِ بِالْمُقِلِّيْنَ
وَسُوْءِ الْوِلَايَةِ لِمَنْ تَحْتَ اَيْدِيْنَا
وَتَرْكِ الشُّكْرِ لِمَنِ اصْطَنَعَ
الْعَارِفَةَ عِنْدَنَا اَوْ اَنْ
نَعْضُدَ ظَالِمًا اَوْ نَخْذُلَ
مَلْهُوْفًا اَوْ نَرُوْمَ مَا لَيْسَ لَنَا
بِحَقٍّ اَوْ نَقُوْلَ فِي الْعِلْمِ
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَنَعُوْذُ بِكَ اَنْ
نَنْطَوِيَ عَلٰى غِشِّ اَحَدٍ وَّ
اَنْ نُعْجَبَ بِاَعْمَالِنَا وَنَمُدَّ
فِيْ اٰمَالِنَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ
سُوْءِ السَّرِيْرَةِ وَاحْتِقَارِ
الصَّغِيْرَةِ وَاَنْ يَّسْتَحْوِذَ عَلَيْنَا
الشَّيْطٰنُ اَوْ يَنْكُبَنَا الزَّمَانُ
اَوْ يَتَهَضَّمَنَا السُّلْطَانُ وَنَعُوْذُ
بِكَ مِنْ تَنَاوُلِ الْاِسْرَافِ

باطل کو حق پر ترجیح دینے سے اور گناہ پر اصرار
کرنے سے اور نافرمانی کو چھوٹا سمجھنے سے اور
فرماں برداری کو بڑا سمجھنے سے اور دولتمندوں
کے سے فخر کرنے سے اور محتاجوں پر غصہ کرنے
سے اور اپنے ماتحتوں پر بری طرح حکومت
کرنے سے۔ اور جو ہمارے ساتھ نیکی کرے اس
کا شکریہ نہ ادا کرنے سے یا ظالم کی مدد کرنے
سے یا مظلوم کی مدد نہ کرنے سے یا جو بات ہمارے
لیے ٹھیک نہیں ہو اس کا قصد کرنے سے یا دین
میں بے جانے ہوئے کچھ کہنے سے اور اس بات
سے تیرے ذریعے پناہ مانگتے ہیں کہ کسی کی
نسبت برائی کرنے کا خیال دل میں رکھیں
یا اپنے کاموں پر بہت خوش ہوں اور لمبی لمبی
امیدیں کریں اور ہم تیرے ذریعے سے پناہ مانگتے
ہیں بری طبیعت سے اور چھوٹے گناہ کو حقیر
سمجھنے سے اور اس بات سے کہ کہیں شیطان
ہم پر غالب ہو یا زمانہ ہم کو مصیبت میں
ڈالے یا بادشاہ ہم پر ظلم کرے اور تیرے

وَمِنْ فُقْدَانِ الْكَفَافِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْفَقْرِ اِلَى الْاَكْفَاءِ وَمِنْ مَعِيْشَةٍ فِيْ شِدَّةٍ وَ مَيْتَةٍ عَلٰى غَيْرِ عُدَّةٍ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَسْرَةِ الْعُظْمٰى وَالْمُصِيْبَةِ الْكُبْرٰى وَاَشْقَى الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْمَاٰبِ وَحِرْمَانِ الثَّوَابِ وَحُلُوْلِ الْعِقَابِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

ذریعے پناہ مانگتے ہیں دشمنوں کی بدگو... ت اور اپنے برابر والوں کی طرف سے م... ہونے سے اور سختی میں زندگی بسر کر... اور بے سامان آخرت مرجانے سے او... تیرے ذریعہ سے پناہ مانگتے ہیں بڑی ح... اور بڑی مصیبت اور سخت بدبختی ا... برے انجام اور ثواب سے محرومی... عذاب کے آجانے سے! اے معبود... محمدؐ اور اس کی آل پر رحمت... بھیج، اور مجھ کو اور تمام مومن مرد ا... مومنہ عورتوں کو اپنی رحمت سے... اے بڑے رحم کرنے والے ان... سب باتوں سے پناہ دے

جملہ حقوق بحق مولفہ محفوظ ہیں

بھولی ہوئی باتیں

مولفہ

ہما بیگم اخلاق حسین

مئی سنہ ۱۹۴۹ء

بار اول ۲۰۰۰

قیمت دو روپیہ

مطبوعہ سول اینڈ ملٹری پریس کراچی

Marfat.com